CLONING
کلوننگ
سبزیوں، پھلوں اور حیوانوں پر کامیاب تجربات کے بعد
ہزاروں ہم شکل انسان بنانے کا منصوبہ
ترتیب و تدوین
پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

سبزیوں، پھلوں اور حیوانوں پر کامیاب تجربات کے بعد

ہزاروں ہم شکل انسان بنانے کا منصوبہ

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر

اسکالرز اکیڈمی

پوسٹ بکس نمبر 17777 گلشن اقبال، کراچی 75300

نام کتاب	:	کلوننگ
مرتب	:	ڈاکٹر نور احمد شاہتاز
		(ایم اے، ایل ایل بی، پی ایچ ڈی)
کمپوزنگ	:	حافظ محمد عابد (فون : ۷۷۳۹۰۷۰)
تزئین و اوراق بندی	:	شفاعت الرسول بھٹی
طبع اول	:	جولائی ۱۹۹۸ء
طبع دوم	:	ستمبر ۱۹۹۸ء
تعداد	:	گیارہ سو
قیمت مجلّد	:	۸۰ روپے
ر غیر مجلّد	:	۶۰ روپے

ملنے کے پتے

فضلی سنز، اردو بازار، کراچی
اقبال بک ڈپو، صدر، کراچی
مکتبہ ضیائیہ، بوہڑ بازار، راولپنڈی

فریدی بک سینٹر، اردو بازار، کراچی
مکتبہ قادریہ، داتا دربار مارکیٹ، لاہور
دی بینک آف بکس، راولا کوٹ، آزاد کشمیر

Marfat.com

فہرست مقالات

Marfat.com

فہرست مضامین

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

پیش لفظ

ڈولی کی پیدائش اور کلوننگ کے کامیاب تجربہ کے اعلان کے بعد سے ملکی و بین الاقوامی سطح کے جو مجلات و جرائد میری دسترس میں تھے' میں ان کا کلوننگ کے حوالہ سے دلچسپی سے مطالعہ کر رہا تھا اور بعض افکار و آراء کو محفوظ بھی کرتا جا رہا تھا' تاآنکہ ایک روز اس مجموعہ کا جائزہ لیا تو اس میں اچھا خاصا مواد جمع ہو چکا تھا اس میں جو تحریریں عربی میں تھیں میں نے ان کا ترجمہ شروع کر دیا اور مزید مواد کی تلاش و جستجو بھی جاری رکھی۔ اپنے حلقہ احباب میں کلوننگ پر سیمینار کرانے کی بات چیت بھی چلائی مگر سفینہ "ساحل" سے آگے نہ بڑھ سکا۔

اگرچہ کلوننگ ایک نیا موضوع ہے اور بقول حکیم نعیم الدین زبیری صاحب کے "ابھی یہ خام ہے اور اس میں نضوجت نہیں آئی۔" تاہم معلومات کی حد تک یہ اتنا تو ہے کہ اسے عوام کی دلچسپی اور مستقبل کے محققین کے لئے بنیاد (Base) کے طور پر مدون کیا جا سکتا ہے۔

زیر نظر مجموعہ مقالات کے بیشتر مقالات غیر مطبوعہ ہیں جبکہ آخر میں چند مطبوعہ تحریریں بھی شامل ہیں' عربی میں دستیاب مواد کا ترجمہ راقم نے سلیس اردو میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مضامین و مقالات میں بعض مقامات پر تکرار ہے لیکن چونکہ مجموعہ مقالات میں یہ مضر نہیں اس لئے حذف و تخفیف کی میں نے ضرورت محسوس نہیں کی ویسے بھی اہل علم کی کسی تحریر میں قطع و برید کی راقم میں ہمت کہاں؟

مقالہ نگاروں کا تہہ دل سے ممنون ہوں کہ انہوں نے تعاون فرمایا اور اپنی کاوشیں اشاعت کے لئے عنایت کیں۔

وہ "اسکالرز" جنہوں نے اب تک اس موضوع پر کچھ لکھنے کی ضرورت محسوس نہیں فرمائی انہیں اس مجموعہ میں متعدد خامیاں نظر آئیں گی جس کا تدارک وہ اپنی تحریروں کے ذریعہ کر لیں گے اور جنہوں نے اس پر لکھا اور مطالعہ کیا ہے وہ اگر کوئی نقص و عیب پائیں تو راقم کی اصلاح فرمائیں۔

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

استاذ

شیخ زاید اسلامک سینٹر

کراچی یونیورسٹی

Marfat.com

دیباچہ

(طبع دوم)

الحمدللہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی اشرف الانبیاء والمرسلین ○

اللہ جل شانہ کا بے پایاں شکر ہے کہ اس نے میری متواضع سی کاوش کو اس قدر قبول عام عطا کیا کہ کتاب کے منظر عام پر آنے کے پچاس روز کے اندر اندر ہی اس کی دوبارہ طباعت کی ضرورت محسوس کی جانے لگی۔ جبکہ ابھی نہ کسی اخبار نے اس پر تبصرہ کیا ہے اور نہ کہیں اس کا اشتہار چھپا۔

اردو زبان میں کلوننگ پر یہ پہلی کتاب ہے اور اس کے مندرجات میں اسلامی تحقیقی رنگ غالب ہے۔ پہلا ایڈیشن شائع ہوا تو گمان تھا کہ کتاب کی زبان اسلامی ہونے کی وجہ سے شاید اسے زیادہ پذیرائی نہ مل سکے۔ لیکن اللہ کا فضل و احسان ہے کہ اس نے غیب سے اسکی شہرت کا سامان کر کے قارئین کو اس کی طرف متوجہ کر دیا۔ **واللہ علی کل شیء قدیر○**

طبع اول میں پائی جانے والی چند تکنیکی غلطیوں کا اس نئے ایڈیشن میں ازالہ کر دیا گیا ہے۔ کلوننگ پر مزید تحقیقات کے نتائج جوں جوں سامنے آئیں گے آئندہ ایڈیشنز میں انشاء اللہ شامل کئے جاتے رہیں گے۔

میں ان تمام احباب کا شکر گزار ہوں جنہوں نے کتاب پر اپنی مفید آراء بذریعہ ڈاک ارسال کیں یا فون پر اور بالمشافہ ملاقاتوں میں اپنی رائے اور پسندیدگی کا اظہار کیا۔

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

۲۰ر ستمبر ۱۹۹۸ء

Marfat.com

کلوننگ' ایک تعارف

نصرت علی

کلوننگ کا تعارف :

گزشتہ کئی ماہ سے جس مسئلے نے دنیا کے باشعور افراد' اخلاقیات کے حامیوں اور سائنس دانوں کو زبردست پریشانی میں مبتلا کر رکھا ہے اس کا نام کلوننگ ہے۔ کلوننگ کی تفہیم کے لئے ہم اس کا لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کرتے ہوئے بحث کریں گے۔

لغوی معنی :

کلوننگ کا لغوی معنی ایک ہی طرح کی چیزیں پیدا کرنا یا بنانا ہے۔

اصطلاحی معنی :

جنسی عمل کے بغیر کسی جاندار کے صرف ایک خلیے پر اس طرح عمل کرنا کہ وہ نشوونما پا کر اس جاندار کی ہوبہو نقل بن جائے' کلوننگ کہلاتا ہے۔
کلوننگ بھی ایک مصنوعی طریقہ تولید ہے کہ جس طرح مصنوعی تخم ریزی اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی ہر دونوں مصنوعی طریقہ تولید سے تعلق رکھتے ہیں' کلوننگ ٹیکنالوجی کے تحت حاصل یا پیدا ہونے والا بچہ اس کے باپ کی کاربن کاپی ہو گا گویا یہ ایک ایسی ٹیکنالوجی ہے جس کے تحت کسی خاص جانور یا آگے چل کر کسی خاص انسان کی ہوبہو نقل تیار کی جا سکتی ہے۔

کلوننگ کا مفہوم :

کلوننگ کا مفہوم واضح کرنے کے لئے دو عام فہم مثالیں یوں بیان کی جا سکتی ہیں کہ کلوننگ ایک اسی طرح کا عمل ہے جس طرح کسی مسودہ کی مشین کے ذریعے اس جیسی کئی کاپیاں بنائی جائیں۔ یوں ہی دوسری مثال کہ آڈیو اور ویڈیو ٹیپ کے ریکارڈ کی مدد سے بہت ساری کاپیاں بنائی جائیں ان کاپیوں میں وہی الفاظ' وہی سر' وہی اتار چڑھاؤ' وہی خامیاں اور وہی خوبیاں پائی جاتی ہیں جو کہ اصل مسودے یا آڈیو اور ویڈیو ٹیپ میں موجود ہیں۔

کلوننگ کا پس منظر:

کلوننگ کے تعارف میں اس بات کی وضاحت کی گئی کہ ایک ہی طرح کی چیزیں بنانا یا پیدا کرنا کلوننگ کہلاتا ہے چنانچہ کلوننگ کا بنیادی مقصد ایک طرح کے انسان اور جانور بنانا ہے کہ جن کی شکل و صورت اور جسم کی بناوٹ اور طبعی خواص ایک جیسے ہوں۔

(سائنس دان گزشتہ پچاس (۵۰) سال سے اس پر مختلف قسم کے تجربات کر رہے ہیں۔ انہوں نے مینڈک، خرگوش، بھیڑ اور مختلف جانوروں کی کلوننگ کی۔ حال ہی میں سائنس دانوں نے انسانی کلوننگ کا تصور بھی پیش کیا کہ کلوننگ ٹیکنالوجی کے ذریعے انسانوں کو پیدا کیا جائے گا جو کہ اقوام عالم کے لئے لمحۂ فکریہ ہے)۔ (۱)

گویا کلوننگ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی ایک ترقی یافتہ شکل اور جوہر مصنوعی طریقہ تولید ہے اور سائنس دانوں کا یہی اہم مقصد ہے کہ بغیر کسی جنسی اختلاط کے بچے پیدا کئے جائیں کہ جن کی شکلیں، بناوٹ اور دیگر خواص ایک جیسے ہوں اور اس طرح کوئی بھی شخص بے اولاد نہ ہو گا۔ چنانچہ یہ چند ایک بنیادی چیزیں ہیں جو اس کا سبب بنی ہیں۔

۱۔ بغیر جنسی اختلاط کے بچے کی پیدائش۔
۲۔ وہ لوگ جو اولاد سے محروم رہتے ہیں۔
۳۔ جانوروں کا ایک جیسی شکل میں بنانا۔
۴۔ اچھی نسل کے جانور حاصل کرنا کہ ان سے گوشت اور دودھ وغیرہ وافر مقدار میں حاصل ہو سکے۔

اسی طرح کلوننگ کا تاریخی پس منظر کچھ یوں ہے کہ جب یہ دیکھا گیا کہ ریڑھ کی ہڈی نہ رکھنے والے جانور مثلاً ستارہ مچھلی یہ بغیر جنسی اختلاط کے بچے کو جنم دیتی ہے تو سائنس دانوں کو یہ خواہش پیدا ہوئی کہ کوئی ایسی تکنیک ایجاد کی جائے جس سے ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے جانور بھی جنسی اختلاط کے بغیر بچے کو جنم دیں۔ چنانچہ وہ اپنے اس مقصد میں ۱۹۸۰ء میں کامیاب ہو گئے۔

چنانچہ سب سے پہلے انہوں نے مینڈک پہ تجربہ کیا کہ ایک بالغ مینڈک کے خون کے

روزنامہ جنگ لاہور، جمعرات، ۱۰ر اپریل ۱۹۹۷ء، ۲ر ذوالحج ۱۴۱۷ھ

سرخ خلیوں سے وہ مینڈک کے بچے پیدا کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہ کامیابی امریکہ کی "ا لیگنی یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس" کی ایک ریسرچ ٹیم نے حاصل کی تھی۔ لیکن جب ان مینڈک کے بچوں کی زندگی کے ابتدائی اور پہلے مرحلے سے دوسرے مرحلے میں داخل ہونے کا وقت آیا تو وہ سب کے سب مر گئے اس ناکامی کے بعد سائنس دانوں کی توجہ پھر استقرار حمل کے بعد کے امبریوں کے خلیوں کو بنیاد بنا کر کلوننگ کی طرف مبذول ہو گئی کیونکہ ۱۹۵۲ء میں انہیں اس طرح امبریوں کے خلیوں سے ایک زندہ مینڈک پیدا کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی تھی مینڈک کے بعد انہوں نے تیس سال بعد اس طرح کے تجربات بھیڑوں اور گائیوں کے بچوں پر بھی شروع کیے۔

کلوننگ ٹیکنالوجی :

جیسا کہ سابقہ صفحات میں اس بات کی وضاحت ہو چکی کہ کلوننگ ایک ہی طرح کی چیزیں بنانے کا نام ہے جس کے لئے دو مثالیں بھی دی گئیں کہ کسی مسودہ کی مشین کے ذریعے بہت سی اس جیسی کاپیاں بنائی جا سکتی ہیں۔ ان کاپیوں میں الفاظ' سر' اتار چڑھاؤ خوبیاں اور خامیاں وہی ہوں گی جو اصل مسودے یا آڈیو اور وڈیو ٹیپ میں پائی جاتی ہیں۔

اسی طرح حیاتیاتی عمل کی کاپیوں کے ذریعے سے نہ صرف ایک ہی طرح کے سالمے بلکہ پورے جانور بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ اسی لحاظ سے اول الذکر کو سالمیاتی کلوننگ اور موخر الذکر کو حیوانی کلوننگ کہتے ہیں۔

(انسان کے جسم میں کئی ارب خلیے (Cells) ہوتے ہیں اور ہر خلیے میں ایک مرکزہ (Nucleus) ہوتا ہے کہ جس میں کروموسومز (Chromosoms) ہوتے ہیں کروموسومز میں جینز ہوتے ہیں اور جینز کے اندر ڈی۔ این۔ اے (D.N.A) ہوتے ہیں ابھی تک جو انسانی ڈی۔ این۔ اے دریافت ہوئے ہیں ان کی تعداد تین (۳) ارب ہے یہ تعداد انسانی ڈی۔ این۔ اے کے بنیادی جوڑوں (Base Pairs) کی ہے۔ انسانی جینز کی تعداد انسانی ڈی۔ این۔ اے کی تعداد کا بیسویں سے پینتسواں (۳۵) حصہ ہوتی ہے اور ان کی تعداد پچاس ہزار سے ایک لاکھ تک بتائی جاتی ہے۔ امکان غالب ہے کہ انسانی جینز کی تعداد اسی (۸۰) ہزار کے قریب ہے۔ انسانی جسم کے ہر خلیے میں ہر شخص کی منفرد اور

خصوصی حیاتیاتی انفارمیشن (Information) ہوتی ہے۔ اس کے مجموعہ کو جنوم (Genome) کہتے ہیں جو ہر آدمی کا منفرد اور یکتا حیاتیاتی بنیادی خاکہ ہوتا ہے یہ جنوم چونکہ جینز کے ایک مخصوص مجموعہ کا نام ہے اور جینز مختلف انسانی ڈی۔ این۔ اے کے مجموعہ سے بنتے ہیں اس لئے حیات کی بنیاد بالآخر ڈی۔ این۔ اے پر مبنی بن جاتی ہے۔)(۱)

کلوننگ کے سارے عمل میں ڈی۔ این۔ اے ایک مرکزی کردار کا حامل ہے۔ سالمیاتی کلوننگ چونکہ دراصل ڈی۔ این۔ اے کی کلوننگ ہے اور چونکہ جنیاتی مادہ (Gentic Metirial) ڈی۔ این۔ اے کا بنا ہوتا ہے اس مالیکولر (سالمیاتی) کلوننگ کو ڈی۔ این۔ اے کلوننگ یا جین کلوننگ بھی کہہ سکتے ہیں۔

کلوننگ کی اقسام:

کلوننگ کی درج ذیل چار اقسام ہیں جن پر الگ الگ بالتفصیل بحث کی جائے گی۔

(i) جین کلوننگ۔
(ii) حیوانی کلوننگ۔
(iii) انسانی کلوننگ۔
(iv) نباتاتی کلوننگ۔

(i) جین کلوننگ:

یہ عمل بیان کرنے سے پہلے یاد دہانی ضروری ہے کہ D.N.A (Deoxyribo Nucllc Acid) کا مخفف ہے جو خلیے میں مرکزے کے اندر دھاگے دار کروموسوم کی شکل میں موجود ہوتا ہے یا دوسرے لفظوں میں کروموسوم کی ساخت میں ڈی۔ این۔ اے ایک بہت بڑا جزو ہے اور تمام موروثی خصوصیات کا سبب بنتا ہے۔

ڈی۔ این۔ اے چار مختلف اجزاء جن کو نیوکلیو ٹائیڈ کہتے ہیں' سے مل کر بنتا ہے یہ نیوکلیو ٹائیڈ (Nucleutied) ہر کروموسوم میں ایک خاص ترتیب سے پروئے ہوئے ہوتے ہیں اور یہی ترتیب مختلف جانداروں کو ایک دوسرے سے ممتاز کرتی ہے ان چاروں نیوکلوٹائیڈ جن کی مخصوص ترتیب سے ڈی۔ این۔ اے یا کروموسوم بنتا ہے کے نام درج ذیل ہیں۔ یہ ڈی۔

۱۔ ہفت روزہ تکبیر' اشاعت ۶ تا ۱۲ اپریل' ۱۹۹۷ء جلد ۲۰' شمارہ ۱۵' ص۔ ۳۳

این۔ اے کے چار اجزاء ہیں۔

(i) اے۔ ٹی۔ پی (A.T.P)

(ii) جی۔ ٹی۔ پی (G.T.P)

(iii) سی۔ ٹی۔ پی (C.T.P)

(iv) ٹی۔ ٹی۔ پی (T.T.P)

ان میں سے ہر ایک کا نیوکلیوٹائیڈ مزید تین اجزاء سے مل کر بنتا ہے اور وہ درج ذیل ہیں۔

(i) **پجکاری شکر** (Pentose Sugar)

(ii) نامیاتی اساس۔ (Nitrogenues Base)

(iii) گندھک کا تیزاب۔ (Phosphoric Acid)

یہ تینوں حصے ایک دوسرے کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ نامیاتی اساس چار اقسام کی ہوتی ہے جن کو Adenine، Guanine، Tosine اور Thynine کہتے ہیں۔ جبکہ **پجکاری** شکر دو قسم کی ہوتی ہے۔

Ribose اور Deoxyribose اور ڈیکسری بوز (Deoxyribose) میں **رائبوز** (Ribose) کے مقابلہ میں ایک آکسیجن کا ایٹم کم ہوتا ہے۔ ڈی۔ این۔ اے میں ڈیکسری بوز شکر ہوتی ہے جبکہ آر۔ این۔ اے۔ (R.N.A) کے اندر **رائبوز** شکر ہوتی ہے۔ اسی طرح ڈی۔ این۔ اے کے اندر نامیاتی اساس چار اقسام کی ہے یعنی Guanine ۔ Adenine ۔ Cytosine اور Thymine جبکہ آر۔ این۔ اے کے اندر یہی چاروں اساس ہوتی ہیں۔ ماسوائے تھائی مائن (Thymine) کے اس کی جگہ پر ایک اور اساس اور یسل (Uracil) پایا جاتا ہے۔

ایک اور ساختی فرق جو ڈی۔ این۔ اے اور آر۔ این۔ اے کے اندر نمایاں ہے وہ یہ ہے کہ آر۔ این۔ اے صرف ایک ہی دھاگے پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ ڈی۔ این۔ اے دو دھاگوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ یہ دھاگے نیوکلیو ٹائیڈ کے ایک دوسرے کے ساتھ جڑنے سے بنتے ہیں بلکہ ایسے کہ جیسے موتیوں کا ہار موتیوں کے پرونے سے بنتا ہے۔ ڈی۔ این۔ اے کی دونوں ربن نما، زنجیریں ایک دوسرے کے اردگرد نیلی (Helix) کی طرح لپٹے ہوئے ہوتے ہیں۔

D.N.A کی ساخت ۱۹۵۳ء میں جیمز واٹسن اور فرانس کرک نے مورس **ویکنز** اور روزالنڈ فرینکلن کی مدد سے دریافت کی۔ اس پر اول الذکر تینوں سائنس دانوں کو ۱۹۶۲ء میں نوبل انعام سے نوازا گیا۔

ڈی۔ این۔ اے کی ساخت کی اس وضاحت کے بعد حیاتیاتی سائنس کی دنیا میں انقلاب برپا ہوا اور ایسی ایسی جہتیں دریافت ہوئیں جن کا اس ساخت کی دریافت کے بغیر تصور بھی ناممکن تھا اس کی اہمیت اس وقت اور زیادہ موثر ثابت ہوئی جب یہ ثابت ہو گیا کہ یہ سالمہ موروثی نظام کا مرکزی کردار ہے نہ صرف یہ کہ ڈی۔ این۔ اے نسل در نسل، والدین کی خصوصیات بچوں میں منتقلی کا موجب بنتا ہے بلکہ خلیے کے اندر یا جسم کے اندر جو عوامل (ساختی یا فعلی) رونما ہو رہے ہیں وہ اس سالمے کے مرہون منت ہوتے ہیں۔ حیاتیاتی نظام کی تمام ساختی یا فعلی خصوصیات کسی نہ کسی خامرہ یا لحم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ خامرہ یا لحم ڈی۔ این۔ اے بناتا ہے۔ اس خامرے یا لحم بنانے کا پورا بلیو پرنٹ ڈی۔ این۔ اے میں موجود ہوتا ہے۔

یہ بلیو پرنٹ نیوکلیو ٹائیڈ کی خاص ترتیب پر منحصر ہوتا ہے اس میں نیوکلیو ٹائیڈ ایک خاص ترتیب سے ہوتے ہیں مثلاً اگر جانب کا دھاگہ دیکھیں تو اس کی ترتیب نیچے سے اوپر کی طرف کچھ یوں ہے۔ (5AGCGAT3) یہی مخصوص ترتیب اس دکھائے گئے ڈی۔ این۔ اے کا خاصہ ہے۔ ڈی۔ این۔ اے کا وہ حصہ جس میں ایک مکمل خامرہ یا لحم بنانے کی مکمل اطلاع یا انفارمیشن موجود ہے۔ جین کہلاتا ہے۔ صحیح خامرہ یا لحم بننے کی صورت میں جسمانی شناختی یا فعلی نظام صحیح اور کار آمد رہتا ہے اور جاندار بیماری سے محفوظ رہتا ہے اور اگر اس جین میں کوئی تبدیلی آ جائے جس کو حیاتیاتی اصطلاح میں (Mutation) کہتے ہیں تو جو خاص خامرہ یا لحم بننا چاہیئے تھا نہیں بن پائے گا۔ نتیجتہً وہ ساختی یا فعلی خصوصیت جو ظاہر ہونی چاہیئے تھی اب سر انجام نہیں پائے گی۔

مثال کے طور پر انسانی رنگت ایک خاص لحم کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ کیمیکل (Chemical) بہت سے کیمیائی عوامل جن میں سے ایک ایک خاص خامرے کا مرہون منت ہوتا ہے کے نتیجے میں بنتا ہے۔ ان میں سے ہر خامرہ ایک خاص جین سے بنتا ہے۔ اگر یہ جین صحیح ہو تو صحیح خامرہ بنے گا اور آخر کار میلیمائن (Melamine) بنے گی جو کہ جلد کی حفاظت کے لئے نہایت ضروری ہے۔ اگر کسی وجہ سے اس جین میں موٹیشن (Mutation) ہو جائے تو مطلوبہ لحم نہیں بن سکے گا۔ نتیجتہً جلد (Melamine) سے عاری ہو جائے گی۔ البینوز (Albinose) اسی طرح بنتے ہیں۔ یہ لوگ دھوپ اور تیز روشنی کو بالکل برداشت نہیں کر سکتے۔

اسی طرح کی ایک اور مثال ہے کہ اگر لبلبے میں انسولین جین میں تبدیل ہو جائے تو انسولین لحم نہیں بنا سکے گی۔ نتیجتہً ذیابیطس کی بیماری لاحق ہو جائے گی۔ لہٰذا ہماری شکل و

صورت اور فعلیاتی عوامل کا اپنی صحیح حالت میں رہنا اس چیز کی دلیل ہے کہ ہمارے جین یا ڈی۔ این۔ اے صحیح حالت میں ہیں۔ اگر کوئی تبدیلی آتی بھی ہے تو خلیے میں موجود مرمتی نظام کی وجہ سے تمام نقائص فوراً دور ہو جاتے ہیں۔ (۱)

کلوننگ کیلئے جن سالمیاتی ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے:

حسب ذیل سالمیاتی ہتھیاروں کی کلوننگ کے لئے ضرورت ہو گی۔

(i) وہ جین یا ڈی۔ این۔ اے کا ٹکڑا جس کی بہت زیادہ کاپیاں بنانا مقصود ہو۔

(ii) وہ خامر یا ریسٹرکشن اینڈو نیوکلیز (Restriction Endonucleases) جو جین کو کاٹنے کے لئے ضروری ہوں گے یہ خامرے بیکٹیریا کے خاصے ہیں اور ان کی کامیابی زندگی کے لئے نہایت ضروری ہیں۔

(iii) کیریئر سالمہ (Carrire Mobcule) یا Vector جو کہ مذکورہ بالا جین کی (Hading) کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔ اس کے لئے پلازنڈ ڈی۔ این۔ اے استعمال ہوتا ہے جو کہ عام حالات میں بیکٹیریم کے اندر موجود ہوتا ہے اور بیکٹیریم کی زندگی کے لئے اہمیت رکھتا ہے یہ ڈی۔ این۔ اے گول سالمے کی شکل میں ہوتا ہے۔

(iv) ایسا نظام جس میں مذکورہ جین کی بہت ساری نقول پائی جا سکیں۔

اس کے لئے مصنوعی نظام کے علاوہ قدرتی جو کہ بیکٹیریا' حیوانی خلیوں یا نباتاتی خلیوں میں موجود ہوتا ہے کو استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یہ تمام جو جنیاتی انجنیئرنگ یا کلوننگ کے لئے استعمال ہو رہے ہیں۔ وہ قدرت نے کئی جانداروں میں مخصوص کاموں کے لئے رکھے ہوئے ہیں۔ (۱)

۲۔ حیوانی کلوننگ:

آسٹریلیا کے سائنس دانوں نے بڑے پیمانے پر جانداروں کی کلوننگ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے ایک گائے کی بیضہ دانی (Ovary) سے ایگ سیل (Egg Cells) حاصل کئے اور پانچ سو ہم شکل گائیوں کے جنین تیار کر لئے اب یہ جنین حمل کی صحت مند حالت میں ہیں۔ موناش یونیورسٹی کے سائنس دانوں نے جنین پیدا کر کے انہیں خلیات میں تقسیم ہونے

۱۔ روزنامہ جنگ' لاہور' بروز منگل' ۹ر ستمبر ۱۹۹۷ء

Marfat.com

دیا' اس عمل کو بلاسٹ سسٹ (Blastcyst) کہتے ہیں۔ پھر ان خلیات کو بلاسٹ سسٹ سے جدا کیا گیا اس کے بعد برطانوی سائنس دانوں کی اختیار کردہ تکنیک کے ذریعہ سے بجلی کا کرنٹ استعمال کر کے یکجا کیا گیا۔ غیر زرخیز شدہ بیضہ سے اس کا اقتصادی ڈی۔ این۔ اے نکال دیا گیا تھا۔ (۲)

اس طرح کلوننگ کے ذریعے سے ایک بھیڑ کی پیدائش عمل میں آچکی ہے جس کا نام ڈولی رکھا گیا ہے۔ کلوننگ کا عمل تمام جانداروں پر استعمال ہو سکتا ہے۔

اب ہم حیوانی کلوننگ کا طریقہ کار بیان کرتے ہیں کہ جس سے حیوانی کلوننگ سمجھنے میں مزید آسانی پیدا ہو جائے گی۔

حیوانی کلوننگ کا طریقہ کار:

اس کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ کسی ایک نسل کے دو جانور لئے جاتے ہیں ان میں سے ایک کا میمری سیل لے لیا جاتا ہے اور مزید نشوونما کے لئے اس کو لیبارٹری میں رکھا جاتا ہے تو تقسیم در تقسیم کے عمل کے بعد سیلوں کی تعداد میں اضافہ ہو جاتا ہے اور ہر سیل پہلے سیل کی ہوبہو نقل ہوتا ہے اس کے بعد دوسرے جانور کا ایگ لیا جاتا ہے کہ جس کا مرکزہ (Nuclues) الگ کر دیا جاتا ہے۔ پھر میمری سیل اور ایگ (انڈہ) کو سپارک کے ذریعے ملایا جاتا ہے جس کے نتیجے میں امبریو (بچہ دانی میں بچہ کی پہلی حالت) بننا شروع ہو جاتا ہے۔ یوں بڑی تعداد میں امبریو سیلز بننا شروع ہو جاتے ہیں تو ان میں سے ایک امبریو سیل کو اس جانور کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے کہ جس سے ایگ (انڈہ) لیا گیا تو نتیجۃً مقررہ مدت کے بعد بچہ پیدا ہو جاتا ہے جو ہوبہو اسی جانور کی ہم شکل ہوتا ہے جس کا ایگ لیا گیا۔

حیوانی کلوننگ کے فوائد:

حیوانی کلوننگ کے چند ایک فوائد ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ اس عمل سے تھوڑی مدت میں زیادہ تعداد میں بہترین جانور حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

۲۔ دودھ اور گوشت کی پیداوار میں اضافہ ہو گا۔

۳۔ اچھی نسل کے جانور پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

۴۔ بیک وقت کئی جانور بنائے جا سکتے ہیں۔

۱۔ روزنامہ جنگ لاہور' بروز منگل' ۹ر ستمبر ۱۹۹۷ء

۲۔ روزنامہ جنگ لاہور' بروز جمعرات' ۱۰ر اپریل ۱۹۹۷ء

۳۔ نباتاتی کلوننگ :

کلوننگ کا عمل تمام نباتات پر بھی استعمال ہو سکتا ہے اور بلغاریہ سے یہ خبر آئی ہے کہ وہاں کے سائنس دانوں نے نباتات کی کلوننگ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے ایک اعلیٰ درجہ کے تمباکو کی شکل بنا ڈالی ہے کہ جس میں بیماریوں' کیڑے مکوڑوں کے خلاف قطعی مدافعت موجود ہے۔ انسٹی ٹیوٹ آف جینٹک کے ڈائریکٹر نے بتایا ہے

"یورپ میں کلون تمباکو بنانے والے ہم پہلے سائنس دان ہیں۔"

کلون ہونے والے پودے اپنے والدین کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے بڑھ رہے ہیں اور زیادہ توانا ہیں۔ تمباکو کا معیار اس کا ذائقہ اور خوشبو بھی بہتر ہے۔ کیونکہ یہ پودے کیڑے مار دواؤں کے زہریلے اثرات سے آلودہ نہیں ہوئے۔ لہٰذا انکی فطری خوشبو اور ذائقہ برقرار ہے۔

اب یہ مفید ٹیکنالوجی سیب' ٹماٹر اور دیگر پودوں پر بھی آزمائی جا رہی ہے۔

طریقہ کار :

نباتاتی کلوننگ کا طریقہ کار کچھ یوں ہے کہ کسی ایک نسل کا پودا لے لیا جاتا ہے۔ اب اس پودے کے آر۔ این۔ اے (R.N.A) میں پودوں کو سب سے زیادہ لاحق ہونے والی بیماری کا وائرس ڈال دیا جاتا ہے۔ اس طرح جو پودا وجود میں آئے گا اس میں وائرس کے خلاف مکمل مدافعت موجود ہو گی۔ پھر اس پودے کے مزید کلون تیار کر لئے جاتے ہیں جو سب کے سب وائرس کے اثر سے محفوظ ہوں گے گویا اس کلون ہونے والے پودے کا اندرونی نظام بھی اس پہلے پودے جیسا ہو گا جس کا کلون بنایا گیا ہے مثلاً تمباکو کے پودے کے آر۔ این۔ اے میں پودوں کو سب سے زیادہ لاحق ہونے والی بیماری کا وائرس ڈال دیا گیا اس طرح جو پودا وجود میں آیا اس میں وائرس کے خلاف مکمل مدافعت موجود تھی۔ پھر اس پودے کے مزید کلون تیار کر لئے گئے جو سب کے سب وائرس کے اثر سے محفوظ تھے۔ (۲)

۱۔ روزنامہ جنگ لاہور' بروز جمعرات' ۱۰ر اپریل ۱۹۹۷ء

۲۔ روزنامہ جنگ لاہور' بروز جمعرات' ۱۰ر اپریل ۱۹۹۷ء

نباتاتی کلوننگ کے فوائد

نباتاتی کلوننگ کے بہت سے فوائد ہیں جو درج ذیل ہیں۔

۱۔ اچھے پودے میسر ہوں گے۔

۲۔ اچھی قسم کے پھل مہیا ہوں گے۔

۳۔ عمدہ قسم کے پھول حاصل ہوں گے۔

۴۔ پھلوں کا ذائقہ بہترین ہو گا۔

۵۔ کیڑے مار دواؤں کا استعمال کم ہو گا۔

۶۔ پودے کیڑے مار دواؤں کے زہریلے اثرات سے محفوظ ہوں گے۔

۷۔ پودوں کے پھلوں اور پھولوں میں فطری ذائقہ اور خوشبو ہو گی۔

۸۔ ماحولیاتی آلودگی سے بہت حد تک بچاؤ ہو گا۔

۹۔ ملکی معیشت کو بھی فائدہ ہو گا۔

انسانی کلوننگ :

انسانی کلوننگ میں انسانوں کی پیدائش کے لئے جنسی عمل یا مرد و عورت کے سپرم ملنے کی کوئی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس سے بڑھ کر حیرانگی کی بات یہ ہے کہ جو انسان پیدا ہو گا وہ اس انسان کا ہم شکل ہو گا جس کا میمری سیل لیا گیا ہو گا نہ صرف ایک بلکہ ایسے ہم شکل انسان درجنوں کی تعداد میں پیدا کئے جا سکیں گے۔ ذرا اس بات کا تصور ذہن میں لایئے کہ بشیر احمد نامی شخص کے ۲۰ ہم شکل انسان موجود ہوں تو یہ جاننا کیونکر ممکن ہو گا کہ ان میں سے اصل بشیر احمد کون ہے؟ دوسرا یہ کہ ان میں سے کوئی ڈاکہ' چوری یا فراڈ کرتا ہے تو اس کا ذمہ دار کس کو ٹھہرایا جائے گا۔

ماہرین کے مطابق اس طرح خواتین میں ازبین ازم کا رجحان بڑھ جائے گا یہ اور اس جیسے کتنے ہی مسائل ہیں جو باشعور انسانوں کے لئے لمحۂ فکریہ ہیں۔ اس بات نے ان کو پریشان کر رکھا ہے۔ لیکن کیا واقعی انسان کی کلوننگ بھی ممکن ہے۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء کے عشرے میں جب یہ پہلی بار سوال اٹھایا گیا تھا تو اس کو ناممکن قرار دیا گیا تھا لیکن دوسرے جانوروں کی کلوننگ پر عمل ہوتا رہا۔

لیکن آج وہی سوال جس کا جواب ۱۹۷۰ء کے عشرے میں نفی میں تھا اب ۱۹۹۷ء کے عشرے میں اس کا جواب مثبت ہے اور انسان کی کلوننگ کرنا ایک سے ۱۰ برس کی مدت میں ممکن ہے۔

Marfat.com

انسانی کلوننگ پر اقوام عالم کی آراء :

انسانی کلوننگ پر اقوام عالم کی آراء مختلف ہیں۔ چنانچہ ۹۷ء میں طبی جریدے "نیچر" کے مطابق "بالغ ٹشوز" سے انسان کی کلوننگ ایک سے لے کر دس برس کی مدت میں کسی وقت بھی ممکن ہے۔ پاکستان میں ابھی تک اس پر کسی پلیٹ فارم پر تشویش کا اظہار نہیں کیا گیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ابھی یہاں اس معاملے اور اس سے متعلقہ مسائل کے بارے میں لوگوں کو آگہی نہیں ہے لیکن دوسرے ملکوں میں نہ صرف اس پر زور و شور سے بحث جاری ہے بلکہ برطانیہ، ڈنمارک، بیلجیم، ہالینڈ اور سپین کی حکومتوں نے انسانی کلوننگ کے تجربات پر پابندی عائد کر دی ہے۔

(دوسری طرف ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کہا ہے کہ انسانوں کی کلوننگ غیراخلاقی بات ہے اور یہ ناقابل قبول ہے۔ عالمی ادارہ نے کہا کہ اس سمت میں ہونے والے تمام تجربات پر پابندی عائد کر دی جائے۔ اقوام متحدہ کے ادارہ کے"ڈائریکٹر جنرل ہیروشی ناکا جسیما" نے کہا کہ انسانی کلوننگ کے نتیجہ میں بہت سے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی۔ امریکہ کے سائنس دانوں نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ انسانوں کی کلوننگ نہ کی جائے۔

یہ بیان برطانوی سائنس دانوں کے اس اعلان کے بعد دیا گیا کہ انسانی کلون بنانا عملاً ایک سے دو برس کے عرصہ میں ممکن ہو گا۔) (۱)

انسانی کلوننگ کا طریقہ کار :

اس کا طریقہ کار کچھ اس طرح ہے کہ مرد کا سیل لے لیا جاتا ہے۔ پھر اس کو جینن میں تبدیل کروا کر عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے اگر وہ جینن لڑکے کا ہے تو لڑکا پیدا ہو گا اور اگر لڑکی کا ہے تو لڑکی پیدا ہو گی۔

۱۔ روزنامہ جنگ لاہور، بروز جمعرات، ۱۰ر اپریل ۱۹۹۷ء

انسانی کلوننگ کے فوائد و نقصانات

فوائد:

انسانی کلوننگ کے چند ایک فوائد بھی ہیں جو حسب ذیل ہیں۔

۱۔ اس کلوننگ کے ذریعہ والدین جو کہ دونوں کمزور ہیں یا کوئی ایک کمزور ہے ان کو فطری طریقہ سے اولاد حاصل نہیں ہو رہی اور مرد و عورت کے مادہ منویہ میں جرثومے بھی باقی نہیں رہے تو اس صورت میں کلوننگ کا عمل فائدہ مند ہے کہ والدین کو اولاد مل جاتی ہے۔

۲۔ میاں بیوی میں اولاد کے نہ ہونے کی وجہ سے جو چپقلش ہوتی ہے وہ ختم ہو کر رہ جائے گی۔

۳۔ اسی طرح بعض لوگوں کے ہاں لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہیں۔ حالانکہ انہیں لڑکے کی بھی خواہش ہوتی ہے تو اس وقت کلوننگ کا عمل فائدہ مند ہے کہ انہیں اس ذریعہ سے لڑکا حاصل ہو جائے گا اور وہ خوش ہوں گے۔

۴۔ اولاد کے نہ ہونے کی پریشانی دور ہو جائے گی۔

نقصانات:

جہاں انسانی کلوننگ کے چند ایک فوائد ہیں وہاں اس کے نقصانات کثیر تعداد میں ہیں۔ چنانچہ نقصانات حسب ذیل ہیں۔

۱۔ انسانی کلوننگ سے فیملی اسٹرکچر تباہ ہو جائے گا۔

۲۔ اخلاقی قدریں گر جائیں گی۔

۳۔ فطری عمل سے لوگ عاری ہو جائیں گے۔

۴۔ اس طرح پیدا ہونے والے بچے کو معاشرتی طور پر حقوق میسر نہیں ہو سکیں گے۔

۵۔ والدین حقیقی طور پر اس سے محبت نہیں کریں گے۔

۶۔ اس طریقہ سے پیدا ہونے والا بچہ معاشرے میں احترام کی نگاہ سے محروم رہے گا۔

۷۔ انسانی کلوننگ سے معاشرے میں طرح طرح کے کرائم جنم لیں گے۔

۸۔ اس کا ایک مضر پہلو یہ بھی ہے کہ بعض ممالک میں بیٹیوں کی خواہش نہیں کی جاتی بلکہ بیٹوں کی خواہش کی جاتی ہے تو اس طریقہ سے اس غلط خواہش کو فروغ ملے گا اور اس کی حوصلہ افزائی لازم آئے گی۔

Marfat.com

۹۔ اسی طرح غیر مرد و عورت کے جنین ملا کر بچے پیدا کئے جائیں گے گویا انسان بھیڑ بکریوں کی طرح ہو گیا۔

۱۰۔ عورتوں میں بے پردگی کا رجحان بڑھ جائے گا۔

۱۱۔ اس کا ایک نقصان یہ بھی ہو گا مثلاً زاہد نامی ایک شخص ہے اب اس جیسے (۷) سات اور بنا لئے جائیں تو اگر ان میں سے کوئی ڈاکہ دچوری یا فراڈ کرتا ہے تو پتہ نہیں چلے گا کہ اصل چور' ڈاکو اور فراڈی کون ہے تو اس طرح جرائم کو فروغ ملے گا' لوگ کسی لحاظ سے بھی محفوظ نہیں رہیں گے اور ہر وقت انہیں پریشانی کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کیونکہ ان میں سے ہر ایک کو تو سزا نہیں دی جا سکے گی بلکہ سزا اس کو دی جائے گی جس نے چوری ڈاکہ یا فریب کیا اور قبیح جرم کا ارتکاب کیا لیکن وہ مجہول ہے۔

۱۲۔ انسانی وقار اور اس کے جنیاتی مواد کا احترام اور تحفظ نہیں ہو گا۔

انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت :

اس سے پہلے کہ انسانی کلوننگ کی شرعی حیثیت واضح کی جائے یاد دہانی رہے کہ حیوانی اور نباتاتی کلوننگ شرعی طور پر جائز ہے کیونکہ اس میں کوئی ایسی قباحت نہیں جو شریعت اسلامیہ کی رو سے ناجائز ہو۔ اس ذریعے سے جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے وہ اس جانور کی مثل ہوتا ہے کہ جس کا ایک سیل یعنی بیضہ انثی لیا جائے تو اگر وہ حلال جانوروں سے لیا گیا ہے تو ہونے والا بچہ بھی حلال ہو گا ورنہ نہیں۔

دوسری بات یہ کہ جانوروں اور انسانوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے اور جانوروں کو ہم انسان پر قیاس نہیں کر سکتے کہ جس طرح انسانوں میں غیر مرد و عورت سے اگر اس طرح بچہ پیدا کیا جائے تو وہ ناجائز ہے لہٰذا جانوروں میں بھی ایسا ہونا چاہئے تو ایسی بات نہیں ہے اور ہم انسانوں والا حکم جانوروں پر نہیں لگا سکتے اگر لگائیں گے تو پھر جتنے بھی حلال جانور ہیں سب ناجائز کے زمرے میں آئیں گے تو اس میں صرف یہی ہے کہ اس طریقے سے جو جانور پیدا ہوا ہے اس کے حلال و حرام ہونے کے جو پہلو اور علامات شریعت اسلامیہ نے واضح کی ہیں ان کو دیکھیں گے اگر تو اس میں حرمت والے پہلو اور علامات پائی جاتی ہیں تو کلون شدہ جانور حرام ہو گا اور اگر اس میں حلت والے پہلو اور علامات پائی جاتی ہیں تو کلون شدہ جانور حلال ہو گا۔

البتہ رہی انسانی کلوننگ تو یہ میری ناقص رائے اور علم کے مطابق جائز نہیں ہے کیونکہ اس کے طریقہ کار میں واضح کیا گیا ہے کہ مرد کا خلیہ لے کر (خواہ کہیں سے بھی) اس کا جنین

تیار کروا کر عورت کے رحم میں رکھ دیا جاتا ہے تو اب اس طریقہ میں مرد کے نطفے کا کوئی عمل دخل نہیں ہے بلکہ خلیے کا ہے تو یہ قرآنی حکم کے خلاف ہے جیسا کہ اللہ رب العزت کا ارشاد عالیشان ہے کہ

انا خلقنا الانسان من نطفة امشاج (۱)

بے شک ہم نے انسان کو نطفۃ مخلوط سے پیدا فرمایا۔

اسی طرح ایک اور مقام پہ ارشاد ہوا کہ

ولقد خلقنا الانسان من سللة من طين ○
ثم جَعَلْنٰه نطفة فى قرار مكين ○ ثم خلقنا النطفة علقةً (۲)

اور تحقیق ہم نے انسان کو چنی ہوئی مٹی سے پیدا فرمایا پھر پانی کی بوند کیا ایک مضبوط ٹھہراؤ میں پھر ہم نے اس پانی کی بوند یعنی (نطفہ) کو خون کی پھٹک کیا۔

تو ان دونوں آیتوں سے پتہ چلا کہ تولید انسانی میں نطفہ اصل چیز ہے اور یہی اصل طریقہ کار ہے کہ نطفہ مخلوط سے پیدا کیا جاتا ہے۔ نہ کہ خلیے یا گلینڈ حاصل کر کے ان کے ذریعے پیدا کیا جاتا ہے۔

۱۔ القرآن، سورۃ الدھر، آیت نمبر ۲

۲۔ القرآن، سورۃ المومنون، آیت نمبر ۱۲، ۱۳، ۱۴۔

کلوننگ ٹیکنالوجی کا ارتقاء، عمل اور شرعی حیثیت

تحقیق : شگفتہ سردار

کلون کیا ہے، کلوننگ کسے کہتے ہیں؟

(WHAT IS THE CLONE)

ایسے تمام جاندار جن میں افزائش نسل صرف اور صرف جنسی طریقے سے ہوتی ہے ان جانداروں کی عام جنسی طریقے سے ہٹ کر غیر جنسی طریقے سے حاصل کردہ نسل کو کلون کہتے ہیں۔

یہ چاہے پودوں کی نسل ہو یا جانوروں کی، اس میں شامل ہر فرد جنیاتی طور پر ایک دوسرے سے ہر صورت سے مشابہ ہوتا ہے۔ شکل و صورت میں بھی اور جنیاتی ترکیب میں بھی کلونز بنانے کے مختلف طریقوں کو کلوننگ کہتے ہیں۔ (۱)

(WHAT IS CLONING)

جانوروں کے غیر جنسی طریقے سے پیدا کرنے کو کلوننگ کہتے ہیں کیونکہ اس طرح پیدا ہونے والا جاندار جنیاتی طور پر اور شکل و صورت میں اس جاندار جیسا ہی ہوتا ہے جس سے یہ وجود میں آیا ہو۔ چنانچہ اسے کلون کہتے ہیں۔

ہمارا جسم بے شمار خلیوں (Cells) سے مل کر بنا ہے جس طرح ہمارے جسم کا نظام دماغ سے کنٹرول ہوتا ہے اسی طرح ہر خلیے کا بھی ایک دماغ ہوتا ہے۔ جسے مرکزہ یعنی نیوکلیئس (Nucleus) کہتے ہیں۔

نیوکلیئس کے اندر کروموسومز ہوتے ہیں۔ ہر جاندار کے ہر خلیہ میں کروموسوم کی ایک مخصوص تعداد ہوتی ہے۔ جو کہ ہر مختلف جانور کے لئے مختلف ہے۔ مثال کے طور پر انسانوں میں ۴۶ کروموسوم ہوتے ہیں۔ مکھی میں ۸، مکئی کے پودے میں ۲۰، بلی میں ۳۸، مرغیوں میں

۱۔ ہومیو پیتھک میگزین لاہور، جون ۱۹۹۷ء

Marfat.com

۷۸ کروموسوم ہوتے ہیں۔

یہ تعداد ہر جاندار کے خلیہ میں ایک ہی رہے گی۔ چاہے وہ خلیہ دماغ سے حاصل کیا جائے یا اس جانور کی جلد کا خلیہ ہو۔ کروموسوم اصل میں ایک دھاگہ نما کیمیائی مادے کی بہت عمدگی سے تہہ کی ہوئی شکل ہے۔ اس کیمیائی مادے کو عام فہم سائنسی زبان میں ڈی۔ این۔ اے کہتے ہیں۔ ڈی۔ این۔ اے (Deoxy Rhibo Nucleic Acid) میں وہ تمام ہدایات جمع ہوتی ہیں۔

جو کہ ایک خلیہ کی زندگی اور اس کے روزمرہ کے افعال کو کنٹرول کرتی ہے۔

ڈی۔ این۔ اے کے ایک حصے کو جو کہ ایک خاص ہدایت کو جاری کرتا ہے جین کہتے ہیں۔ (Gene)

ہر خلیہ جین ہی سے ہدایت لے کر اس کے مطابق پروٹین' بناتا ہے اور ہزاروں قسم کی پروٹین خلیے میں ہر دم جاری رہنے والے کیمیائی تعملات کو منظم انداز میں انجام دینے میں ہمہ وقت مصروف رہتی ہے ان کیمیائی تعملات کے نتیجے میں ہر خلیہ توانائی پیدا کرتا ہے اور دوسرے کیمیائی مادے بنانے میں خرچ کرتا ہے۔ یوں ہزاروں لاکھوں خلیوں کی (Work Team) کے نتیجہ میں ایک جاندار احسن طریقے سے زندہ رہتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک عام انسان میں اوسطاً" دس کھرب خلیے ہوتے ہیں۔ جن کے مل جل کر کام کرنے کے نتیجے میں ہم لوگ ہنسی خوشی اور صحت مند زندگی گزارتے ہیں۔

(Gene) جین کے صحیح کام کرنے کے نتیجے میں ہی انسان کی شکل و صورت قد کاٹھ اور صحت و توانائی کا راز مضمر ہے۔ اگر جین میں تبدیلی آجائے تو اس کا اثر انسانی شکل یا اس کے کسی فعل میں تبدیلی کی صورت میں ظاہر ہوگا۔ اس کو اس طرح سمجھئے کہ آڈیو کسٹ میں بہت سارے نغمے بھرے ہوئے ہوں اور اگر' آپ کیسٹ کا فیتہ نکال کر اسے ایک جگہ سے کاٹ کر اسی کیسٹ میں کہیں اور لگا دیں اور پھر کیسٹ سنیں تو پھر جہاں سے کیسٹ کٹی ہو گی وہاں سے نغمہ اچانک ختم ہو کر دوسرا شروع ہو جائے گا اور جہاں آپ نے یہ فیتہ دوبارہ لگایا ہو گا وہاں پر بھی اچھے بھلے چلتے ہوئے نغمے میں دوسرا نغمہ اچانک شروع ہو جائے گا۔ جین بھی اسی طرح ڈی۔ این۔ اے میں اپنی جگہ بدلتی رہتی ہے۔ کیونکہ قدرتی طور پر ان کی جگہ کا تبدیل ہونا انتہائی ضروری ہے۔ جانداروں کے خلیوں کو ہم دو اقسام میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

جنسی اور غیر جنسی خلیے :

(Egg) انڈہ اور سپرم (Sperm) کا بننا ایک خاص قسم کی تقسیم سے عمل میں آتا ہے۔

جن میں کروموسوم کی تعداد آدھی رہ جاتی ہے۔ اس عمل کو می اوسس کہتے ہیں۔ چنانچہ جب آدھے کروموسوم ماں سے اور آدھے باپ سے آتے ہیں تو نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے میں کروموسومز کی تعداد وہی ہوتی ہے جو کہ ماں باپ میں ہے۔ بچے کی جنیاتی خصوصیات ماں باپ سے مختلف ہوتی ہیں۔ کیونکہ آدھی خصوصیات ماں سے اور آدھی باپ سے آئیں ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بچے کی شکل سو فیصد اپنے والدین سے نہیں ملتی۔ غیر جنسی خلیوں کا اپنا متعین کردار ہوتا ہے۔ ان میں صرف وہی جین فعال ہوتے ہیں جو کہ مخصوص کام کے لئے ضروری ہوتے ہیں۔ باقی ماندہ تمام جین اگرچہ موجود ہوتے ہیں۔ لیکن وہ فعال نہیں ہوتے۔ چنانچہ پٹھوں کے خلیوں میں صرف وہی جین پروٹین بنائیں گے جو کہ پٹھوں کے افعال کے لئے ضروری ہیں اور گردوں کے خلیوں میں وہی جین ہوشیار ہوں گے جو کہ گردوں کے افعال کے لئے ضروری ہیں۔

باقی ماندہ جین سوئی ہوئی حالت میں رہتے ہیں۔ چنانچہ غیر جنسی خلیے سے ایک جیتا جاگتا مکمل جانور بنانے میں یہی مشکل آڑے آتی ہے کہ کس طرح تمام جین کو تحریک دے کر پروٹین بنانے پر لگایا جائے تاکہ صرف پٹھوں کے خلیے بننے کی بجائے مکمل جاندار وجود میں آ سکے۔ اسکاٹ لینڈ کے سائنس دانوں نے ڈولی نام کی بھیڑ کی کلوننگ کر کے اصل میں اسی بات میں کامیابی حاصل کی ہے۔

ڈاکٹر ولمٹ اور کیتھ کیمبل کی قیادت میں سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے بھیڑ کے تھنوں سے غیر جنسی خلیے حاصل کئے اور انہیں لیبارٹری میں مخصوص خوراک اور درجہ حرارت پر رکھا۔ ان حالات میں یہ تمام خلیے نہ صرف زندہ رہے بلکہ تعداد میں بھی زیادہ ہو گئے۔ ان خلیوں کا تعداد میں بڑھنا ایک عمل کا مرہون منت ہے۔ جسے مائی ٹوسس کہتے ہیں۔ اس عمل میں خلیے میں کروموسوم کی تعداد اتنی ہی رہتی ہے جتنی کہ تقسیم ہونے سے پہلے خلیے میں تھی۔ مائی ٹوسس کے عمل میں چونکہ جین کے اپنی جگہ بدلنے کے امکانات بہت کم ہوتے ہیں۔ اس لئے نیا بننے والا خلیہ اپنے آباؤ اجداد جیسا ہی ہوتا ہے۔ یعنی یہ بھی کلون ہی ہوتا ہے۔ جانداروں کے تمام جنسی خلیے اس عمل کے نتیجے میں تقسیم ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر ولمٹ کی ٹیسٹ ٹیوب میں بھی یہ سارے خلیے تقسیم ہونے کے باوجود تھنوں کے خلیے ہی رہے اور صرف وہی جینز ہوشیار رہے جو کہ دودھ بنانے میں استعمال ہوتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر ولمٹ نے ان کی خوراک کو بیس گنا تک گھٹا دیا اس قحط کی حالت کے نتیجے میں خلیوں میں ہنگامی حالات نافذ ہو گئے تاکہ خلیے کی زندگی بچائی جا سکے۔ اسی دوران سائنس دانوں نے ایک دوسری بھیڑ سے ایک خلیے پر مشتمل ایمبریو حاصل کیا' ایمبریو جیسا کہ سپرم اور انڈہ کے ملاپ

سے وجود میں آتا ہے اور یہی بعد میں تقسیم در تقسیم کے نتیجے میں بچہ بن جاتا ہے۔ اس ایمبریو میں سے ڈی۔ این۔ اے نکال کر اسے تھنوں سے حاصل کیے گئے قحط زدہ خلیے سے ملا دیا گیا۔ چنانچہ اب بچہ بنانے والی ساری مشینری ایمبریو کے خلیے میں استعمال ہو گئی لیکن کنٹرول روم یعنی ڈی۔ این۔ اے میں موجود جین کیونکہ دوسری بھیڑ سے آئے ہیں۔ چنانچہ یہ جین اپنی مرضی کا میمنا بنائیں گے جو کہ اس بھیڑ کا ہم شکل ہو گا جس کے تھنوں سے خلیے حاصل کیے جائیں گے۔ اس ملاپ شدہ ایمبریو کو ایک تیسری بھیڑ کی بچہ دانی میں رکھ کر اس کے بڑے ہونے کا انتظار کیا جائے گا۔ باقی تمام عمل عام بھیڑوں کی طرح کا ہے۔ یہ سارا طریقہ کار بہت محنت طلب اور مشکل ہے اور ضروری نہیں کہ اس میں ہر بار کامیابی ہو۔ سائنس دانوں کو اپنا تجربہ اس کے لئے بار بار دھرانا پڑا۔ ۲۷۰ خلیے ایمبریو سے ملائے گئے اور ان میں سے صرف ۱۳ خلیے کامیابی سے ہمکنار ہوئے اور ان میں سے صرف ایک بھیڑ پیدا ہوئی جس کا نام ”ڈولی“ رکھا گیا۔ یہ بھی ایک بہت بڑی کامیابی ہے اور یہ سائنس کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی جاندار کو کلون کیا جا سکا ہے۔

پودوں کی کلوننگ میں تو بہت پہلے کامیابی حاصل ہوئی۔ لیکن جانوروں کی کلوننگ ایک مختلف اور اہم بات ہے۔ اگرچہ حضرت انسان نے اس طرح کے خواب بہت پہلے دیکھنے شروع کر دیئے تھے اور ان کا اظہار اس نے مختلف فلمیں بنا کر بھی کیا ہے جس میں فلم کلو ملٹی پلی سٹی، بوائز فرام برازیل اور جراسک پارک وغیرہ زیادہ مقبول ہوئیں اور کلون کرنے کے لئے ان فلموں میں ممکنہ طریقے بھی بیان کیے گئے جو کہ کافی حد تک ممکن دکھائی دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر فلم ”جراسک پارک“ میں ڈائنو سار کلون کرتے دکھائے گئے ہیں۔ چنانچہ ڈائنو سار کلون کرنے کے لئے ایسے مچھروں کے فوسل تلاش کیے گئے جو کہ ڈائنو سار کے زمانے میں موجود تھے۔ پھر ان کی آنتوں سے چوسا ہوا خون لے کر ڈی۔ این۔ اے نکالا گیا اور اس ڈی۔ این۔ اے کو مینڈک (Frog) کے ایمبریو میں ڈال کر مختلف اقسام کے ڈائنو سارز کے کلون تیار کیے گئے، دوسری فلموں میں اس سے بڑھ کر انسانوں کے کلون تیار کیے گئے اور ان سے پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کو واضح کیا گیا۔

جانوروں میں کلوننگ کے بہت سارے استعمال سوچے جا سکتے ہیں۔ اعلیٰ نسل کی بہت ساری بھیڑیں پیدا کی جا سکتی ہیں۔ جن کی اون اچھی قسم کی ہو، یا تھوڑے وقت میں ایسی گائیں اور بھینسیں تیار کی جا سکتی ہیں جو کہ زیادہ دودھ دے سکیں بلکہ ان کے دودھ میں بھی جین کی مدد سے ایسی تبدیلی کی جا سکتی ہے جو کہ پروٹین کی زیادہ سے زیادہ ضروریات پوری کر سکیں چنانچہ

ایسی گائیں اور بھیڑیں تیار کی جا چکی ہیں جو کہ اپنے دودھ میں انسانی پروٹین بھی بناتی ہیں۔ بائیو ٹیکنالوجی کی کمپنیاں اس دودھ میں سے پروٹین اور گروتھ ہارمون نکال کر مہنگے داموں فروخت کر رہی ہیں۔

اسی طرح ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ نے انسانی کلوننگ کے راستے بھی کھول دیئے ہیں۔ اصول تو طے ہو گئے ہیں صرف بھیڑ کے خلیوں کی جگہ انسانی خلیے استعمال کر کے مطلوبہ نتائج حاصل ہو سکتے ہیں۔ لیکن اس کلوننگ نے دوسری طرف بحث و تمحیص کے بہت سارے دروازے کھول دیئے ہیں۔ تقریباً" ربع صدی پہلے جب جنیٹک انجنیئرنگ کا ابھی آغاز ہی ہوا تھا سائنس دانوں نے ایسے خطرات محسوس کر لئے تھے۔ چنانچہ اس قسم کی ریسرچ کے لئے جن کی بنیاد پر آج یورپی ممالک میں انسانوں کی کلوننگ اور تحقیق پر بہت سی پابندیاں عائد ہیں۔ امریکہ میں بھی انسانی تحقیق پر سخت نگرانی ہے۔ اور (National Institute of Health)

اس قسم کی تحقیق کے لئے بھی مخصوص لیبارٹریوں کو ہی اجازت دیتا ہے۔ لیکن لگتا ہے کہ انسانی کلوننگ کی خبر بھی جلد ہی سننے کو ملے گی۔ موجودہ حالات میں صدر کلنٹن نے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے جو انسانی کلوننگ کے اثرات سے صدر کو آگاہ کرے گی۔ (۱)

کلوننگ اور آسمانی مذاہب

حضرت آدمؑ و بی بی حوا اور حضرت عیسیٰ علیہما السلام کی تخلیق کلوننگ کا نتیجہ تھی؟

قرآن دنیا کی پہلی عورت کے دنیا کے پہلے مرد کی پسلی سے تخلیق کا گواہ ہے۔

کلوننگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حیرت انگیز کرشمہ

عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ ریڑھ کی ہڈی نہ رکھنے والے حیوانات جیسے ستارہ مچھلی (Star Fish) جنسی اختلاط کے بغیر ہی اپنے بچے آپ پیدا کرتی ہے اس صورت حال کے علم میں آنے کے بعد سائنس دانوں کی یہ خواہش اور کوشش رہی کہ وہ ریڑھ کی ہڈی رکھنے والے اور دودھ دینے والے جانوروں اور جاندار اشیاء سب سے جنسی اختلاط کے بغیر بچے پیدا کرنے کی کوئی تیکنیک ایجاد کریں۔ انہیں اپنے مقاصد میں ۱۹۸۰ء کی دہائی میں کچھ کامیابی حاصل

۱۔ نوائے وقت   ۱۱ر اپریل ۱۹۹۷ء

ہوئی۔ جب ایک بالغ مینڈک کے خون کے سرخ خلیوں سے انہوں نے مینڈک کے بچے پیدا کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ یہ کامیابی امریکہ کی ایگنی یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس کی ایک ریسرچ ٹیم نے حاصل کی تھی۔ لیکن جب ان مینڈک کے بچوں کے زندگی کے ابتدائی اور پہلے مرحلہ سے دوسرے مرحلہ میں داخل ہونے کا وقت آیا تو یہ سب کے سب مرگئے۔ اس ناکامی کے بعد سے سائنس دانوں کی توجہ پھر استقرار حمل کے بعد کے امبریو کے خلیوں کو بنیاد بنا کر ان سے کلوننگ کی طرف مبذول ہو گئی کیونکہ ۱۹۵۲ء میں انہیں اس طرح امبریو کے خلیوں سے ایک زندہ مینڈک پیدا کرنے میں کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ مینڈک کے بعد انہوں نے تیس سال بعد اس طرح کے تجربات بھیڑوں اور گائے کے بچوں پر شروع کئے۔ ڈاکٹر ولمٹ کے تجربات میں جو نئی بات ہے وہ یہ کہ انہوں نے استقرار حمل شدہ امبریو خلیوں کے بجائے عام خلیوں سے کلوننگ کی کوشش میں کامیابی حاصل کی ہے۔

جنسی اختلاط کے بغیر ایک جاندار شے کا تصور قرآن اور بائیبل میں قدیم زمانے سے موجود ہے۔ جدید سائنس نے پہلی مرتبہ ایک بھیڑ پر تجربہ کر کے اس حقیقت کو دریافت کیا ہے کہ نر اور مادہ کے ملاپ کے بغیر بھی ایک جاندار شے وجود میں آسکتی ہے۔ یہ بیسویں صدی کی ایک عظیم الشان اور تاریخی دریافت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جاندار کے جسم کے اندر کروڑوں دوسرے جاندار بھی جو حیاتیاتی طور پر بالکل اسی طرح کے ہیں۔ یعنی اس کی فوٹو اسٹیٹ کاپی جیسے ہوتے ہیں' پیدا کر رکھے ہیں۔ جن کی ہمیں پہلے خبر نہ تھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے بے شمار معجزوں میں سے ایک معجزہ ساری دنیا کو یہ دکھایا ہے کہ جاندار اشیاء میں سے بھیڑ' بکری' ہی نہیں بلکہ انسان جیسی اشرف المخلوقات کی تخلیق بھی جنسی اختلاط کے بغیر ممکن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام کو ماں باپ کے بغیر پیدا کر کے دکھایا اور ان ہی سے نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا۔

ڈارون کے نظریہ کا بطلان:

ڈارون کے نظریہ کو ماننے والے اس حقیقت سے انکار کرتے ہیں کہ آدمؑ کو بن ماں باپ کے پیدا کیا گیا اور وہ انسان کو آدمؑ کی اولاد کے بجائے بندر کی اولاد قرار دیتے ہیں۔ لیکن یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے اس دوسرے معجزے کا انکار کیسے کریں گے کہ اس ذات عالی نے جنسی اختلاط کے بغیر ایک دوسری اشرف مخلوق انسان کی تخلیق کر کے دکھا دی۔ اس عظیم انسان کی دنیا میں چلت پھرت کے نقوش آج بیسویں صدی میں بھی موجود ہیں۔ ہماری مراد حضرت عیسیٰؑ

سے ہے۔ جن کی پیدائش کسی جنسی اختلاط کے بغیر ہوئی تھی اور اس تاریخی حقیقت کو آج دنیا کے بڑے آسمانی مذاہب اسلام اور عیسائیت کے پیروکار تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے معجزات میں صرف یہی ایک معجزہ نہیں کہ اس نے عورت اور مرد کے ملاپ کے بغیر بھی ایک انسان کی تخلیق کی اور ہمیں قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دکھائی۔ بلکہ اس ذات اقدس نے آج کے سائنس دانوں کو اپنا دوسرا معجزہ یہ بھی دکھایا۔ اللہ تعالیٰ جنسی عمل کی عدم موجودگی میں ہمارے بیسویں صدی کے سائنس دانوں کی طرح کسی (ڈی۔ این۔ اے) (Nucleic Acid Deoxy Rhibo) کو بنیاد بنا کر اس کی پرورش کر کے ایک جاندار مخلوق بنانے کے لئے (DNA) کا محتاج نہیں ہے۔ وہ اس کے بغیر بھی نہ صرف ایک جاندار شے بلکہ انسان جیسی اشرف المخلوقات بھی تخلیق کر سکتا ہے۔ بلکہ اس نے تخلیق کر کے دنیا کو دکھا بھی دیا ہے۔ آج اگر ہمیں اپنی کلوننگ کی تکنیک کی ایجاد پر ناز ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس تصور کو ابتدائے آفرینش ہی میں قابل عمل کر کے دکھا دیا۔ اسلام' عیسائیت اور یہودیت جیسے دنیا کے بڑے مذاہب میں کلوننگ کا یہ تصور شروع ہی سے موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کے ایک عضو سے دوسرے انسان کی تخلیق کی ہے۔ ان تینوں مذاہب کی آسمانی کتب کی روایت کے مطابق بی بی حوا کی پیدائش حضرت آدمؑ کے جسم کے ایک عضو یعنی ان کی پسلی سے ہوئی۔ بی بی حوا حضرت آدم علیہ السلام کی فوٹو کاپی تھیں اور نہ ہی ان کی جنس بلکہ جنس مخالف اور ان کی زوج تھیں۔ آج ہماری سائنس کتنی ہی ترقی کر لے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے ہاتھوں آئندہ ہونے والے معجزات کو پہلے ہی رونما کر کے دکھا دیا ہے۔ انسان کی محدود عقل جن چیزوں کو نہ سمجھ سکے گی معجزہ کہہ دے گی اور جب سائنسی ترقی یا انکشاف کے نتیجہ میں یہ "معجزات" سمجھ میں آتے جائیں گے تو وہ قانون فطرت یا قوانین الٰہی کی ذیل میں آتے جائیں گے۔ لیکن قانون فطرت کہہ لیجئے یا سائنسی حقیقت یا معجزہ ان سب کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا عمل تخلیق ہی ہو گا۔ (۱)

حضرت آدمؑ و حضرت حوا کی پیدائش :

هو الذی یحی و یمیت ج فاذا قضی امرا" فانما یقول له کن فیکون (۲)

۱۔ تکبیر' ۶ تا ۱۲ اپریل ۱۹۹۷ء

۲۔ القرآن الکریم ۔ ۶۸ ۔ ۸۵' تفصیل البیان فی مقاصد القرآن' ۱۷ ۔ ۷۰' ۲۳' ۱۲

Marfat.com

"وہی ہے کہ جلاتا ہے اور مارتا ہے۔ پھر جب کوئی حکم فرماتا ہے تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا جبھی وہ ہو جاتا ہے۔"

کلوننگ اللہ تعالیٰ کی قدرت کا حیرت انگیز کرشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کو بغیر عورت و مرد کے پیدا کیا۔ حضرت بی بی حوا کو حضرت آدمؑ کی پسلی سے یعنی صرف مرد سے بغیر کسی عورت کے پیدا کیا۔ ان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے بن ماں باپ کے پیدا فرمایا باقی تمام انسانوں کو مرد و عورت سے پیدا کیا۔ سوائے حضرت عیسیٰؑ کے کہ وہ بغیر مرد کے صرف عورت سے ہی پیدا ہوئے۔

پس تقسیم کی یہ چار ہی صورتیں ہو سکتی تھیں جو سب کی سب اللہ نے پوری کر دیں۔(۱)

یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالاً کثیراً و نساء ج واتقوا اللہ الذی تساء لون بہ والارحام ط ان اللہ کان علیکم رقیبا ○ (۲)

"اے لوگو! اپنے رب سے ڈرتے رہو جس نے تمہیں پیدا کیا ایک جان سے اور اسی سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں سے پھیلائے بہت مرد اور عورتیں اور اللہ سے ڈرتے رہو جس کے واسطہ سے آپس میں سوال کرتے ہو' اور قرابت والوں کا خیال رکھو۔ بے شک اللہ تم پر نگہبان ہے۔"

اس آیت میں نفس سے مراد حضرت آدمؑ ہیں۔ جن کی بائیں پسلی سے حضرت حوا کو نکالا اور اس جوڑے سے تمام انسان پیدا کئے گئے۔

اس آیت میں انسان کی پیدائش کا ذکر ہے کہ تمام انسان ایک ہی نفس سے بنائے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے پہلے حضرت آدمؑ کو پیدا کیا پھر حضرت حوا کو ان کی بائیں پسلی سے پیدا کیا۔ پھر اللہ نے انہی دو مرد و عورت سے بے شمار جوڑے دنیا میں پھیلائے اور وہی ان کا پالنے والا ہے۔(۳)

۱۔ تفسیر ابن کثیر۔ ۳ر ۲۴۔

۲۔ القرآن الکریم' ۴ر ۱

۳۔ درس قرآن منزل' ۴ر ۱۵۵۔ ۱۶۳' شرح صحیح مسلم' ۱۰۰۱

اسی طرح حضرت عیسیٰؑ جن کی پیدائش کسی جنسی اختلاط کے بغیر ہوئی تھی اور اس تاریخی حقیقت کو آج دنیا کے دو بڑے آسمانی مذاہب اسلام اور عیسائیت کے پیروکار تسلیم کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے معجزات میں صرف یہی ایک معجزہ نہیں کہ اس نے عورت اور مرد کے ملاپ کے بغیر بھی ایک انسان کی تخلیق کی اور ہمیں اپنی قدرت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی دکھائی بلکہ اس ذات اقداس نے آج کے سائنس دانوں کو اپنا دوسرا معجزہ یہ بھی دکھایا کہ اللہ تعالیٰ نے جنسی عمل کی عدم موجودگی میں ہمارے بیسویں صدی کے سائنس دانوں کی طرح کسی ڈی۔ این۔ اے کو بنیاد بنا کر اس کی پرورش کر کے ایک جاندار مخلوق بنانے کے لئے کسی کا محتاج نہیں ہے۔ وہ اس کے بغیر بھی نہ صرف ایک جاندار شے بلکہ انسان جیسی اشرف المخلوقات بھی تخلیق کر سکتا ہے۔ بلکہ اس نے تخلیق کر کے دنیا کو بھی دکھا دیا ہے۔ آج اگر ہمیں اپنی کلوننگ کی تکنیک کی ایجاد پر ناز ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس تصور کو بھی ابتدائے آفرینش ہی میں قابل عمل کر کے دکھا دیا۔ اسلام، عیسائیت اور یہودیت جیسے دنیا کے بڑے مذاہب میں کلوننگ کا یہ تصور شروع ہی سے موجود ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم کے ایک عضو سے دوسرے انسان کی تخلیق کی ہے۔ (۱)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش :

اذ قالت الملئکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیہا" فی الدنیا والاخرۃ و من المقربین ○ و یکلم الناس فی المھد و کھلا" و من الصلحین ○ قالت رب انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشرط قال کذلک اللہ یخلق ما یشاء ط اذا قضی امرا" فانما یقول لہ کن فیکون ○ (۲)

"اور یاد کرو جب فرشتوں نے مریمؑ سے کہا! اے مریمؑ اللہ تجھے بشارت دیتا ہے، اپنے پاس سے ایک کلمہ کی جس کا نام ہے مسیح عیسیٰ مریمؑ کا بیٹا رودار (باعزت) ہو گا۔ دنیا اور آخرت میں اور قرب والا اور لوگوں سے

۱۔ تکبیر، ۶ر اپریل ۱۹۹۷ء

۲۔ القرآن الکریم، ۳ر ۴۴ تا ۴۶

بات کرے گا' پالنے میں اور پکی عمر میں اور خاصوں میں ہو گا۔ بولی اے
میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہو گا۔ مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ
لگایا۔ فرمایا اللہ یوں ہی پیدا کرتا ہے جو چاہے جب کسی کام کا حکم فرمائے
تو اس سے یہی کہتا ہے کہ ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔"

حضرت عیسیٰؑ جو حضرت مریم علیہا السلام کے فرزند تھے۔ ان کی پیدائش ساری دنیا کے لئے اس وقت سے لے کر اب تک کسی معجزے سے کم نہیں سمجھی جاتی۔ وہ اس لئے کہ حضرت مریم علیہ السلام کنواری تھی۔ کسی مرد کا ہاتھ تک انہیں نہ لگا تھا اور بے مرد کے اللہ تعالیٰ نے محض اپنی قدرت کاملہ سے اولاد عطا فرمائی۔ حضرت عیسیٰ جیسا فرزند انہیں عطا فرمایا جو اللہ تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبر اور روح اللہ اور کلمۃ اللہ تھے۔ اسی طرح حضرت زکریاؑ کے ہاں بڑھاپے میں بانجھ بیوی میں سے اولاد (لڑکا) کی بشارت ملنا۔ پس ان دو قصوں میں چونکہ پوری مناسبت ہے۔ اسی لئے یہاں بھی سورہ مریم میں بھی اور سورہ انبیاء میں بھی ان دونوں کو متصل بیان فرمایا تاکہ بندے اللہ تعالیٰ کی بے مثال قدرت اور عظیم الشان سلطنت کا معائنہ کر سکیں۔

حضرت مریم علیہا السلام کی والدہ محترمہ نے آپؑ کو بیت المقدس کی مسجد قدس کی خدمت کے لئے دنیوی کاموں سے آزاد کر دیا تھا۔ آپؑ اپنے خالو (ا) حضرت زکریاؑ کی پرورش و تربیت میں تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے وہ معجزہ حضرت مریمؑ کے نام لکھ دیا جس سے ساری دنیا ششدر رہ گئی وہ معجزہ حضرت مریمؑ کے بطن سے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش تھی۔ فرمان خدا ہے کہ حضرت مریمؑ بیت المقدس سے مشرق کی جانب گئیں تھیں اور وہیں حجرہ بنا لیا تھا اور عبادت میں مشغول ہو گئیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپؑ کے پاس اپنے امین فرشتے حضرت جبرئیلؑ کو بھیجا۔ اس نے کہا میں خدا کا قاصد ہوں اور کہہ دیا کہ وہ تجھے ایک پاک نفس فرزند عطا کرنا چاہتا ہے۔ یہ سن کر حضرت مریمؑ کو تعجب ہوا فرمایا سبحان اللہ مجھے بچہ کیسے ہو گا؟ میرا تو نکاح ہی نہیں ہوا اور برائی کا مجھے تصور تک نہیں ہوا۔ میرے جسم پر کسی انسان کا ہاتھ تک نہیں لگا۔ میں بدکار نہیں' میرے ہاں اولاد کیسی؟ تو فرشتے نے آپؑ کے تعجب کو یہ کہہ کر ٹالا کہ خدا اس پر قادر ہے کہ وہ بغیر خاوند کے اور بغیر کسی اور بات کے بھی اولاد دے دے اور جو چاہے ہو جاتا ہے۔ خدا اس بچہ کو اور اس واقعہ کو اپنے بندوں کی تذکیر کا سبب بنا دے گا۔ یہ قدرت خدا کی نشانی ہو گی تاکہ لوگ جان لیں کہ وہ خالق ہر طرح کی پیدائش پر قادر ہے۔

ا۔ دراصل وہ ماموں تھے تاہم اکثر مفسرین نے خالو کہا ہے۔

قرآن مجید میں ہے کہ ہم نے انسان کو بجتی ہوئی مٹی سے پیدا کیا پھر اسے بصورت نطفہ رحم میں ٹھہرایا پھر نطفے کی پھٹکی بنائی' پھر اس پھٹکی کو لوتھڑا بنایا' پھر اس لوتھڑے میں ہڈیاں پیدا کیں۔ حضرت مریمؑ نے بھی مثل عادت عورتوں کے اپنا حمل کا زمانہ پورا گزارا۔ مسجد کے ایک خادم جن کا نام یوسف نجار تھا انہوں نے مریمؑ کو اس حال میں دیکھا تو دل میں شک سا پیدا ہوا۔ لیکن آپؑ کے زہد و اتقاء عبادت و ریاضت' خدا ترسی اور حق بینی کو خیال کرتے ہوئے یہ برائی دل سے دور کرنی چاہی اور ایک دن باادب کہنے لگے کہ مریم علیہا السلام میں آپ سے ایک بات پوچھنا چاہتا ہوں ناراض مت ہویئے گا۔ بھلا بغیر بیج کے کسی درخت کا ہونا بغیر دانے کے کھیت کا ہونا' بغیر باپ کے بچے کا ہونا بھی ممکن ہے؟ آپؑ ان کے مطلب کو سمجھ گئیں اور جواب دیا کہ یہ سب ممکن ہے سب سے پہلے خدا نے جو کھیتی اگائی وہ بغیر دانے کے تھی' سب سے پہلے خدا نے آدمؑ کو پیدا کیا وہ بے باپ کے تھے بلکہ بے ماں کے بھی ان کی سمجھ میں آ گیا' لہٰذا وہ مریمؑ اور خدا تعالیٰ کی قدرت کو جھٹلا نہ سکے۔ جب درد زہ اٹھا تو کھجور کے ایک درخت کی جڑ میں آ بیٹھیں۔ اس بستی کا نام بیت لحم تھا۔

آواز آئی غمگین نہ ہو تیرے قدموں تلے تیرے رب نے صاف شفاف شیریں پانی کا چشمہ جاری کر دیا ہے۔ پانی کے ذکر کے ساتھ ہی کھانے کا ذکر ہے کہ وہ درخت جس پر کافی عرصہ سے کھجور کا پھل نہ لگا تھا سوکھا ہوا تھا۔ اس پر سے کھجوریں جھڑنے لگیں۔ حکم ہوا پانی پی اور کھجور کھا کر اپنے دل کو مسرور رکھ۔ ایک حدیث میں ہے کہ کھجور کے درخت کا اکرام کرو یہ اسی مٹی سے پیدا ہوا جس سے آدمؑ پیدا ہوئے تھے۔ اس کے سوا اور کوئی درخت نر مادہ مل کر نہیں پھیلتا لہٰذا یہ بھی اللہ تعالیٰ کا معجزہ ثابت ہوا۔

جب حضرت عیسیٰؑ کی ولادت باسعادت ہو چکی تو حضرت مریمؑ نے خدا کے اس حکم کو بھی تسلیم کر لیا اور اپنے بچے کو گود میں لئے ہوئے لوگوں کے پاس آئیں دیکھتے ہی ہر ایک انگشت بدنداں رہ گیا۔ ہر ایک نے کہا مریمؑ تو نے بہت ہی برا کام کیا۔ قرآن میں آتا ہے۔

ترجمہ : (نہ تو تیرا باپ برا آدمی تھا اور نہ تیری ماں بدکار تھی' مریمؑ نے اپنے بچے کی طرف اشارہ کیا۔ سب نے کہا کہ لو بھلا ہم گود کے بچے سے باتیں کیسے کریں؟ بچہ بول اٹھا کہ میں خدا کا بندہ ہوں اس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے۔ جہاں بھی میں ہوں)

نوف بکالیؒ کہتے ہیں کہ لوگ حضرت مریمؑ کی جستجو میں نکلے تھے۔ لیکن انہیں نہ پا سکے۔ ایک

چرواہے سے دریافت کیا گیا تو اس نے بیان کیا کہ اس وادی میں میری تمام گائیں اس وقت سجدے میں گر گئیں کہ جب اس طرف سے نور نظر آرہا تھا۔ میں حیران ہوا اس کے نشان وہیں پہ جا رہے تھے۔ جہاں سے حضرت مریمؑ حضرت عیسیٰؑ کو لے کر آتی ہوئی دکھائی دے گئیں۔ صحیح بخاری میں ہے کہ آپؐ فرماتے ہیں کہ عیسیٰ بن مریم سے سب سے زیادہ قریب میں ہوں۔ اس لئے کہ مجھ میں اور ان کے درمیان نبی نہیں گزرا۔ حضرت عیسیٰؑ نے خود بھی جو ابھی چھوٹے سے بچے تھے' اپنی ماں کی بے گناہی اور پاکدامنی کی گواہی دی اور اپنی والدہ کی برات بیان کی بلکہ دلیل بھی دی کہ میں تو خدا کا پیغمبر ہوں۔ وہ اس وقت دودھ پی رہے تھے۔ جسے چھوڑ کر بائیں کروٹ ہو کر ان کی طرف توجہ فرما کر یہ جواب دیا۔ اس وقت ان کی انگلی اٹھی ہوئی تھی اور ہاتھ مونڈھے تک اونچا تھا۔ قرآن مجید میں بیان ہوتا ہے۔

ترجمہ : (یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ بن مریم کا یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ اولاد خدا کے لائق ہی نہیں' وہ تو بالکل پاک ذات ہے۔ وہ تو جب کسی کام کے سرانجام کا ارادہ کرتا ہے تو کہہ دیتا ہے کہ "کن فیکون" ہو جا اور اسی وقت ہو جاتا ہے)۔

اللہ تعالیٰ اپنے رسول حضرت محمدؐ سے فرماتا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ کے واقعہ میں جن لوگوں کا اختلاف تھا ان میں جو بات صحیح تھی وہ اتنی ہی تھی جتنی کہ ہم نے بیان فرما دی۔ حضرت عیسیٰؑ خدا کے نبی اور بندے تھے وہ خدا تعالیٰ کی اولاد نہیں تھے ایک اور جگہ آیا ہے۔

ترجمہ : (حضرت عیسیٰؑ کی مثال خدا کے نزدیک مثل آدمؑ کے ہے کہ اسے مٹی سے بنا کر فرمایا ہو جا اسی وقت وہ ہو گیا۔ یہ بالکل سچ ہے اور خدا کا فرمان ہے کہ تجھے اس میں کسی قسم کا شک نہیں کرنا چاہئے۔)

قرآن حکیم میں ہے۔

ان مثل عیسی عنداللہ کمثل ادم خلقہ من تراب (۱)

"عیسیٰؑ کی مثال آدمؑ کی سی ہے۔ اسے اللہ نے مٹی سے پیدا کیا۔"

قرآن حکیم نے مسیحؑ کی نسبت وضاحت کر دی۔

ان ھو الا عبد انعمنا علیہ (۱)

"وہ صرف ایک بندہ ہے جس پر ہم نے انعام کیا ہے۔"

۱۔ القرآن الکریم' ۳' ۵۹

لہٰذا ثابت ہوا کہ کلوننگ کی دنیا میں اس سے بڑھ کر مضبوط اور اعلیٰ پایہ کی کوئی اور دلیل ہو ہی نہیں سکتی۔ جو آج سے پانچ سو نوری سال پہلے وقوع پذیر ہوئی اور آج' سائنس کی دنیا نے بھی کلوننگ کو موضوع بحث بنا رکھا ہے اور اس پر تجربات جاری ہیں۔ (۲)

"حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے"

سائنس سے جواز مل گیا:

انسانوں کی پیدائش بھی کلوننگ کے ذریعہ سے ممکن ہے۔ اگرچہ اس کی اجازت ہو یا نہیں۔ یہ ایک اخلاقی بحث ہے' یہ سائنس دانوں کا موقف ہے حضرت عیسیٰؑ بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے۔ اس بات پر ایمان رکھنا عیسائیوں اور مسلمانوں کے عقیدے میں شامل ہے لیکن یہ عمل کس طرح ممکن ہوا تھا اور یہ معجزہ تو ہے ہی باقی یہ فطرت کے طے شدہ اصولوں کے مطابق بھی ہے۔ اب سے پہلے ان باتوں کا سائنسی حوالے سے جواب دینا اور جواز پیش کرنا ممکن نہ تھا۔ اسی بناء پر ان دو مذاہب کے پیروکار تو اس بات پر ایمان رکھتے تھے۔ لیکن دیگر مذاہب کے پیروکاروں کی ایک خاصی تعداد یا کسی بھی مذہب پر ایمان نہ رکھنے والے لوگ اس بات کو درست تسلیم نہیں کرتے تاہم اب حال ہی میں اسکاٹش سائنس دانوں نے کلوننگ (بغیر جنسی عمل) کے ذریعہ بھیڑ پیدا کرنے کا جو تجربہ کیا ہے۔ اس نے اس عقیدے کا سائنسی جواز بھی پیدا کر دیا ہے اور یہ بات ثابت کر دی ہے کہ کسی بچے کا باپ کے بغیر پیدا ہونا فطرت کے اصولوں کے خلاف نہیں۔ اس تجربے میں مادہ بھیڑ کو نہ صرف یہ کہ نر بھیڑ کے ساتھ جفت نہیں کیا گیا بلکہ اس کے (Egg) کو نر کے (Sperm) کے ساتھ کسی طرح ملایا بھی نہیں گیا جیسا کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے معاملہ میں ہوتا ہے۔ حقیقتاً اس پیدائشی عمل میں نر کا کوئی رول نہیں تھا۔ حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش بغیر باپ کے ہوئی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ جب انسان یہ کام کر سکتا ہے تو خداوند اپنی قدرت سے ایسا کیوں نہیں کر سکتے اور سائنس دانوں کو جو کام لیبارٹری کے اندر کرنا پڑا خدا تعالیٰ وہ کام انسانی جسم کے اندر بھی کر سکتا ہے۔ بہرحال صرف مادہ بھیڑ سے اور نر کے رول کے بغیر بھیڑ پیدا کر کے سائنس نے اس بات کا ثبوت فراہم کر دیا ہے کہ اگرچہ یہ

۱۔ القرآن الکریم' ۴۳' ۵۹' درس قرآن ۳۶۳' تفسیر مظہری' ۷ر ۳۰۳

۲۔ تفسیر ابن کثیر' ۳ر ۳۱ ۔ ۲۰' قصص الانبیاء' ۳۸۰ ۔ ۳۷۴' عرفان القرآن' ۱۶ر ۱۴ ۔ ۱۱' بذل المجہود' ۵ر ۲۶۷

معجزہ تھا لیکن خدا تعالیٰ نے اس کی گنجائش قانون فطرت کے اندر بھی رکھی ہوئی ہے (۱) اور جب سائنسی ترقی و انکشاف کے نتیجہ میں یہ "معجزات" سمجھ میں آتے جائیں گے تو وہ قانون فطرت یا قوانین الٰہی کی ذیل میں آتے جائیں گے۔ لیکن قانون فطرت کہہ لیجئے یا سائنسی حقیقت یا پھر معجزہ ان سب کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا عمل تخلیق ہی ہو گا۔

اب آیئے جدید حیاتیاتی انکشافات کو قرآن مجید کی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا۔

خلقکم من نفس واحدۃ ثم جعل منھا زوجھا و انزل لکم من الانعام ثمانیۃ ازواج ط یخلقکم فی بطون امھتکم خلقا" من م بعد خلق فی ظلمات ثلث ط ذلکم اللہ ربکم لہ الملک ط لا الہ الا ھو ج فانی تصرفون (۲)

"تم کو ایک نفس واحد سے پیدا کیا پھر تم کو زوج بنایا اور جانوروں میں سے آٹھ (نر، مادہ) جوڑے تمہارے لئے اتارے تمہاری ماؤں کے پیٹوں میں پے در پے تین اندھیروں کے بیچ وہ تمہاری تخلیق پر تخلیق کرتا چلا گیا۔" اس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ پس تم کہاں پلٹے جا رہے ہو۔

اس آیت کے پہلے حصے کی تفسیر بعض مفسرین کے نزدیک حضرت آدمؑ اور بی بی حوا کی تخلیق ہے۔ جدید معلومات کی روشنی میں اس بات کو یوں بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایک نفس واحد یعنی حضرت آدمؑ سے اللہ تعالیٰ نے تم سب کو بنایا یعنی تم سب اولاد آدمؑ ہو۔ ڈارون کے نظریہ کے مطابق بندر کی اولاد نہیں ہو اور اسی نفس واحد سے اس کا جوڑا یعنی بی بی حوا کو بنایا۔ حضرت آدمؑ کی پسلی سے حضرت حوا کی تخلیق گویا "کلوننگ" کی انتہائی ترقی یافتہ شکل تھی تو اللہ تعالیٰ نے ایک انسان کے عضو سے دوسرا انسان تخلیق کیا۔ جبکہ جدید سائنس ایک بھیڑ کے تھن کے ایک ذرہ (DNA) سے اس کی فوٹو کاپی جیسی دوسری بھیڑ کو پرورش کرنے میں کامیاب ہوئی۔ ابھی سائنس اس مقام پر نہیں پہنچ سکی کہ انسانی جسم کے کسی عضو سے اس کی فوٹو کاپی کے بجائے اس کے جوڑے یعنی جنس مخالف کو پرورش کر سکے جیسا کہ حضرت آدمؑ کی پسلی سے ان کا جوڑا اور مخالف جنس بی بی حوا کو پیدا کر کے دکھایا گیا تھا۔ (DNA) کی انقلابی دریافت

۱۔ نوائے وقت، ازہر منیر

۲۔ القرآن الکریم، ۳۹/۶، مضامین قرآن، ۱/۵۱

کے بعد اس بات کی تشریح ایک اور طرح سے بھی کی جا سکتی ہے۔ جب اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ تم سب کو بھی اور تمہارے جوڑوں کو بھی ایک "نفس واحد" سے بنایا اس مقام پر ہم نفس واحد سے مراد ڈی۔ این۔ اے کو لے کر اس آیت کی عمدہ تشریح کر سکتے ہیں۔ سائنس کے حوالہ سے اپنی خاصیتوں کے اعتبار سے ڈی۔ این۔ اے فی الواقع ایک "نفس واحد" ہی تو ہے کیونکہ جب ایک بھیڑ کے ڈی۔ این۔ اے کو ترقی دے کر ایک مکمل بھیڑ بنایا گیا تو انسان کے ڈی۔ این۔ اے سے انسان بھی بن سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دنیا کے تمام انسانوں کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ایک مشترک اور واحد سالمہ (Molecule) سے بنایا جسے ڈی۔ این۔ اے کہا جاتا ہے کیونکہ (D.N.A) سے ہی جینز بنائے گئے ہیں اور جینز کے مخصوص مجموعہ سے جنوم بنے۔ جو انسان کے ہر خلیہ میں ایک ہی جیسے ہوتے ہیں۔ لیکن اپنی ذات میں منفرد اور یکتا ہوتے ہیں۔ سائنس بھی یہی کہتی ہے کہ انسانی جسم کا ہر ہر حصہ کروڑوں ڈی۔ این۔ اے پر مشتمل ہے جو تمام انسانوں میں ایک جیسے ہوتے ہیں۔ اپنی ساخت اور ماہیت میں بھی ایک ہی ہوتے ہیں۔ اگر ہم تمام انسانوں میں کوئی بھی ایسی مشترک چیز تلاش کریں جس سے سارے انسان اور ان کے اعضاء بنے ہیں تو ڈی۔ این۔ اے ہی وہ قدر مشترک نظر آتی ہے جو اپنی ساخت اور ماہیت کے اعتبار سے ہر انسان اور اس کے ہر عضو میں ایک ہی ہوتی ہے۔ اس قدر مشترک کو قرآن کے الفاظ "نفس واحد" سے تعبیر کیا گیا ہے اور اب جبکہ ڈاکٹر ولمٹ نے ایک ڈی۔ این۔ اے کی پرورش کر کے ایک کلون بھیڑ کا کامیاب تجربہ بھی کر لیا ہے تو ڈی۔ این۔ اے کو جیتا جاگتا "جاندار" اور "نفس واحد" قرار دینا غلط نہ ہو گا اور اللہ تعالیٰ نے کس طرح تمام انسانوں کو ایک "نفس واحد" سے پیدا کیا' یہ بات بھی بخوبی سمجھ میں آتی ہے۔ تاہم ابھی سائنس اس مقام تک نہیں پہنچی ہے جہاں اس بات کی معقول تشریح کی جا سکے کہ ہر انسان کا جوڑا یعنی زوج کس طرح اسی "نفس واحد" سے بنا ہے توقع کی جا سکتی ہے کہ سائنس آئندہ دنوں میں یہ دریافت کر لے گی کہ اللہ تعالیٰ نے ہر جوڑے کی تقدیر میاں بیوی کی حیثیت سے جوڑی ہے۔

اس فیصلہ کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے انہیں نفس واحد سے بنانے کی کوئی سبیل پیدا کر دی ہو گی۔ شادی کے پہلے کے تقدیر کے فیصلوں کا تو ہمیں علم نہیں ہو سکتا' لیکن شادی کے بعد ان کے جینز میں ایسی مشابہت شروع ہو جاتی ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ بعض میاں بیوی کی شکلیں' عادات و اطوار اور مزاج ایک دوسرے سے ملتے چلے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ازواج کی جو صرف آٹھ کی حد بتائی ہے اور اسلام کے نظریہ ارتقاء کی بنیاد انسانوں کی

Marfat.com

پیدائش کے لئے ایک جوڑے (حضرت آدمؑ اور بی بی حوا) پر رکھنے کے بعد حیوانات کی آٹھ جنسوں (Species) پر رکھی۔

علم حیاتیات کی آئندہ کی سائنسی تحقیقات کے لئے قرآنی تعلیمات سے یہ واضح اشارے ملتے ہیں کہ اسلامی نظریہ ارتقاء کو کن اصولوں پر استوار کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ تمہاری ماؤں کے پیٹوں کے اندر تمہاری تخلیق تین مراحل سے گزرتی ہے جیسا کہ سورہ حج سے واضح ہو جاتا ہے۔ (۱)

ڈولی کی پیدائش کا عمل :

ایڈنبرا کے نزدیک واقع ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں اسکاٹش سائنس دانوں نے جو کارنامہ انجام دیا۔ اگرچہ وہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی زبان میں ایک مشکل کام ہے لیکن اگر اسے سادہ زبان میں بیان کیا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے۔

سائنس دانوں نے سب سے پہلے ایک بالغ بھیڑ کے (تھن) تولیدی گلینڈ سے واحد خلیہ حاصل کیا۔ واضح رہے کہ جس طرح ایک درخت کے بیج میں پورا درخت بننے کی صلاحیت ہوتی ہے' اسی طرح تولیدی خلیے میں بھی ایک مکمل بھیڑ کی تمام خصوصیات موجود تھیں۔ چنانچہ بھیڑ کے اس میمری سیل کی لیبارٹری میں پرورش ہوئی اس نے نشوونما پائی۔ اس کی تقسیم در تقسیم ہوئی پھر سیلوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا۔ ہر سیل پہلے سیل کی ہوبہو نقل تھا۔ پھر ایک دوسری بھیڑ سے (Egg) لیا گیا جسے ایک لیبارٹری ڈش میں اس طرح رکھا گیا کہ مردہ نہ ہونے پائے۔ (یاد رہے کہ یہ سارا عمل لیبارٹری میں انجام دیا گیا) پھر انڈے کے نیوکلیئس کو انڈے میں سے نکال دیا گیا۔ اس کے بعد میمری سیل اور (Egg) کو بجلی کے اسپارک کے ذریعہ آپس میں ملا دیا گیا جس بھیڑ سے انڈا (Egg) لیا گیا تھا ایمبریو کو اس بھیڑ کے جنین میں منتقل کر دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں ایمبریو (بچہ دانی کے اندر حمل کے بعد بچے کی پہلی حالت) بننا شروع ہو گئی اور مقررہ مدت کے بعد بچہ پیدا ہوا یہ بچہ اس بھیڑ کا ہم شکل تھا جس سے میمری سیل حاصل کیا گیا تھا' اس بچے کا نام "ڈولی" رکھا گیا۔ یوں اس پورے عمل میں کسی مرحلہ پر نہ نر بھیڑ کی مدد حاصل کی گئی اور نہ ہی اس میں نر کا کوئی رول تھا۔ سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ جس

۱۔ تکبیر' ۶/ اپریل ۱۹۹۷ء

Marfat.com

طرح سے کلوننگ کے ذریعے یہ بھیڑ پیدا کی گئی ہے اسی طرح انسان پیدا کرنا بھی ممکن ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ صرف مادہ جانور سے بھی بچہ پیدا ہو سکتا ہے چاہے اس میں نر کا کوئی رول نہ ہو۔ یعنی اس عمل میں نر کی کسی جگہ بھی ضرورت پیش نہیں آئی۔(۱)

کیا ہم کلون انسان ہیں؟

ڈولی کی پیدائش کی گونج ساری دنیا میں سنی گئی۔ یہ پہلا دودھ دینے والا جانور تھا جو واحد پورے خلیے سے بنایا گیا۔

اس سے چند ایک تکلیف دہ سوالات سامنے آئے۔ کیا انسان بھی کلوننگ کے ذریعہ پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

سائنس اور اخلاقیات اس کے متعلق کیا کہتے ہیں؟

ننھے سے بھیڑ کے بچے تمہیں کس نے پیدا کیا؟ آج کی بھیڑ نے یا کلوننگ کے عمل نے؟

۱۔ فن لینڈ کی ایک بھیڑ نے تھنوں (Mammary Cells) والے خلیے کلوننگ کے لئے دیئے۔

۲۔ تھن کے خلیے میں وہ تمام جینز موجود ہوتے ہیں جن کی ایک بھیڑ بنانے کے لئے ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان خلیوں میں صرف پروٹین باعمل ہوتی ہے۔

۳۔ عام طور پر خلیے بڑھتے ہیں۔ اپنے جیسے خلیوں میں مزید تقسیم کرتے ہیں۔ لیکن اگر ان خلیوں کو خوراک سے محروم رکھا جائے تو وہ ایک ایسی حالت میں آ جاتے ہیں جس میں تمام قسم کے جینز اپنے دائرہ کار میں مستور ہو جاتے ہیں۔

۴۔ اسکاٹ لینڈ کی سیاہ چہرے (کھال) والی بھیڑ تولیدی انڈے مہیا کرتی ہے۔

۵۔ یہ انڈہ لیبارٹری میں زندہ رکھا جاتا ہے۔

۶۔ اس تولیدی انڈے سے مرکزہ یا نیوکلیئس علیحدہ کر دیا جاتا ہے۔

۷۔ تھن سے لیا ہوا تولیدی خلیہ اور یہ انڈہ آپس میں بجلی کے سپارک کے ذریعے ملایا جاتا ہے۔ اس طرح سے تولیدی انڈے کے مالیکیولوں نے پستانی خلیے میں ایسے جینز پیدا کر

۱۔ ڈان ۲۶ر مارچ ۱۹۹۷ء' نیوز ویک ۱۰ر مارچ ۱۹۹۷ء
جنگ سنڈے میگزین ۱۶ر ارچ ۱۹۹۷ء' تکبیر ۵ر اپریل ۱۹۹۷ء' ٹائم ۱۰ر مارچ ۱۹۹۷ء
ہومیو پیتھک میگزین جون ۱۹۹۷ء' اخبار جہاں ۱۷ر مارچ ۱۹۹۷ء

Marfat.com

دیئے جو کہ بھیڑ کے امبریو بن گئے۔ (امبریو جنین۔ نامکمل بچہ)

۸۔ اب یہ امبرانی خلیے پرورش پاتے ہیں۔

۹۔ یہ پرورش پائے ہوئے امبریوز اب قائمقام بھیڑ ماں میں داخل کر دیئے جاتے ہیں۔

۱۰۔ اس کے نتیجے میں جو بھیڑ کا بچہ پیدا ہوتا ہے وہ خلیہ عطا کرنے والی بھیڑ کا کلون ہے۔

افزائش نسل : (REPRODUCTIVE RITES)

افزائش نسل کے لئے تکنیک بہت ہی چھوٹے پیمانے پر شروع ہوئی۔ لیکن جنین اور جین کا ملاپ جو تھا یہ جانوروں سے اب اپنے جیسے (ہمشکل) انسان پیدا کرنے تک ترقی پا گیا اور یہ ترقی سائنس اور سائنسی انسانوں میں یکساں طور پر ہوئی۔

۱۹۵۰ء میں پہلی دفعہ بیل کی منی (Semen) مصنوعی افزائش نسل کے لئے استعمال کی گئی۔

۱۹۵۲ء میں پہلا کلون جانور بنایا گیا۔ رابرٹ برگز اور تھامس کنگ نے مینڈک کے بچوں کے خلیے سے مینڈک بنایا۔

۱۹۶۲ء میں جان گرڈن نے اب ذرا بڑے مینڈک کے بچوں کے خلیے لے کر مینڈک بنائے۔

۱۹۷۸ء میں ایک فلم پیش کی گئی "بوائز فرام برازیل" جس میں یہ دکھایا گیا کہ ننھے ہٹلر بھی کلوننگ کے ذریعے پیدا کئے جا سکتے ہیں۔

۱۹۷۸ء میں ہی بے بی لوئس جس کی پیدائش مصنوعی نسل کشی کے ذریعے پیٹرک سٹیپٹو اور آر۔ جی۔ ایڈورڈز نے انگلینڈ میں کی۔

۱۹۷۸ء میں ہی ڈیوڈ رووک نے اپنی کتاب "ان ہز امیج" (In His Image) میں انسانی کلوننگ کو بیان کیا۔

۱۹۸۳ء میں پہلی انسانی قائمقام ماں نے جنین (امبریو) کی تبدیلی کا کام کیا۔

۱۹۸۵ء میں رالف برنسٹرز کی لیبارٹری میں ایسے اسٹور کے جینز پیدا کئے گئے جن سے انسانی ہامونز پیدا ہوتے تھے۔

۱۹۸۶ء میں مصنوعی افزائش نسل کے ذریعے سے قائمقام ماں میری بیتھ وائٹ ہیڈ نے بے بی ایم کو پورے دنوں تک اپنے شکم میں رکھا۔ لیکن پیدائش میں ناکام ہو گئی۔

۱۹۹۳ء میں "دی ایکس فیوز" واقعہ میں انسانی جنین کلون اور نفسیاتی کلون کا ذکر ہوا۔

اسی طرح سے جراسک پارک فلم نے کلون کئے ہوئے ڈائنا سار پیش کئے جس سے یہ فلم ہر جگہ بڑی مقبول ہوئی۔

۱۹۹۴ء ۔ ۱۹۹۶ء میں مارول کے مزاحیہ خاکے پیش کئے گئے جس میں مکڑی جیسا انسان "Spider Man" کلوننگ کی کہانی پیش کرتا ہے اور ظاہر یہ کیا جاتا ہے کہ وہ ایک کلون ہے لیکن بعد میں وہ ایک سپر ہیرو ثابت ہوتا ہے۔

۱۹۹۶ء میں مائیکل کیٹن کلوننگ کی بہتات (Multiplicity) پیش کرتا ہے۔

و لمٹ اور اس کے ساتھی ایک بھیڑ کی پیدائش کلوننگ کے ذریعے ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔ اس طرح سے وہ "ڈولی" کی پیش رو ثابت ہوئی ہے۔

یہ سارا کچھ چڑیا گھر میں ہو رہا ہے اور کلوننگ شاید اس لئے ہو رہی ہے کہ ان نسلوں کا تحفظ کیا جا سکے جو معدوم ہو جانے والی ہیں لیکن چڑیا گھر والے لوگ نسل کشی کے اور طریقے بھی استعمال کر رہے ہیں۔ لوئی ویل' چڑیا گھر میں ایک قائمقام گھوڑی نے ایک ایسے زیبرے کو جنم دیا جس کی (تشکیل) نمو لیبارٹری میں کی گئی تھی۔ حال ہی کے سالوں میں دنیا کا سب سے پہلا ٹیسٹ ٹیوب گوریلا ٹمو سنسانی کے چڑیا گھر میں پیدا کیا گیا۔ (۱)

کلوننگ ٹیکنالوجی !!

پاکستان فورم میں دانشوروں کا اظہار خیال :

دنیا خاصی تیزی سے ترقی کرتی جا رہی ہے۔ ہر لمحے سائنس کچھ آگے نکل جاتی ہے اور نئے طریقے پرانے ہو جاتے ہیں اور ان کی جگہ نئے طریقے آ جاتے ہیں۔ کبھی 'ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے بارے میں خاصی بات ہوئی تھی۔ اب وہ بات بھی پرانی ہو گئی۔ نئی نئی باتیں ہو رہی ہیں۔ ایک نیا طریقہ دنیا میں متعارف ہو رہا ہے جسے ایکسی (I C S I) کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ کلوننگ ٹیکنالوجی کا بھی خاصا شور ہے دنیا میں ہم شکل انسانوں کے پیدا ہونے کے امکانات اور اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے نقصانات کے بارے میں پیش گوئیاں کی جا رہی ہیں۔ کہیں مرضی کی لڑکی اور لڑکا پیدا ہونے کی بات ہوتی ہے۔ کہیں کسی مرد کا مادہ تولید استعمال کر کے حمل کروایا جا رہا ہے۔ (پاکستان کے علاوہ) کہیں ایسے خطرناک انسانی تجربات پر پابندی لگانے کی باتیں ہو رہی ہیں اور لوگ اس پریشانی میں مبتلا ہیں کہ ہمارا مذہب اسلام ہمیں کن چیزوں کی

۱۔ News Week March 10, 1997

اجازت دیتا ہے۔ اس بارے میں ماہرین کی آراء درج ذیل ہیں۔

پروفیسر راشد لطیف : جس چیز کو کلوننگ کہا جا رہا ہے اس کے بارے میں جاننا ضروری ہے۔ اس میں ہوتا یہ ہے کہ اگر کسی جاندار کے جسم کا کوئی سیل (جو کہ تولیدی سیل نہ ہو) ایسے ماحول میں رکھا جائے کہ وہ تبدیل ہو کر تقسیم ہونا شروع ہو جائے اور ایمبریو اور پھر اسی جاندار کو بنا دے۔ جو پھر نشوونما پانا شروع ہو جائے اور خاص طور پر یہ کہ صرف ایک ہی جنس کے جاندار خواہ وہ (Male) میل ہو یا فی میل (Female) کے سیلوں سے لیا گیا ہو تو اس صورت میں ہم انسانوں کی بات کر لیتے ہیں۔ جو انسان پیدا ہو گا وہ ہر اعتبار سے پہلے انسان جیسا ہی ہو گا۔ ایسا (Theoratical) تو ہو سکتا ہے مگر (Practically) (عملی طور پر) ابھی ایسا ممکن نہیں ہوا اور میں یہ کہوں گا کہ اس پر انسانوں کے لیول پر تو پوری دنیا میں کہیں بھی اس بات پر ریسرچ شروع نہیں ہوئی اور کسی سائنسی جرنل میں بھی اس کا فی الحال تذکرہ نہیں ملتا ہاں البتہ جتنے نباتات اور حیوانات اس دنیا میں موجود ہیں۔ سوائے چند ایک بہت ہی ادنیٰ درجے کے جانداروں کے جو کہ غیر جنسی تولیدی عمل کے ذریعے بچے پیدا کرتے ہیں۔ باقی تمام جانداروں میں جنسی تولیدی عمل ہے۔ اس دوران میں نر اور مادہ آدھا آدھا بنیادی مواد مہیا کرتے ہیں۔ جس سے بچہ بنتا ہے اور انسانوں میں بھی ایسا ہی ہے۔

پروفیسر راشد لطیف : سائنس جس اعتبار سے ترقی کر رہی ہے اور جس طرح انسان کی پیدائش کے عمل کے بارے میں حقائق سامنے آتے جا رہے ہیں اور راز کھلتے جا رہے ہیں، تو دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہم آئندہ سالوں میں مصنوعی D.N.A بنا سکتے ہیں۔ یا ہم جسم کے غیر تولیدی سیل کو کسی خاص طریقے سے ایسے سیل میں تبدیل کر سکتے ہیں، جس میں پورا جاندار پیدا کرنے کی صلاحیت ہو۔ لہٰذا اس کے بارے میں حتمی رائے نہیں دے سکتے اس کا انکار یا اقرار ابھی قبل از وقت ہو گا۔ ابھی تک انسانوں کی کلوننگ کا عمل نہ تو ہوا ہے اور نہ ہی دنیا کے کسی خطے میں اس کے بارے میں ریسرچ شروع ہوئی ہے۔

پروفیسر فرخ زمان : جہاں تک کلوننگ کے ذریعے ہمشکل انسان بنانے کی بات ہے تو ابھی انسانوں میں اس نوعیت کی ریسرچ دنیا میں شروع نہیں ہوئی (۱)

۱- آف ڈے میگزین، روزنامہ پاکستان، ۱۶ اپریل ۱۹۹۷ء

کلوننگ کے ثمرات اور نقصانات :

"لندن"

پہلا انسانی کلون تیار ہو گیا؟

گائے :

آسٹریلیا کے سائنس دانوں نے بڑے پیمانے پر جانداروں کی کلوننگ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے ایک گائے کی (Ovaries) سے (Egg Cells) حاصل کئے اور ۵۰۰ ہمشکل گایوں کے جنین تیار کر لئے۔ اب یہ جنین حمل کی صحت مند حالت ہیں۔ ان سائنس دانوں کی تیکنیک سے یہ ممکن ہو جائے گا کہ ایک اعلیٰ نسل کی گائے کے بیضوں کو ایک اعلیٰ نسل کے بیل سے زرخیز بنایا جائے اور اس طرح جنیاتی طور پر یکساں بچھڑے پیدا کئے جائیں۔ موناش یونیورسٹی کے سائنس دانوں نے جنین پیدا کر کے انھیں خلیات کے گچھے میں تقسیم ہونے دیا اس عمل کو (Blasticyst) کہتے ہیں۔ پھر ان خلیات کو بلاسٹوسٹ سے جدا کیا گیا اس کے بعد برطانوی سائنس دانوں کی اختیار کردہ تکنیک کے ذریعہ بجلی کا کرنٹ استعمال کر کے یکجا کیا گیا تھا اس سے قبل کسی نے بھی بلاسٹوسٹ کے ذریعہ سو سے زیادہ جنین نہیں حاصل کئے تھے۔ اب آسٹریلوی سائنس دانوں نے ۴۷۰ جنین بنانے کا ریکارڈ قائم کیا ہے۔ یوں جس ٹیکنالوجی سے برطانیہ کے سائنس دانوں نے ڈولی (بھیڑ) کا جنم ممکن بنایا تھا اُسے ڈرامائی طور پر ترقی دے دی گئی۔

تمباکو :

کلوننگ کا عمل تمام جانداروں جن میں نباتات بھی شامل ہیں، پر استعمال ہو سکتا ہے اور بلغاریہ کے سائنس دانوں نے نباتات کی کلوننگ شروع کر دی ہے۔ انہوں نے ایک اعلیٰ درجہ کے تمباکو کی عمدہ قسم بنا ڈالی ہے۔ جس میں بیماریوں اور کیڑوں مکوڑوں کے خلاف قطعی مدافعت موجود ہے۔ انسٹیٹیوٹ آف جینٹک انجنیئرنگ کے ڈائریکٹر نے بتایا کہ یورپ میں کلون تمباکو بنانے والے ہم پہلے سائنس دان ہیں اس لئے تمباکو کے پودے کے آر۔ این۔ اے (R N A) میں پودوں کو سب سے، زیادہ لاحق ہونے والی بیماری کا وائرس ڈال دیا گیا اس طرح جو پودا وجود میں آیا۔ اس میں وائرس کے خلاف مکمل مزاحمت موجود تھی پھر اس پودے کے مزید کلون

تیار کر لئے گئے، جو سب کے سب وائرس کے اثر سے محفوظ ہوں گے گویا ان کا اندرونی نظام بھی اس پہلے پودے جیسا ہو گا، جس کا کلون بنایا گیا ہے۔ کلون ہونے والے پودے اپنے "والدین" کے مقابلہ میں زیادہ تیزی سے نشوونما پا رہے ہیں اور وہ توانا بھی ہیں۔ اس تمباکو کا معیار "ذائقہ" خوشبو بھی بہت بہتر ہے۔ اب یہ مفید ٹیکنالوجی سیب، ٹماٹر اور دیگر پودوں پر بھی آزمائی جا رہی ہے۔

گھوڑا:

صرف یہی نہیں بلکہ ایک ممتاز گھوڑے سگار کا کلون بنانے کی تجویز برطانیہ میں زیر غور ہے۔ سگار دنیا کا سب سے زیادہ کامیاب ریس ہارس ہے اس کی صلاحیتیں غیر معمولی ہیں وہ کئی ریسیں جیت کر ۱۰ ملین ڈالر کما چکا ہے۔ لیکن اب تک صاحب اولاد نہیں ہو سکا۔ اصل میں وہ (Sperm) سے محروم ہے۔

کلوننگ پر پابندی:

دوسری جانب ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے کہا ہے کہ انسانوں کی کلوننگ غیر اخلاقی بات ہو گی اور یہ ناقابل قبول ہے۔ عالمی ادارہ نے کہا ہے کہ اس سمت میں ہونے والے تمام تجربات پر پابندی عائد کر دی جائے۔

اقوام متحدہ کے ڈائریکٹر جنرل ہیروشی ناکا جیما نے کہا کہ انسانی کلوننگ کے نتیجہ میں بہت سے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی ہو گی جن میں یہ طبی اصول بھی شامل ہیں کہ انسانی وقار اور اس کے جینیاتی مواد کا احترام اور تحفظ کیا جائے اور یہ بیان برطانوی سائنس دانوں کے اس اعلان کے بعد دیا گیا کہ انسانی کلون بنانا عملاً ایک سے دو برس کے عرصہ میں ممکن ہو گا۔ قبل ازیں ایک برطانوی اخبار نے اطلاع دی کہ بیلجیم کے ایک ڈاکٹر نے غالباً" حادثاتی طور پر چار برس قبل پہلا انسان کلون بنا لیا تھا۔ وہ دراصل ایک ایسی تیکنیک پر کام کر رہا تھا جس کے ذریعے زرخیزی سے متعلق عوارض کا علاج بہتر بنایا جا سکے۔ (۱)

۱۹۵۷ء میں فریڈرک اسٹیوارڈ اور اس کے ساتھیوں نے یہ کیا کہ ایک بالغ پودے کی

۱۔ اخبار جہاں کراچی، مارچ ۱۹۹۷ء، ہومیو پیتھک میگزین، جون ۱۹۹۷ء

۲۔ روزنامہ جنگ لاہور۔

جڑوں سے چند خلیات حاصل کئے اور ان کو نشوونما کے لئے ایک مخصوص غذائی مادے میں رکھا۔ چند دنوں میں ہر خلیے سے ایک رسولی نما شے نے جنم لیا۔ اس رسولی نما شے کا نام کیلس یعنی گٹھار رکھا گیا۔ ہر کیلس کو الگ الگ گملوں میں رکھا گیا اور ان کی غذائی ضروریات پوری کی گئیں۔ تو ان سے اصل پودے سے مشابہ پودوں نے جنم لیا۔ ان کی جینیاتی ساخت بھی اصل پودے جیسی تھی۔ گملوں میں اگنے والے پودے دراصل اس پودے کے کلونز تھے۔ جس کی جڑ سے خلیات حاصل کئے گئے تھے۔ (۲)

مختلف مفکرین اور مختلف ممالک کا ردعمل:

"کلون ٹیکنالوجی"

لاتعداد ہم شکل انسان جنم لے سکیں گے؟

نئی تہلکہ خیز ٹیکنالوجی نے دنیا کو جھنجھوڑ کر رکھ دیا

یہ صورتحال کس قدر مختلف اور ناقابل بیان محسوس ہوتی ہے کہ آپ اپنے سامنے خود کو چلتا پھرتا دیکھیں یہ کوئی خواب یا کہانی نہ ہو بلکہ حقیقت ہو اور کوئی شخص چاہے کہ اس کی موت کے بعد ہو بہو اس جیسا کوئی دوسرا آدمی اس دنیا میں موجود ہو یہ خواہش بھی جنم لے سکتی ہے۔ کہ ایک میڈونا ایک مائیکل جیکسن یا ایک آئن شائن ہمارے پاس بھی ہو کوئی فرد یہ بھی سوچ سکتا ہے کہ اس جیسے دس افراد بیک وقت اس دنیا میں موجود ہوں۔ کچھ سرپھرے والدین یہ خواہش بھی کر سکتے ہیں کہ ان کے یہاں جنم لینے والے بچے دنیا میں موجود کسی انتہائی کامیاب آدمی کے کلون ہوں یا "سپر کڈز" پیدا کئے جائیں۔

سائنس دان کلوننگ کے ذریعے چوہے' بندر اور مینڈک پیدا کرنے میں بھی کامیاب ہو چکے ہیں۔ ڈولی اس برس کی دہائی بلکہ اس صدی کی سب سے بڑی خبر ہے۔ یہ اتنی بڑی سائنسی کامیابی (یا ممکنہ اخلاقی ناکامی؟) ہے کہ اسے جدید سائنسی دور کی سب سے بڑی خبر بھی قرار دیا جا سکتا ہے۔

جامعہ الازہر کا موقف

مسلمان عالم دین مصر کی جامعہ الازہر کے پروفیسر عبدالمعطی نے "انسانی کلون" بنانے کی ٹیکنالوجی کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ انسانی کلون پر تحقیق بند کی جائے کیونکہ اس کے

نقصانات فوائد سے زیادہ ہیں۔ اس ریسرچ کے نتیجہ میں جو کچھ ہو گا وہ اسلامی قانون نظریہ اور اخلاقیات کے منافی ہے اور اس سے انسانیت کو فائدہ نہیں پہنچے گا۔ انہوں نے کہا جو چیز نقصان دہ ہو وہ حرام ہے اور اب تک جینیاتی انجینئرنگ و کلوننگ کے جو نقصانات سامنے آئے ہیں' وہ فائدہ سے زیادہ ہیں۔

۔ عبدالمعطی نے انسانی کلون بنانے کی ٹیکنالوجی' کو مسترد کر دیا۔ انہوں نے کہا اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ سائنس کے ذریعہ جرائم پیشہ افراد اور فراعنہ مصر کے کلون نہیں بنائے جائیں گے جن کی لاشیں محفوظ ہیں۔ اس "کامیابی" کے نتیجہ میں جو پریشان کن صورتحال سامنے آئی ہے صدر کلنٹن کے ہنگامی اقدامات سے ان کا اندازہ ہوتا ہے۔

امریکی صدر کی رائے

انہوں نے معاملات کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے حکم دیا ہے کہ انسانی کلون بنانے کی تحقیق پر حکومتی فنڈ صرف کرنا ممنوع قرار دیا جائے۔ انہوں نے سائنس دانوں کو مشورہ دیا کہ وہ انسانی کلون بنانے کے کام کو رضاکارانہ طور پر ترک کر دیں۔ صدر کلنٹن نے رائے ظاہر کی کہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے طاقتور مظاہر کو کنٹرول کرنے کی ذمہ داری ہم پر عائد ہوتی ہے تاکہ اس کے نقصانات کم سے کم ہو سکیں اور فوائد زیادہ سے زیادہ حاصل ہو سکیں۔ امریکی صدر نے کہا کہ اس تحقیق کا تکلیف دہ پہلو یہ ہے کہ خود ہمارے جینیاتی مواد سے ہمارا ہی ہم شکل ہمارے سامنے کھڑا کیا جا سکتا ہے۔ اس میں اور بھی خطرات مضمر ہیں۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ ایسی کوئی بھی دریافت جو "تخلیق انسانی" کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی ہو محض سائنسی تحقیق کا معاملہ نہیں رہتی بلکہ اخلاقیات اور روحانیات کا مسئلہ بن جاتی ہے۔ چنانچہ اس تحقیق کا یہ پہلو کہ انسانی کلون بھی بنائے جا سکیں گے۔ ہمارے پسندیدہ اعتقاد اور انسانیت کے بارے میں گہری تشویش پیدا کرتا ہے۔ صدر کلنٹن نے یہ سخت احکامات اس بناء پر جاری کیے کہ قوانین میں کسی طرح کی گنجائش نہ باقی رہنے دی جائے امریکہ میں سائنسی تحقیق پر زیادہ رقم نجی شعبہ صرف کرتا ہے لہٰذا انہوں نے حکم دیا کہ انسانی کلون بنانے کی تحقیق اس وقت تک فوری طور پر روک دی جائے جب تک ان کا بنایا ہوا ماہرین سائنسی اخلاقیات کا پینل اپنی رپورٹ پیش نہیں کر دیتا۔ انہوں نے یہ اعتراف کیا کہ جانوروں کے کلون کی تیاری سے بے تحاشہ فوائد حاصل ہوں گے لیکن یہ بھی ہے کہ اس طرح کی سائنسی ترقی فائدہ کے ساتھ ساتھ بوجھ اور ذمہ داری بھی لے کر آتی ہے۔ سائنس اکثر اوقات اس قدر تیز رفتاری سے ترقی کرتی ہے کہ

اس کے عواقب و مضمرات کو سمجھنے کی ہماری صلاحیت ہی جواب دے جاتی ہے۔

پوپ جان پال اور برطانوی حکومت کا اقدام :

برطانوی حکومت کا یہ فیصلہ کہ سائنس دانوں کے فنڈز میں سے کٹوتی کر دی جائے تاکہ وہ اس غیر اخلاقی فعل کو سرانجام نہ دے سکیں۔ صورتحال کی سنگینی کو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن اس سے زیادہ اہم عیسائیوں کے پیشوا کا بیان ہے "پوپ جان پال" نے کلون تیار کرنے کی خبر پر سخت تشویش اور بے چینی ظاہر کی ہے۔ انہوں نے اس تحقیق کی مذمت کرتے ہوئے خبردار کیا "زندگی پر خطرناک تجربات بند کیے جائیں۔" انہوں نے ان افراد پر نکتہ چینی کی جو محض طاقت و اقتدار اور تسلط حاصل کرنے اور دولت کمانے کے لئے انسانی وقار کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے ۲۰ ہزار افراد کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم انسانی زندگی کے احترام کو خطرناک تجربات کا نشانہ بنتے دیکھ کر اس صورت حال پر غور کر رہے ہیں۔ انہوں نے دنیا کے تمام ممالک سے کہا کہ وہ انسانوں کے کلون بنانے پر پابندی کے سخت قوانین بنائیں۔ "پوپ جان پال" نے کہا کہ سائنسی تحقیق اور تجربات کے معاملہ میں ہمیں حدود کی سختی سے پابندی کرنی چاہیے اور ان کی خلاف ورزی نہیں ہونی چاہیے۔ ایسا نہ صرف اخلاقی نقطہ نگاہ سے بلکہ سادہ سی بات ہے کہ فطرت کے نقطہ نظر سے بھی ہٹ کر ہے۔ واضح رہے کہ ۱۹۹۷ء میں ویٹی کن کے اجتماع میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ غیر جنسی عمل کے ذریعے انسانی حیات حاصل کرنا اخلاقیات کے منافی ہے یہ شادی کے بندھن کا وقار پامال کرنے کے مترادف ہے۔

سائنس دانوں کا موقف :

ڈاکٹر ایان ولمٹ کا کہنا ہے کہ اس ٹیکنالوجی کو انسانوں پر بھی استعمال کیا جا سکتا ہے لیکن اس میں متعدد فنی اور عملی مشکلات ہیں سب سے اہم بات یہ ہے کہ سماجی طور پر ایسا کرنا ناقابل قبول ہو گا۔ اس ٹیم کے ایک اور سائنس دان ڈاکٹر ایلن کولمین کا کہنا ہے کہ میں اپنی بیوی اور ۱۴ سالہ بیٹے کو اس کام کے بارے میں قائل نہ کر سکا۔ ان کا کہنا ہے کہ اخلاقیات کی رو سے یہ غیر معتبر کام ہے۔ یہ خوفزدہ کر دینے والی سائنس ہے۔

ایک اور سائنس دان ڈاکٹر رون جیمز کا کہنا ہے کہ اب یہ کام گایوں اور سوروں پر جاری رکھا جائے گا۔ قبل ازیں ایک ٹرانس جینک گائے "روزی" جنم لے چکی ہے جو عورت جیسا دودھ پیدا کرتی ہے۔ یہ دودھ ایسے بچوں کو دیا جا سکتا ہے جو قبل از وقت (Pre - Natel) پیدا ہو گئے ہوں اور جن کی مائیں انہیں اپنا دودھ نہ دے سکتی ہوں۔

لیکن ایڈنبرا کے سائنس دانوں پر ڈاکٹر پیٹرک ڈکسن نے سخت تنقید کی۔ انہوں نے کہا کہ ان لوگوں نے دنیا کو اپنے کام کے بارے میں بہت تاخیر سے بتایا۔ برطانیہ کے نوبل انعام یافتہ سائنس دان جوزف رولٹ بیلٹ کے بقول مجھے پریشانی یہ ہے کہ سائنس کے بعض شعبوں خصوصاً جینیاتی انجنیرنگ میں جو ترقی ہو رہی ہے اس کے نتیجہ میں ایٹم بم سے زیادہ اجتماعی بربادی ہو سکتی ہے۔ کیونکہ اس شعبہ میں ایٹم بم سے زیادہ خطرناک ایجادات و دریافتیں ہو رہی ہیں۔ (۱)

کاروبار شروع ہو گیا:

اٹلی کے اخبارات میں ایک اشتہار کی اشاعت نے کھلبلی مچا دی ہے اس اشتہار میں ۱۸ سے ۳۵ سال تک کی خواتین کو پیشکش کی گئی ہے کہ وہ (Vitro Fertilization) پروگرام کے لئے (Eggs) فروخت کر سکتی ہیں۔ انہیں اس کا پرکشش معاوضہ دیا جائے گا۔ کیتھولک چرچ نے اس اشتہار کی سختی سے مذمت کی ہے۔ یہ اشتہار ایک بڑے کلینک کی جانب سے دیا گیا ہے۔ ارکان پارلیمنٹ نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس نوعیت کے تجارتی کاموں کی روک تھام کرے تاکہ انسانی زندگی کا احترام برقرار رکھا جا سکے۔

بنکاک!!
بے اولاد جوڑوں کے لئے امید کی کرن؟

کلون ٹیکنالوجی کے لئے آرڈرز ملنا شروع ہو گئے ہیں۔ تھائی لینڈ کے ایک بڑے فلمی ہدایت کار نے جو بے اولاد ہے خواہش ظاہر کی ہے کہ وہ اس ٹیکنالوجی کے ذریعہ صاحب اولاد ہونا چاہتا ہے۔ کیتھورن تھپ تلائی اور اس کی اداکارہ بیوی پیاماس نے کہا کہ ان کی ہمیشہ سے یہ خواہش رہی ہے کہ وہ صاحب اولاد ہو جائیں لیکن ایسا نہیں ہو سکا۔ ان کی شادی کو دس برس ہو چکے ہیں اس جوڑے نے کلون ٹیکنالوجی کو اپنے لئے امید کی کرن قرار دیا۔

دوسری جانب امریکہ کے سرکاری محکمہ صحت کے ڈائریکٹر ہیرلڈ وی ولیمز نے کہا ہے کہ اگرچہ ابھی انسانی کلون تیار کرنے کے امکان پر سخت بے چینی اور ہنگامہ آرائی موجود ہے اور لوگ اس تصور سے بھی پریشان ہیں۔ لیکن ہو سکتا ہے کہ انسان کسی مرحلہ پر یہ فیصلہ کر لے کہ سخت شرائط و قواعد و ضوابط کے ساتھ انسانی کلون بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے ایک کانگریس

۱۔ اخبار جہاں' ۱۷ مارچ ۱۹۹۷ء' روزنامہ نوائے وقت لاہور' یکم نومبر ۱۹۹۷ء

کمیٹی کو بتایا کہ میرے خیال میں اس ٹیکنالوجی کو محفوظ رکھنا چاہئے۔ شاید یہ کبھی کام آ سکے انہوں نے کہا کہ شاید مستقبل میں کبھی ایسی کوئی صورتحال جنم لے کہ انسانی کلون بنانے کو ہم اخلاقی طور پر درست قرار دے دیں۔

بوسٹن یونیورسٹی:

بوسٹن یونیورسٹی کے پروفیسر جارج اناس نے کہا کہ مذکورہ بالا مقاصد کے لئے ایک ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں ہونی چاہئے۔ لیکن اصل سوال یہ ہے کہ لوگوں کو اس سے کس طرح روکا جائے گا۔ آپ کسی نہایت امیر شخص کو اس بات سے کیسے روک سکتے ہیں کہ وہ کسی دور دراز جزیرہ میں ایک لیبارٹری قائم کر کے سائنس دانوں کو نوکر رکھ لے اور اپنے کلون بنوائے۔ کوئی دولت مند جو دیوانگی میں مبتلا ہو اور دولت کو خدا سمجھتا ہو اس کے دماغ میں یہ خیال آ سکتا ہے کہ اپنی دولت کی وراثت کا اصل حقدار وہ خود ہی ہے۔ چنانچہ وہ اپنا کلون بنوا سکتا ہے۔ اس طرح انسانی کلون بنانے کے عمل کو طاقت اور پولیس کے ذریعہ بھی نہیں روکا جا سکتا۔ اس ٹیکنالوجی کی اہم بات یہ ہے کہ کسی بھی اسٹینڈرڈ لیبارٹری میں اسے بروئے کار لایا جا سکتا ہے۔ بنیادی طور پر یہ قابل عمل ہے گویا انسانی کلون بنانے پر تحقیق جبراً" روکی نہیں جا سکتی۔ یہی حال دیگر ٹیکنالوجیز کا بھی ہے۔ آپ انٹرنیٹ کو پھیلنے سے نہیں روک سکتے۔ سیاستدانوں کے لئے یہی سب سے بڑی آزمائش ہے کہ وہ اس حقیقت کا ادراک کرلیں کہ دنیا تبدیل ہو گئی ہے اور یہ کہ اس تبدیل شدہ دنیا میں انہیں خود کو کس طرح منوانا' معاشرہ کو کس طرح بچانا اور ضوابط پر کس طرح عملدر آمد کروانا ہے۔ گویا جس سائنس دان کے پاس ایک اسٹینڈرڈ لیبارٹری ہو گی وہ انسانوں کے کلون بنانے لگے گا۔ ریاست یا سیاست دانوں کے پاس اس قدر طاقت نہیں ہو گی کہ وہ انسانی ذہن کو روک سکے۔

کلون ٹیکنالوجی فوائد کے اعتبار سے تو اچھی ہے لیکن اس کے ذیلی اور ضمنی اثرات مضر اور بھیانک ہیں۔ ٹیکنالوجی کو آزاد کرنے میں ستم ظریفی یہ ہے کہ انسانوں کو خود یہ فیصلہ کرنا ہو گا کہ وہ اپنے خاندان و سماجی تانے بانے کو بچانے کے لئے کونسی ٹیکنالوجی کس طرح استعمال کرے اور کسی ٹیکنالوجی کو یکسر ترک کر دے۔ متنازع صورت حال سے قطع نظر سائنس دانوں کو خوشی اس بات کی ہے کہ اس تحقیق سے زراعت کی دنیا میں انقلاب آ جائے گا۔ طبی ترقی بہت بڑھ جائے گی وغیرہ وغیرہ۔

غرض یہ کہ اس تحریر کا حرف آخر یہ ہے کہ انسان نے "زندگی" کو پیدا کرنے پر کوئی مہارت

حاصل نہیں کی۔ فطرت اور قدرت کو آج بھی بالادستی حاصل ہے۔ انسان نے موت کو ابھی شکست نہیں دی ہے' نہ ہی اس ضمن میں کوئی کامیابی حاصل ہونے کی توقع ہے اس سے قبل بھی انسان ایجادات و دریافتیں کرتا رہا ہے۔ لیکن اسے یہ غلط فہمی کبھی بھی نہیں ہوئی کہ اس نے فطرت اور قدرت کے نظام پر بالادستی حاصل کرلی ہے۔ یہی صورتحال اب بھی ہے۔ نظام قدرت نہایت متوازن اور نازک ہے۔ انسان نے جب بھی اس میں دخل در معقولات کی کوشش کی ہے' منہ کی کھائی ہے۔ لہٰذا جو بھی انسانی کوشش حد سے متجاوز ہوگی اس کے نتائج خود اس کے خلاف نکلیں گے۔ (۱)

عالمی ادارہ صحت کی رائے :

عالمی ادارہ صحت کے بعض سائنس دانوں نے فریڈم آف سائنٹفک ریسرچ پر زور دیا ہے۔ لیکن اس گروپ نے یہ بھی کہا ہے کہ انتہا پسندانہ تجربات نہ کئے جائیں جن میں انسانی کلوننگ بھی شامل ہے۔ ناکا جیما نے کہا کہ W.H.O کی تجویز ہے کہ اس موضوع پر کھلی بحث کی جائے یہ بحث قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہو تاکہ انسانی کلوننگ کے تمام عواقب و مضمرات سامنے آسکیں۔ نیز ضروری قواعد و ضوابط اور تحفظات طے ہو سکیں۔ انہوں نے کہا انسانی کلوننگ کی مخالفت کا یہ مطلب نہیں کہ کلوننگ کے پورے عمل اور طریقہ کار پر پابندی لگا دی جائے کیونکہ کلوننگ کے ذریعہ سرطان سمیت دیگر بیماریوں کے علاج میں بھی مدد مل سکتی ہے۔ اسی طرح جانوروں پر کلوننگ کا عمل جاری رہنا چاہئے تاکہ بائیو میڈیکل ریسرچ نیز امراض کی تشخیص اور علاج میں مدد مل سکے۔ انسانی کلوننگ میں ایک اہم مضر پہلو یہ بھی ہے کہ دنیا کے بعض ممالک میں جہاں بیٹوں کی تمنا کی جاتی ہے اور بیٹیوں کی پیدائش پر کچھ زیادہ خوشی کا اظہار نہیں کیا جاتا یہ کوششیں شروع کردی جائیں گی کہ جو مرد اخراجات برداشت کرسکے وہ اپنے خلیے سے لڑکے کا جنین تیار کروا کر اپنی بیوی کے رحم میں رکھوا دے اور یوں بیٹے کا باپ بن جائے۔ اسی طرح کے ممکنات ہیں۔ جن کی بدولت انسانی کلوننگ کو سخت مخالفت کا سامنا ہے۔ امریکہ کے سائنس دانوں نے متفقہ طور پر کہا ہے کہ انسانی کلوننگ نہ کی جائے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ یہ بھی کہا کہ وہ کانگریس کے ہر ایسے اقدام کو روکیں جس کا مقصد جانوروں کی کلوننگ پر پابندی عائد کرنا ہوگا۔ کیونکہ جانوروں کی کلوننگ سے طبی اور زرعی شعبہ میں کامیابی ممکن ہے۔ (۲)

۱۔ اخبار جہاں' ۱۷ مارچ ۱۹۹۷ء ۲۔ اخبار جہاں' مارچ ۱۹۹۷ء

ہم شکل انسان :

اسکاٹ لینڈ کے سائنس دانوں کے اس انکشاف کے ساتھ ہی کہ انہوں نے بالغ بھیڑ کے واحد سیل سے پوری بھیڑ پیدا کر لی ہے' تو سائنس دانوں کے خیال میں انسانوں میں یہ عمل ناممکن نہیں ہے۔ چنانچہ برطانوی جریدے "نیچر" Nature نے ہم شکل بھیڑ کی خبر' شائع کی اور لکھا کسی بالغ انسان کے ٹشو یا خلیہ سے اس جیسا ایک مکمل انسان تیار کرنا کوئی مشکل کام نہیں اور یہ آئندہ دس برس میں ممکن ہو سکے گا اس طرح کا ہم شکل انسان اگرچہ شکل میں اس شخص سے ملتا جلتا ہو گا جس کے جین سے تیار ہو گا تاہم شخصیت اور مزاج کے اعتبار سے یہ ہم شکل انسان اپنے اصلی انسان سے مختلف ہو گا۔ امریکی صدر کلنٹن نے ایک امریکی کمیشن مقرر کیا جس کے سپرد یہ کام کیا گیا کہ وہ ہم شکل تیار کرنے کی اس نئی ٹیکنالوجی کے بارے میں ۹۰ دن میں رپورٹ پیش کرے اور یہ بھی بتائے کہ اس کے اخلاقی اور قانونی پہلو کیا ہیں۔ لیکن اس رپورٹ سے پہلے ہی دنیا میں اس کے خلاف ردعمل شروع ہو چکا ہے۔ امریکہ' فرانس' جرمنی' جاپان اور دیگر ممالک کا کہنا ہے کہ ہمیں یہ ٹیکنیک ہرگز انسانوں پر استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ ان ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی کا ہم شکل تیار کرنا ایک گھناؤنا جرم ہو گا۔ اگر ایسا ہو گا تو اس کا مطلب یہ ہو گا کہ اب انسان بھی محض ایک بے زبان جنس ہیں۔ جن کی تیاری پر انڈسٹری ڈیزائن اور کوالٹی کنٹرول والے اصول و ضوابط نافذ کئے جا رہے ہیں۔ اگر ایک بار یہ سلسلہ شروع ہو گیا' تو پھر اس کی کوئی حد نہیں رہے گی اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایسے انسان پیدا کئے جانے لگیں گے جن کا مقصد صرف دل جگر اور دیگر انسانی عطیات دینا ہو گا۔ یعنی ایک بچی صرف اس غرض سے پیدا کی جائے گی کہ اس کا دل یا جگر کسی دوسرے مریض کے کام آ سکے۔

یونیورسٹی آف ناٹرے ڈیم کے پروفیسر آف کرسچین ایتھکس (Ethics) رچرڈ میکورمک کا کہنا ہے کہ ہمارا اخلاقی ضابطہ حیات ہمیں ایسے کاموں کی بالکل اجازت نہیں دیتا لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم شکل انسان تیار کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ اگر کوئی سائنس دان قریب المرگ ہو گا تو اس کے مرنے سے پہلے اس کا ہم شکل تیار کر لیا جائے گا جو

Marfat.com

بالکل اسی سائنس دان کی طرح ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہو گا۔ ہم شکل انسان تیار کرنے میں بنیادی کردار (Gene) کا ہو گا جس میں فی الحقیقت ایک پورے اور مکمل انسان کی تمام تر خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔ بس اس بیج کی آبیاری کی ضرورت ہوتی ہے اور پھر یہ ایک مکمل درخت خود بن جائے گا۔ جب انسان جین (Gene) سے ہم شکل انسان تیار ہونے شروع ہو جائیں گے تو پھر ان جین کا باقاعدہ بینک قائم ہو گا جہاں ذہین ترین افراد کے جین اور تولیدی مادے مخصوص درجہ حرارت میں محفوظ ہوں گے اور پھر جب بھی ضرورت پڑے گی اس جین کو نکال کر پورا انسان تیار کیا جا سکے گا جو خود اس دنیا میں نہیں ہو گا۔ مثلاً اگر آئن اسٹائن کا جین محفوظ کر لیا گیا ہوتا تو ہر چالیس پچاس برس کے بعد لیبارٹری میں اس جین کے ایک حصے کی نشوونما کر کے آئن اسٹائن پیدا کر لیا جاتا جس سے ہر زمانے کی نسل کو اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا۔

اسکاٹ لینڈ میں ہونے والے حالیہ تجربے کے حوالے سے جب پنجاب یونیورسٹی مالیکولر بیالوجی انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر رضی الدین سے گفتگو کی گئی تو انہوں نے کئی دلچسپ انکشافات کئے۔ انہوں نے کہا جہاں والدین سے مشابہ بچے پیدا کرنے کا تعلق ہے تو یہ بالکل ممکن نہیں، البتہ ۱۰، ۱۰، ۸ بلکہ ۳۰، ۳۰ ایک ہی شکل کے بچے پیدا کرنا ممکن ہے۔ اس کی بہترین مثال ٹیسٹ ٹیوب بے بی ہے۔ (۱)

موت کو شکست نہیں دی جا سکتی :

(ایڈنبرا) بھیڑ کا کلون تیار کرنے والے سائنس دان ایان ولمٹ نے کہا ہے کہ انسانی کلون تیار کرنے کی ٹیکنالوجی پر دو برس سے بھی کم عرصہ میں مہارت حاصل کر لی جائے گی۔ گویا اس مدت کے بعد انسانی کلون بنائے جا سکیں گے۔ لیکن انہوں نے کہا اس کام پر پابندی عائد کر دینی چاہئے۔ جنیاتی ردو بدل کے ذریعہ مماثل جاندار پیدا کرنے کی ٹیکنالوجی کے موجد نے برطانوی ارکان پارلیمنٹ کو بتایا کہ ان کی ٹیکنالوجی انسانوں پر کار آمد ثابت ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ انسانی کلون بنانا چاہیں تو اس میں کوئی رکاوٹ نہیں ہو گی۔ انہوں نے کہا کہ ہماری ٹیم نے ایک ہزار سے زیادہ غیر زرخیز بیضے استعمال کئے تاکہ "ڈولی" کا کلون بن سکے۔ یہی شکل انسانی کلون بنانے میں بھی درپیش ہو گی لیکن اگر تحقیق جاری رکھی جائے تو مشکل ایک دو برس میں

۱۔ روزنامہ جنگ سنڈے میگزین، روزنامہ جنگ لاہور۔

دور ہو سکتی ہے۔ لیکن ہماری ٹیم سمجھتی ہے کہ ایسا کوئی بھی کام جس میں انسانی جین استعمال ہو مجرمانہ ہو گا اور اسے ممنوع ہونا چاہئے۔

روزلین انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر گراہم بل فیلڈ نے کہا کہ گزشتہ ۱۵ برسوں میں جنیاتی ردو بدل کی ٹیکنالوجی انسانوں پر استعمال نہیں کی گئی۔ لیکن انتہائی حالات میں یہ ممکن ہے کہ دنیا میں کہیں کوئی فرد انسانی کلون بنانے کی کوشش کر گزرے۔

ڈاکٹر ولمٹ نے کہا کہ اس خیال کو دماغ سے جھٹک دیا جائے کہ کوئی شخص اپنے مرنے والے عزیز کا کلون بنا کر اسے واپس لا سکتا ہے جو مر گیا وہ زندہ نہیں ہو گا۔ یہ سوچنا ہی احمقانہ بات ہے آپ صرف اتنا کر سکتے ہیں کہ کسی جاندار کی جنیاتی کاپی بنا لیں لیکن موت کو شکست نہیں دے سکتے۔ انہوں نے کہا کہ زرعی مویشیوں پر کلون کے تجربات جاری رہیں گے۔ (۱)

اظہار تشکر

اس کتاب کی تیاری میں آنسہ شگفتہ سردار صاحبہ نے علماء کرام سے فتاویٰ کے حصول اور مقالات کے پروف پڑھنے' جبکہ مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب نے کتاب پر نظر ثانی کے سلسلہ میں خصوصی تعاون کیا۔ ان کے اس علمی تعاون پر شکر گزار ہوں۔

(شاہتاز)

۱۔ اخبار جہاں' ۱۷ مارچ ۱۹۹۷ء

Marfat.com

ڈولی نامی بھیڑ کی کلوننگ کا عمل
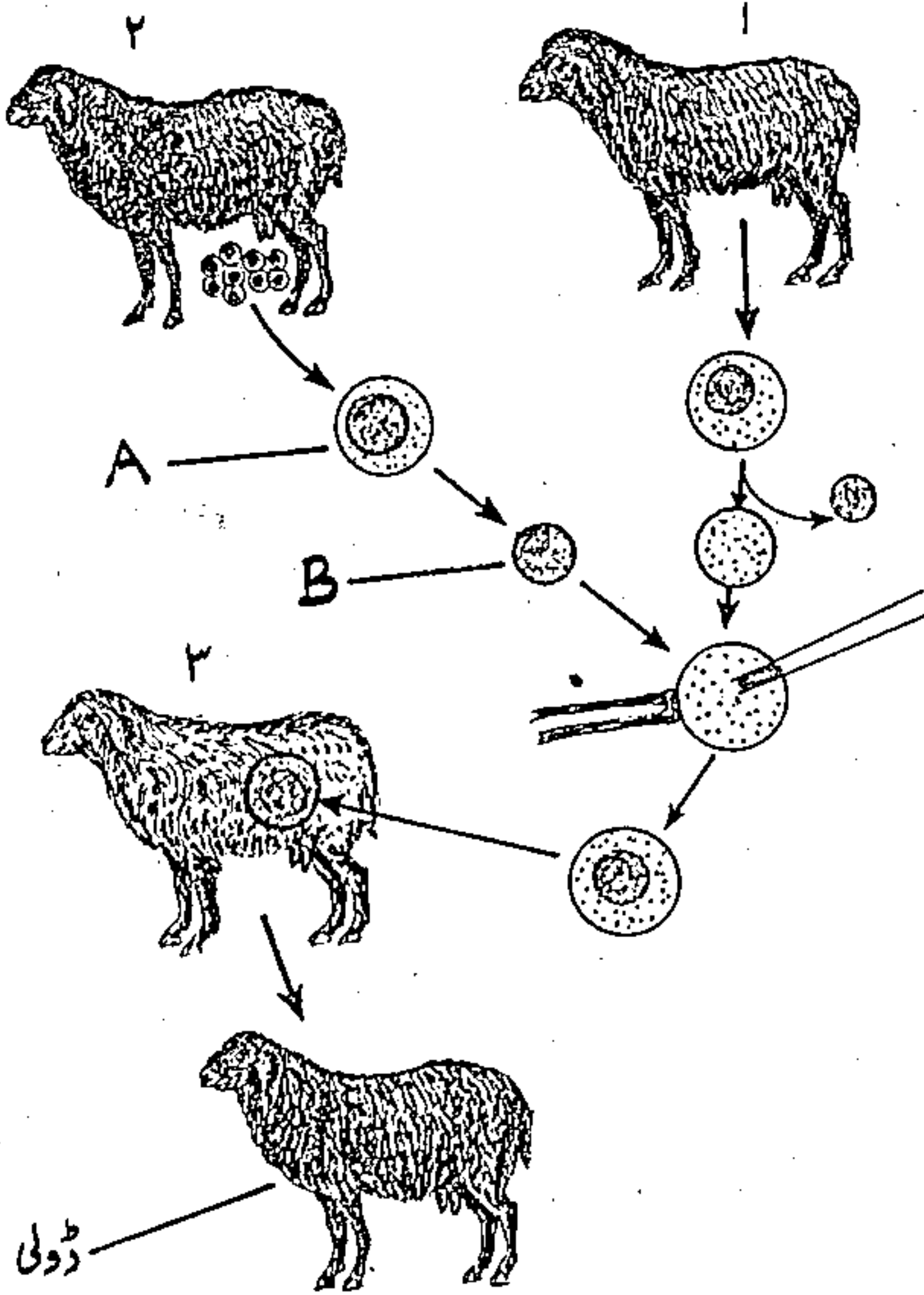
۱- بھیڑ نمبر ۱ کا بیضہ لیا گیا۔
اس بیضہ میں سے اس کا مرکزہ نکال دیا گیا۔
دودھ کے غدود کے خلیے میں سے الگ کیا گیا مرکزہ بیضہ میں داخل کیا گیا۔
بیضہ بھیڑ نمبر ۱ سے لیا گیا جبکہ مرکزہ بھیڑ نمبر ۲ سے لیا گیا۔ پھر اس بیضے کو بھیڑ نمبر ۳ کے رحم میں رکھا گیا۔

۲- بھیڑ نمبر ۲ کے دودھ کے غدودوں کے خلیے الگ کر کے انہیں کلچر کیا گیا۔

A- یہ دودھ کے غدود کا خلیہ ہے۔

B- خلیے سے نکالا گیا مرکزہ۔

۳- تیسری بھیڑ جس کے رحم میں بیضہ رکھ کر اسے نشو ونما پانے کا موقع دیا گیا۔ حتیٰ کہ وہ ایک مکمل بچہ بن کر پیدا ہوا جس کا نام "ڈولی" رکھا گیا۔ ڈولی کی شکل و صورت بھیڑ نمبر ۲ سے ملتی ہے۔

حرف آخر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ○

کائنات میں ہر طرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں بکھری پڑی ہیں۔ ارباب علم و عقل ان سے مستفید و مستفیض ہو رہے ہیں۔ حکمت مومن کی ہی میراث ہے۔ کائنات انسان کے فائدے کے لئے ہے۔ اسے اس میں غور و فکر کی بارہا دعوت دی گئی۔ وہ جب بھی، غور و فکر کرتا ہے تو اس کی محنت رائیگاں نہیں جاتی۔ اسے عرفان کی منازل کا عروج نصیب ہوتا ہے۔ سائنس دان کائنات کی اشیاء کی ہیئت جان کر کبھی ان میں کمی بیشی کرتے ہیں اور کبھی ترتیب و ترکیب میں تبدیلی وغیرہ کرتے ہیں۔ تو نتائج بدل جاتے ہیں۔ یہ نتائج ایسے انکشافات ہیں کہ جن سے آج ہم مختلف صورتوں مثلاً ریڈیو، ٹی وی، جہاز وغیرہ سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔

دین اسلام ہمیں زندگی کے ہر میدان میں مکمل رہنمائی عطا کرتا ہے۔ شریعت کے اصول و ضوابط ہمارے پیش نظر ہیں لہٰذا سائنس جو بھی ایجاد ہمارے سامنے لاتی ہے ہم شریعت کی کسوٹی پر اسے ملاحظہ کریں گے کہ اس ایجاد کی تکمیل کا طریق کار کیا ہے۔ اس کے عناصر ترکیبی کیا ہیں اور اس کا استعمال کیا ہے۔ بعد ازاں اس کی حلت و حرمت کا فیصلہ کیا جائے گا کیونکہ انسان نادانی میں بعض اوقات مضر اور مفید چیز میں فرق نہیں کر پاتا لیکن شرعی اصول اسے رہنمائی عطا کر دیتے ہیں۔ لہٰذا صرف سائنس کے لفظ سے چڑنا یا غیر مسلم کی تحقیق کی وجہ سے کسی ایجاد کو خلاف شرع کہہ دینا قرین انصاف نہیں۔ جبکہ ہم ایسی ہی بے شمار اشیاء کو دن بھر استعمال کرتے ہیں۔

کلوننگ کا موضوع بہت تشنہ ہے۔ کلوننگ کی حلت و حرمت سے متعلق بہت سے مفتیان عظام کو استفتاء ارسال کئے تاہم بہت کم جواب ملا۔ جو جواب آئے ان میں واضح طور پر دو آراء ہیں جن کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

ا۔ کلوننگ ناجائز ہے:

اللہ جل جلالہ کی سنت تبدیل نہیں ہوتی۔ پیدائش انسانی کے طریق کار میں مرد اور عورت کا کردار متعین ہے۔ لہٰذا مرد کا کردار ختم کرنا درست نہ ہو گا۔

۱- یایها الناس انا خلقناکم من ذکر و انثی

۲ - و جعل لکم من ازواجکم بنین و حفدۃ

۳ - ادعوھم لا بائھم

۴ - انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج۔

مرد اور عورت کا کردار متعین ہے لہٰذا اگر اسے تبدیل کرنے کی کوشش کی جاوے تو یہ نص قطعی کی خلاف ورزی ہوگی اور سنت الٰہی کو تبدیل کرنے کی کوشش۔ لہٰذا ایسی کوشش کرنا ناجائز ہوگا۔ تاہم اس غلط کوشش کے نتیجے میں آنے والا نومولود ولدالزنا نہ ہوگا۔

۲۔ کلوننگ جائز ہے:

۱- حضرت آدمؑ کی پیدائش اور حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش میں کسی مرد کا کردار نہیں (حضرت حواؑ کی پیدائش بھی تقریباً ایسی ہی مثال ہے)۔

قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

۲- یایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ

۳ - و ھو الذی انشأکم من نفس واحدۃ

۴- حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ ایک غسل کے ساتھ تمام ازواج مطہرات کے پاس تشریف لے جاتے۔ اسی طرح ایک عورت کا (Ovum) جو کہ خوردبین کے بغیر نظر نہیں آ سکتا۔ دوسری عورت میں منتقل ہو جائے اور وہ حاملہ ہو جائے تو یہ درست ہوگا۔

۵- مرغی بغیر مرغے کے انڈے دیتی ہیں جو کہ حلال ہیں۔

۶- جب دوسرے سائنسی انکشافات درست ہیں تو پھر ایسی ایجاد جس سے مرد کی اجارہ داری کو نقصان ہو حرام کہنا صرف مرد علماء وغیرہ کی ضد ہے۔

تجزیہ:

اللہ عزوجل مالک الملک ہر چیز و عمل پر قادر اور جو چاہے وہ کر گزرنے والے ہیں۔ وہ پتھر کے اندر اونٹنی بنا کر پھر حاملہ اور عین وضع حمل کے وقت عوام کے سامنے لانے والا، مچھلی کے پیٹ میں زندگی غذا ہوا عطا کرنے والا اور رحم مادر میں بغیر آکسیجن کے زندہ رکھنے والا ہے۔ وہ قدیر حی و قیوم ہے لیس کمثلہ شی ہے۔ کوئی اس کا مقابل و ہمسر نہیں۔

کلوننگ کو جائز قرار دینے کے لئے سیدنا عیسیٰؑ کی مثال دی گئی مگر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید میں عیسیٰؑ کی پیدائش کا تفصیلاً ذکر ہے۔ وہاں کسی دوسری عورت کا ذکر نہیں کہ جس کا

Cell یا Ovum سیدہ مریمؑ سے ملایا گیا ہو۔ بلکہ وہ تو یوں ہے۔

انا رسول ربک لاھب لک غلاما" زکیا"

لہٰذا یہ مثال کہ کلوننگ تخلیق عیسیٰؑ میں تھی فضول اور غلط ہے۔

حضرت حوا کی پیدائش کے وقت کوئی عورت تھی ہی نہیں۔

حضرت آدمؑ کی تخلیق کے وقت نہ کوئی مرد تھا نہ عورت۔

اب یہ کہنا کہ ان مذکورہ بالا ہستیوں کی تخلیق سے کلوننگ کا ثبوت ملا صحیح نہیں کیونکہ کلوننگ میں دو مختلف عورتوں کا ہونا ضروری ہے۔ جبکہ مندرجہ بالا ہستیوں میں دو کی ولادت کے وقت کوئی عورت ہے ہی نہیں۔ جبکہ ایک ولادت میں صرف ایک عورت ہے۔ لہٰذا ایسا استدلال فضول اور بے کار ہے۔ مذکورہ ہستیوں کی ولادت معجزہ ہے نہ کہ ہمارے لئے عمل کا طریق، ہمیں فطرت کے متعین اصول پر چلنا ہے نہ کہ معجزات کی نقالی پر۔

جہاں تک دوسری اور تیسری دلیل "نفس واحدۃ" والی کا تعلق ہے تو اس کا جواب بہت آسان ہے کہ کلوننگ میں کم از کم دو عورتوں کا کردار ہو گا (جیسا کہ مقالہ میں تفصیلا" مذکور ہے) لہٰذا "نفس واحدۃ" نہ رہا بلکہ دو نفس ہو گئے دلیل درست نہ ہوئی۔

حضرت انسؓ والی روایت پر ہم جرح نہیں کرتے صرف اتنا کافی ہے کہ صرف Ovum کا دوسری عورت میں جانا کافی نہیں بلکہ یہ ایک طویل سائنسی و تکنیکی عمل ہے جو کہ فطرتا" نہیں اور نہ اس کی کوئی مثال ہے۔ لہٰذا اس حدیث سے استدلال کرنا صحیح نہ ہو گا۔

جہاں تک مرغی کے انڈے کا تعلق ہے کہ اس میں نر کا عمل دخل نہیں ہوتا اس کا جواب یہ ہے کہ ہم سب جانتے ہیں کہ مرغی کی خوراک میں ایسے اجزاء شامل کر دیئے جاتے ہیں جو اسے نر سے مستغنی کر دیتے ہیں۔

آخری سوال کا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مرد کو عورت سے طاقتور بنایا اور وہ حقیقتاً حاکم و طاقتور ہے۔ لہٰذا ایسی دلیلوں سے سوائے تضییع وقت کے اور کچھ حاصل نہیں۔

شادی ایک ایسا مقدس بندھن ہے کہ جو افراد خاندان اور قبائل کے درمیان تعلقات کی وسعت و ترقی کے ساتھ ساتھ توالد و تناسل کا سبب ہے۔ میاں بیوی کے ملاپ میں ان کے فطری جذبات کو تسکین بھی ہے۔ لہٰذا ایسی کوشش کہ نکاح والا سلسلہ ختم ہونے کا اندیشہ ہو کسی طرح مستحسن نہیں۔

میاں اور بیوی میں نکاح ان دونوں کو ایک دوسرے کے لئے حلال کرتا ہے۔ مگر دو عورتوں میں تو نکاح نہیں ہو سکتا۔

سائنسی ایجادات کے فوائد بھی ہیں اور نقصانات بھی۔ اب ایٹمی توانائی کے فوائد سے آج کون آگاہ نہیں لیکن ایٹم بم کی ہلاکت کی خبر ہیروشیما اور ناگا ساکی آج بھی دے رہے ہیں۔ لہٰذا کوئی ذی عقل ایٹمی توانائی کی حمایت میں ایٹم بم بنانے کی تائید نہ کرے گا۔ اسی طرح شراب کے فوائد سے نقصانات زیادہ ہیں چنانچہ حرام ہے۔ اسی طرح انسانی کلوننگ ٹیکنالوجی ممکن ہے کہ اس کے چند فائدے بھی ہوں۔ مگر نقصانات بہت زیادہ ہیں (جن کی تفصیل مقالہ میں گزر چکی ہے) لہٰذا اس کو حلال اور جائز قرار دینا سراسر گھاٹے کا سودا ہے اور جہاں حلت و حرمت دونوں کے مواقع ہوں وہاں حرمت ہی کا حکم مناسب ہوتا ہے۔

بہتر ہے مہر و مہ پہ ڈالو نہ کمندیں
انسان کی خبر لو کہ وہ دم توڑ رہا ہے

Marfat.com
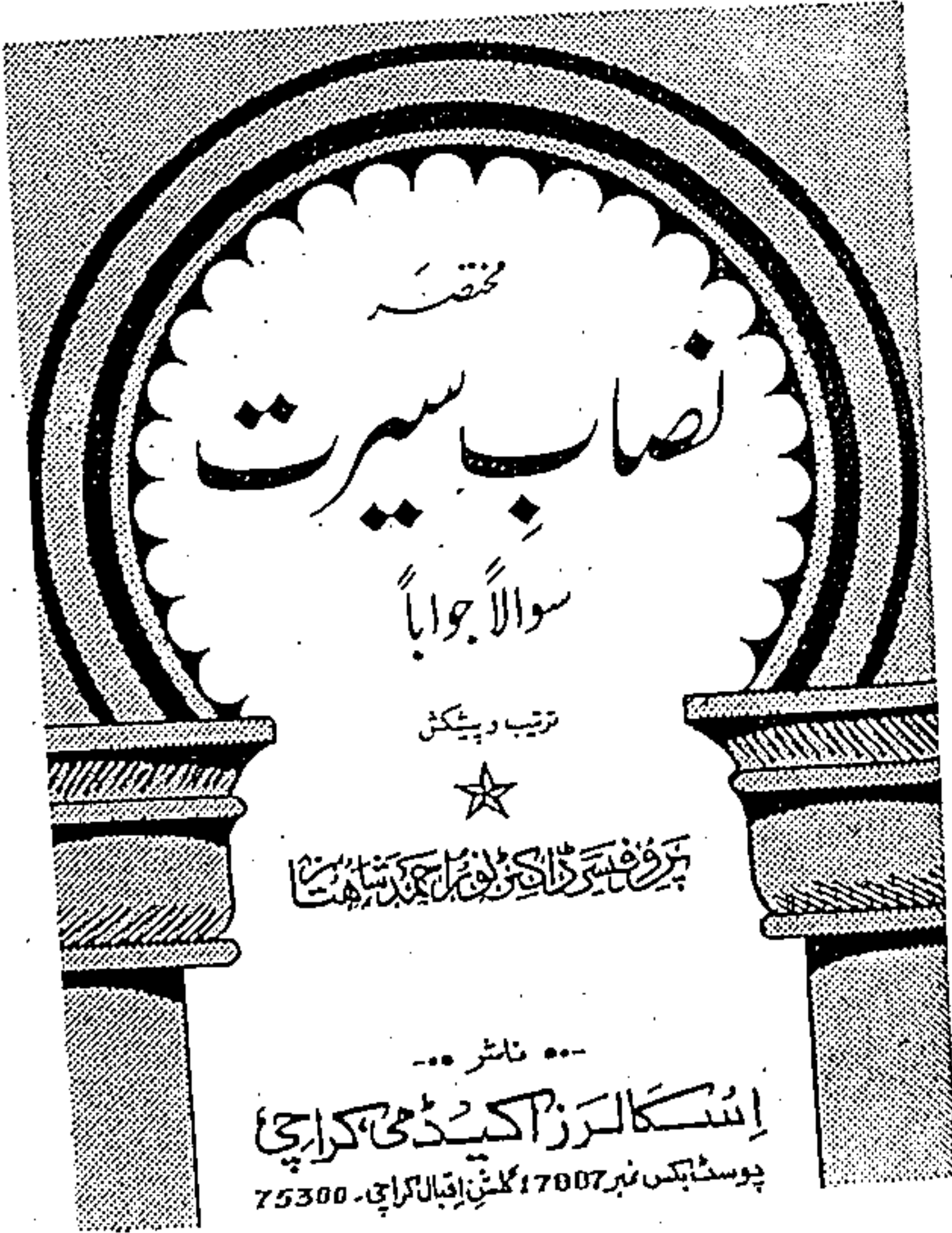
کلوننگ کے ذریعہ تولید کی شرعی حیثیت

محمد انوار الرسول مرتضائی

اسلام وہ آفاقی دین ہے جو بنی نوع انسان کیلئے آخری' ابدی اور مکمل ضابطہ حیات ہے اور وقت گزرنے کیساتھ ساتھ فرسودہ' پرانا یا ناقابل عمل نہیں ہوتا یہ ہر دور کے تقاضوں پر پورا ہی نہیں اترتا بلکہ انسان کی نئی نئی راہوں اور عروج و بلندی کی طرف راہنمائی بھی کرتا ہے۔
اس کی وجہ یہ ہے کہ قیامت تک انسان کی رہنمائی کے لئے یہ آخری دین ہے تو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک پیش آمدہ تمام مسائل و حوادث کا حل پیش کرنے کے لئے اس میں صلاحیت بھی پیدا کر دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں اس کے بنیادی اصولوں کو حتمی قرار دے دیا ہے وہاں ایک ایسا باب کھلا بھی رکھا ہے جس کے ذریعے انسان نئی نئی ایجادات اور تحقیقات کا سامنا کر سکے اس باب کو اجتہاد کہتے ہیں۔ تاہم اجتہاد ہر کس و ناکس کا کام نہیں بلکہ فقہاء نے اس کے لئے ایک خاص علمی اور اخلاقی پیمانہ اور معیار مقرر کیا ہے جو اس معیار پر آئے اجتہاد کا اہل ہے۔ ہمارے دور میں اجتہاد مطلق کے پیمانے پر تو کوئی شخصیت پوری اترتی نظر نہیں آتی اس لئے اس سے اجتناب ہی لازم ہے۔ اقبال نے بھی اسی کی تائید کی ہے۔ (۱)

اجتہاد اندر زمان انحطاط　　قوم را برہم ہمی پیچد بساط
زاجتہاد عالمان کم نظر　　اقتداء بر رفتگاں محفوظ تر

تاہم اجتہاد کی ایک قسم "تحقیق مناط" کی روشنی میں جدید پیش آمدہ مسائل کا حل ہمارے دور میں نکالا جا سکتا ہے۔
مشاہدہ یہ ہے کہ ہر لمحے سائنس کچھ آگے بڑھ جاتی ہے اور اس سرعت اور حیرت انگیز رفتار سے بڑھ رہی ہے کہ کل تک ناقابل یقین اور حیرت زدہ کر دینے والی ایجادات آج ہمیں بالکل عجیب محسوس نہیں ہوتیں کیونکہ سائنس ان ایجادات سے بہت آگے بڑھ گئی ہے اور اس نے حیرت کے ہر لمحے نئے نئے دروازے کھول دیئے ہیں۔
۱۹۰۵ء میں ایٹمی نظریہ آیا تو یہ بذات خود تہلکہ خیز انکشاف تھا لیکن اس ایٹم نے ترقی و ارتقاء کے چالیس سالوں میں اس قدر برق رفتاری سے سفر کیا کہ ۱۹۴۵ء میں ٹھیک چالیس سال بعد ہیروشیما اور ناگا ساکی پر ایٹم بم بن کر ٹوٹا اور ان شہروں کو صفحہ ہستی سے مٹا دیا۔ سائنس کے اس دھماکے نے پوری انسانیت پر سکتہ طاری کر دیا۔ جاپان کے ساتھ پوری دنیا نے اس

ایٹم کا ماتم کیا۔

سائنس نے اپنے بال و پر نکالے اور ہوا کی لہروں کو مسخر کر لیا۔ ریڈیو آیا اور اس نے دنیا کو سحر زدہ کر دیا، پھر ٹیلی ویژن پر آواز کے ساتھ تصویر آنے لگی تو یہ مزید عجیب تر لگا پھر ٹیلی فون اور فیکس نے دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا۔ کمپیوٹر اس پر مزید مستزاد تھا کہ چند ڈسکوں کے البم کی صورت میں دنیا بھر کی لائبریریاں، تحقیقات اور جدید ترین معلومات آپ کی جیب میں آ گئیں لیکن رفتہ رفتہ یہ سب چیزیں روزہ مرہ کا معمول نظر آنے لگی ہیں۔

سائنس کے دیگر شعبوں کی طرح جینیاتی انجنیئرنگ نے بھی برق رفتاری سے اپنا سفر جاری رکھا۔ اسی (۸۰) کی دہائی میں ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کو سامنے لایا گیا تو اسے انہونی سمجھا گیا لیکن اب ٹیسٹ ٹیوب بے بی ہمارے لئے حیرت انگیز نہیں اس کے بعد ایکسی Icsi طریقہ تولید نے ہمیں چونکا دیا۔ ابھی ایکسی ICSI پر لے دے ہو رہی ہے کہ کلوننگ ٹیکنالوجی آ گئی ہے اور اس نے ڈولی (کلوننگ ٹیکنالوجی کے ذریعے پیدا ہونے والے پہلے بھیڑ کے بچے کا نام) کے ذریعے اپنی کامیابی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

کلوننگ ٹیکنالوجی کیا ہے اس پر آگے چل کر انشاء اللہ العزیز تفصیل کے ساتھ بات ہو گی لیکن سردست اتنا سمجھیں کہ اس ٹیکنالوجی نے اس بات کو ممکن بنا دیا ہے کہ کسی انسان یا حیوان کا Duplicate تیار کر لیا جائے اور وہ اپنے اصل سے اس قدر مشابہ ہو کہ اصل ہی معلوم ہو اور یہ ہم شکل مطلوبہ تعداد میں تیار کئے جا سکیں۔ کلوننگ ٹیکنالوجی نے تولید کے روایتی طریقہ کار سے بھی بے نیاز کر دیا ہے یعنی نر اور مادہ کے ملاپ کے ذریعے سپرم Sperm اور ایگ Egg کا ملنا ضروری نہیں رہا بلکہ نر اور مادہ کو ایک دوسرے کی احتیاجی سے بے نیاز کر دیا ہے اور تولید کا Process کسی بھی تنہا جاندار کے ایک غیر تولیدی سیل Reproduction Asexual پر لیبارٹری میں سرانجام دے کر اس سے مکمل ہم شکل جاندار تیار کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ کسی بھی جاندار کے ہر خلیے Cell میں مکمل جاندار بننے کی صلاحیت موجود ہے۔

کلوننگ ٹیکنالوجی پر رد عمل:

جب بھی کوئی نیا نظریہ یا ایجاد سامنے آتی ہے تو ماہرین اور اس نظریہ یا ایجاد کی زد میں آنے والے دیگر لوگ اس کا گہری نظر سے جائزہ لیتے ہیں۔ اس پر بحث مباحثے ہوتے ہیں اور اس کے فوائد و نقصانات کا اندازہ لگایا جاتا ہے۔ مذہبی حلقے اپنی آراء پیش کرتے ہیں۔

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا مسئلہ سامنے آیا تو اس پر بھی متضاد آراء سامنے آئیں جہاں سائنسی

ماہرین نے اسے ایک زبردست کامیابی قرار دیا وہاں مذہبی حلقوں اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اظہار تشویش بھی کیا۔ ماہرین نے علاج کی دنیا میں اسے انقلاب قرار دیا تو علماء نے اس کے سنگین نتائج گنوانے کے ساتھ ساتھ مذہبی نکتہ نظر سے بھی اپنے نکتہ ہائے نظر کا اظہار کیا۔

وقت نے سائنسی ماہرین' علماء اور دانشوروں ہر فریق کی رائے کو درست ثابت کر دکھایا ہے۔ ایک طرف ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کے ذریعے بے اولاد جوڑوں کو اولاد جیسی نعمت سے سرفراز کیا جا رہا ہے تو دوسری طرف اس کے خطرناک پہلو بھی سامنے آنا شروع ہو گئے ہیں یعنی یورپ میں کرائے کی ماں کا تصور ابھر رہا ہے۔ اگر ایک لڑکی زچگی کے کٹھن مراحل سے نہیں گزرنا چاہتی تو کوئی بات نہیں وہ اپنی دولت کو حرکت میں لائے ایک غریب خاتون کی خدمات حاصل کر لے جو اس کے بچے کے لئے تولید کے تمام مراحل طے کرے اور وقت مقررہ پر بچہ اس کے سپرد کر دے۔ دونوں فریق اپنے اپنے گھر خوش۔

یہی حال خاندانی منصوبہ بندی کے چرچے کا ہے ایک طرف تمام ذرائع ابلاغ ضبط تولید Birth Control کے طریقوں کی تشہیر پر پوری قوت صرف کر رہے ہیں لیکن اس کے منفی رجحانات کے سدباب کی کوئی تدبیر نہیں کرتے۔ نتیجہ میں بے راہ رو نوجوان نسل کے دماغ میں جو تھوڑا بہت خوف تھا جاتا رہا کیونکہ ضبط تولید کے ذرائع نے ان کی تمام مشکلات کا جامع حل پیش کر دیا ہے اور تمام حائل رکاوٹیں دور کر دیں ہیں۔ نوجوان نسل کو کھل کھیلنے کے وافر مواقع مہیا کر دیئے ہیں۔ وزارت خاندانی منصوبہ بندی اپنے گھر خوش۔ بگڑی نسل اپنے گھر خوش۔ بلکہ وہ اپنے آپ کو تاحیات وزارت خاندانی منصوبہ بندی کے زیر بار احسان سمجھتے ہیں۔

اب کلوننگ ٹیکنالوجی آئی ہے تو اس کے بارے میں بھی متضاد آراء پیش کی جا رہی ہیں۔ ایک طرف انسان کو ابدی زندگی سے ہمکنار کرنے کا مژدہ سنایا جا رہا ہے بلکہ کلوننگ کے مسئلے پر مذہبی حلقے تو ایک طرف' خود یورپ بھی دو حصوں میں تقسیم نظر آتا ہے۔ ایک طرف سائنسی ماہرین اپنی کامیابی پر شادیانے بجائے جا رہے ہیں تو دوسری طرف ارباب بست و کشاد کی طرف سے اس پر پابندی لگائی جا رہی ہے اور اس کے نتائج و عواقب سے دنیا کو ڈرایا جا رہا ہے۔

ابتک یورپ سمیت تمام دنیا کلوننگ کے جواز و امتناع پر دلائل دینے میں مصروف ہے۔

امریکہ میں انسانی کلوننگ پر پابندی:

۱۰ر جون ۱۹۹۷ء کو امریکی صدر بل کلنٹن نے ایک مسودہ قانون کی منظوری دی جس میں

Marfat.com

انسانی کی ہوبہو نقل بنانے پر پابندی عائد کر دی گئی۔ صدر بل کلنٹن نے مسودہ کی منظوری دیتے ہوئے کہا کہ انسانی ہمزاد پیدا کرنے کی کوشش معاشرے کو ہرگز منظور نہیں کیونکہ گم کردہ راہ اور بدخواہ یہ کوشش کر سکتے ہیں کہ اس ٹیکنیک کے ذریعے اپنی منشاء کے مطابق بچے وجود میں لائے جائیں۔

صدر کلنٹن نے کہا کہ ہوبہو نقالی کی ٹیکنیک (کلوننگ ٹیکنالوجی) طب اور زراعت کی تحقیق میں فائدہ مند بھی ثابت ہو سکتی ہے اس لئے اس پابندی کی ضمانت فی الحال پانچ سال کے لئے ہوگی۔ لیکن سائنسی تحقیق یا حیوانات کے خلیوں کی کلوننگ پر کوئی پابندی نہیں ہوگی۔

سی این این کی رپورٹ میں کہا گیا کہ صدر کلنٹن نے اس سلسلے میں ایک کمیشن اس وقت تشکیل دیا تھا جب فروری ۱۹۹۷ء میں اسکاٹ لینڈ میں بھیڑ کی ہوبہو نقل (کلوننگ) پیدا کرنے میں کامیابی کا اعلان ہوا تھا۔

بی بی سی ٹیلی ویژن کا کہنا ہے کہ صدر کلنٹن نے یہ مسودہ قانون کانگریس کو بھیج دیا ہے تاکہ وہ اس کا ازسرنو جائزہ لے سکے آنے والے دنوں میں کلوننگ کے بارے میں گرما گرم بحث ہونے کا امکان ہے۔ خصوصاً" اسقاط حمل کے مخالفین کہتے ہیں کہ کلوننگ کا پورا عمل ہی غلط ہے اور صدر کلنٹن کو اس پر پابندی لگانے کے لئے زیادہ سخت اقدامات کرنے چاہئیں۔" (۲)

مذکورہ بیان کی روشنی میں امریکہ میں اور خصوصاً" حکومتی حلقوں میں کلوننگ ٹیکنالوجی کے ذریعے ہم شکل لوگ پیدا کرنے سے متعلق تشویش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے اور پس پردہ ان خطرناک محرکات کے احساس کو بھی محسوس کیا جا سکتا ہے جو آنے والے وقت میں انسانی معاشرے کو پیچیدگیوں کا شکار کر سکتے ہیں۔

تحقیقی اداروں کو فنڈز کی فراہمی بند:

امریکی صدر بل کلنٹن نے ایسے تمام تحقیقی اداروں کے فنڈز روک دیئے ہیں جن میں انسانی کلوننگ پر ریسرچ ہو رہی ہے۔

امریکہ میں علماء اور دانشوروں کا ردعمل:

امریکہ کے سائنس دانوں، مذہبی رہنماؤں اور دانشوروں کے ایک گروہ نے امریکی صدر بل کلنٹن پر زور دیا ہے کہ صدر امریکہ میں انسانی کلوننگ پر پابندی عائد کر دیں۔ چونکہ انسانی کلوننگ کی وجہ سے مذہبی، اخلاقی اور ثقافتی اقدار کو نقصان پہنچے گا۔ سائنس دانوں نے مزید کہا کہ ابھی تک انسانی کلوننگ کرنے کے لئے ٹیکنالوجی دریافت نہیں ہوئی ہے۔ امریکی صدر بل

کلنٹن اس سے پہلے امریکہ میں انسانی کلوننگ کروانے پر سرکاری فنڈز کے استعمال پر پابندی لگا چکے ہیں۔ (۳)

ان حوالوں کے علاوہ بھی دنیا کے گوشے گوشے سے کلوننگ سے متعلق مختلف الانواع بیانات پڑھنے اور سننے کو مل رہے ہیں جن میں عجیب سے عجیب تر قیاس آرائیاں کی جارہی ہیں۔

جاتا ہوں تھوڑی دور ہر اک راہرو کے ساتھ
پہچانتا نہیں ہوں ابھی راہبر کو میں (۴)

کلوننگ کا عمل :

ایڈنبرا کے نزدیک واقع ریسرچ انسٹیٹیوٹ میں سائنس دانوں نے جو کارنامہ سرانجام دیا وہ اگرچہ سائنس اور ٹیکنالوجی کی زبان میں ایک مشکل کام ہے لیکن اگر اسے سادہ زبان میں بیان کیا جائے تو یوں کہا جا سکتا ہے کہ سائنس دانوں نے سب سے پہلے ایک بالغ بھیڑ کے تولیدی گلینڈ سے ایک واحد خلیہ حاصل کیا واضح رہے کہ جس طرح درخت کے ایک بیج میں پورا درخت بننے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے اسی طرح اس تولیدی خلیے میں بھی ایک مکمل بھیڑ کی خصوصیات موجود تھیں۔ اس خلیے کو ایسے ماحول میں رکھا گیا کہ اس کی تقسیم در تقسیم کا عمل کچھ دیر کے لئے رک گیا۔

اس دوران ایک (۵) کا انڈہ حاصل کیا گیا اس خلیے کو لیبارٹری کی ایک ڈش میں زندہ رکھا گیا اور دونوں کے ملاپ سے صابن کے بلبلوں کی صورت میں ایسے خلیے وجود میں آ گئے جن میں ایک بھیڑ بننے کی مکمل خصوصیات موجود تھیں۔ واضح رہے کہ نر مادہ(۶) بھیڑ کے خلیوں کے ملاپ کا یہ سارا عمل لیبارٹری میں سرانجام پایا اس کے بعد اسے ایک اور بھیڑ کے جسم میں داخل کر دیا گیا مقررہ مدت کے بعد جب اس بھیڑ نے ایک بچے کو جنم دیا تو یہ بالکل ہو بہو ویسی شکل کا تھا جیسا کہ اس کی ماں تھی۔ بھیڑ کے اس بچے کا نام ڈولی رکھا گیا۔" (۷)

آیئے کلوننگ کے عمل کو ایک دوسرے انداز سے دیکھتے ہیں۔

حیاتیاتی سائنس میں ایک ایسی تیکنیک دریافت کرنیکا انکشاف ہوا ہے جو ممالیہ (دودھ پلانے والے جانور) کی نقل بمطابق اصل تیار کرنے میں مدد دے گی۔ گزشتہ دنوں اسکاٹ لینڈ میں واقع روسلن انسٹیٹیوٹ کی ٹیم کے سربراہ ڈاکٹر آئن ولمٹ نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ وہ ایک ایسی بھیڑ کی تخلیق اور نشوونما میں کامیاب ہو گئے ہیں جو صحت مند اور توانا ہے اور اب اس کی عمر سات ماہ ہو چکی ہے۔ نوزائیدہ بھیڑ جو اب عالمی شہرت پا چکی ہے اسکا نام ڈولی

ہے۔

ڈولی کی تخلیق اس طرح کی گئی کہ ایک بھیڑ کا پستانی خلیہ حاصل کر کے اسے ایک دوسری بھیڑ کے بیضہ میں داخل کر دیا گیا جس کا مرکزہ علیحدہ کر لیا گیا تھا۔ پھر اس کو افزائش کے لئے ایک پلیٹ میں رکھا گیا اور ایک تیسری بھیڑ سے ماں کا کام لیا گیا۔ پھر ایک میمنا (بھیڑ کا بچہ) تولد ہو یہ بھیڑ کا بچہ اس بھیڑ کا ہم شکل تھا جس سے ایک نیا خلیہ حاصل کیا گیا تھا۔ اس حیران کن اور ہلچل مچا دینے والی تیکنیک کا نام کلوننگ ہے۔" (۸)

اگر کلوننگ کو اس سے آسان انداز سے دیکھنا ہو تو یوں کہہ سکتے ہیں کہ Embyryo ایمبریو ان خلیوں کو کہتے ہیں جن سے بچہ بنتا ہے۔ یا پھر آپ کہہ سکتے ہیں کہ یہ بچے کی انتہائی پہلی حالت ہے۔ (سائنس دانوں کے لئے) ان خلیوں پر کام کرنا کافی آسان ہے کیونکہ ابھی یہ تمیزی عمل سے نہیں گزرے ہوتے۔ یعنی ابھی وہ ان فیصلوں سے نہیں گزرے ہوتے جن کے بعد وہ جلد، دماغ یا وہ کسی اور جسمانی جز کا حصہ بن جائیں۔

ایک خلیہ جو ابھی تمیزی عمل سے نہ گزرا ہو وہ جسم کے باقی تمام خلیوں کو پیدا کر سکتا ہے۔ کیونکہ ماہرین حیاتیات کے مطابق وہ کسی بھی کروموسوم پر موجود جین Gene کو حرکت دے سکتے ہیں۔ لیکن جیسے جیسے سیل کا تقسیمی عمل Cell Division یہ تمیزی عمل DNA جو کہ دوسروں والا عنصر ہوتا ہے جس سے جین بنتا ہے اس کے مرکز Nucleus میں تہہ ہونے کے عمل پر اثرانداز ہوتا ہے۔

دوسری ماہیتی تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ DNA کا زیادہ دوہرا ہو جانا DNA تک رسائی ناممکن بنا دیتا ہے۔ جس کا فائدہ یہ ہے کہ DNA محفوظ رہتا ہے۔

Embryo ایمبریو سے Cloning کا ایک نقصان یہ ہے کہ آپ کو یہ معلوم نہیں ہوتا کہ آپ کیا حاصل کریں گے جبکہ ایک جوان Cell سیل کی کلوننگ سے آپ جان سکتے ہیں کہ تیار ہونے والی نقل کیسی ہو گی کیونکہ بیالوجیکل ماں یا باپ آپ کے سامنے ہوتا ہے۔

اس سے پہلے کہ اس کا کلون Clone بنائیں Cloning میں کلون کو اپنی ماں یا باپ سے بہتر بنانے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ ایک مرتبہ آپ ایک خاص خصلت والا جانور بنا لیں تو آپ اس جیسے کئی جانور بنا سکتے ہیں۔ گزشتہ سالوں میں کچھ سائنس دانوں نے یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ تمیزی عمل سے جو تبدیلیاں آتی ہیں وہ ناقابل ترمیم ہیں جس کی وجہ سے جوان خلیے کی کلوننگ Cloning ناممکن ہے۔

ڈولی کی تخلیق میں اس بات کو توجہ کا مرکز بنایا گیا ہے کہ Cell Cycle کو روکا جائے۔

ڈولی کے لئے جو خلیے حاصل کئے گئے وہ پستان کے تھے۔ جن کو ایک ہفتے تک بھوکا رکھا گیا جس کی وجہ سے وہ ایک طرح سے سو گئے۔ پھر کلوننگ کی ایک اور تیکنیک نیوکلیئر ٹرانسفر کو آزمایا گیا۔ پہلے انہوں نے ایک انڈے جسے ابھی فرٹیلائیز Fertilize نہیں کیا گیا تھا اس میں اس کا مرکزہ Nucleus نکالا اور اسے اس خلیے کے ساتھ رکھ دیا گیا جسے کلون Clone کرنا تھا اور بجلی کے ہلکے ہلکے جھٹکے دیئے جن کی وجہ سے دونوں خلیے آپس میں مل گئے اور انڈے نے دوسرے خلیے کا سہارا DNA قبول کر لیا۔ جیسے وہ اس کا اپنا ہو۔ پھر انہوں نے اس کے سیل سائیکل Cell Cycle کو دوبارہ جاری کر دیا ایک ہفتے کے بعد انہوں نے اس انڈے کو جو Embryo ایمبریو کی حالت میں تھا ایک بھیڑ کی بچہ دانی میں پہنچا دیا اور اس طرح مقررہ مدت کے بعد ڈولی نے جنم لیا۔" (۹)

پروفیسر راشد لطیف (لیڈی ولنگٹن ہسپتال' لاہور) کہتے ہیں کہ جس چیز کو کلوننگ، کہا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی جاندار کے جسم کا کوئی سیل (جو کہ تولیدی سیل نہ ہو) ایسے ماحول میں رکھا جائے کہ وہ تبدیل ہو کر تقسیم ہونا شروع ہو جائے اور ایمبریو بھی اسی جاندار کو بنا دے جو پھر نشوونما پانا شروع ہو جائے اور خاص طور پر ایک ہی قسم کے جاندار خواہ وہ میل ہوں یا فی میل کے سیلوں Cells سے لیا گیا ہو تو اس صورت میں ہم انسانوں کی بات کر لیتے ہیں کہ جو انسان پیدا ہو گا وہ پہلے جیسے انسان کا سا ہو گا۔ ایسا Theoratical تو ہو سکتا ہے مگر عملی طور پر Practically ابھی ایسا ممکن نہیں ہوا اور میں یہ کہوں گا کہ انسانوں کے لیول پر تو دنیا میں کہیں بھی اس بات پر ریسرچ شروع نہیں ہوئی اور کسی جرنل میں فی الحال اس کا تذکرہ نہیں ملتا۔

آئندہ سالوں میں انسانی کلوننگ کے امکانات کے سوال پر ڈاکٹر راشد لطیف کہتے ہیں کہ بات یہ ہے کہ جس طرح سائنس ترقی کرتی جا رہی ہے اور انسان کی پیدائش کے بارے میں حقائق سامنے آتے جا رہے ہیں اور راز کھلتے جا رہے ہیں تو دیکھنا یہ ہے کہ یہ بات کہاں تک پہنچتی ہے' کیا آئندہ ہم مصنوعی DNA بنا سکتے ہیں یا ہم جسم کے کسی غیرتولیدی سیل کو کسی خاص طریقے سے ایسے سیل میں تبدیل کر سکتے ہیں جس میں پورا جاندار بننے کی صلاحیت ہو۔ اس کے بارے میں آج ہم حتمی رائے نہیں دے سکتے۔ اس کا اقرار کرنا یا انکار کرنا ابھی قبل از وقت ہو گا۔ ہاں ابھی نہ تو انسانوں میں کلوننگ کا عمل ہوا ہے اور نہ ہی دنیا میں کسی خطے پر اس کے بارے میں ریسرچ شروع ہوئی ہے۔ البتہ کل کیا ہو گا اس کے بارے میں اندازہ نہیں لگا سکتے کیونکہ ہمارا علم محدود ہے۔ یہ آنے والا وقت ہی بتائے گا فی الحال یہ ناممکن ہے۔" (۱۰)

مذکورہ بیانات کی روشنی میں ہمیں کلوننگ کے بارے میں چند بنیادی معلومات حاصل

ہوئیں ہیں اور کلوننگ کا تصور ہمارے ذہن میں حاصل ہوا ہے۔ ان اقتباسات میں بعض وجوہ سے ابہام بھی ہے لیکن ہم یہاں اس پر مزید بحث کے متحمل نہیں ہو سکتے کہ اس مختصر مقالہ میں اس کی گنجائش نہیں تفصیلات کے لئے انشاء اللہ کوئی الگ مقالہ ترتیب دیا جائے گا کیونکہ اس رسالہ میں ہماری مقصودی بحث کلوننگ ٹیکنالوجی کے ذریعے تولید کو اسلامی نکتہ نظر سے دیکھنے سے ہے۔ جس کے لئے ہمیں بنیادی معلومات کی ضرورت تھی جو کسی حد تک حاصل ہو گئیں۔ البتہ حیوانی سیل کے بارے میں چند ضروری باتیں کر لیتے ہیں۔

حیوانی سیل کیا ہے؟

"ہر سیل اپنے اندر ایک مکمل وجود رکھتا ہے۔ اس میں یہ خاصیت ہوتی ہے کہ وہ یہ فیصلہ کر سکے کہ وہ جسم کا کونسا حصہ بننا چاہتا ہے اور وہ جو بننا چاہے بن سکتا ہے۔ وہ رب کائنات کے بنائے ہوئے نظام کے تحت اپنی Division کے ابتدائی مراحل میں یہ فیصلہ کر لیتا ہے کہ وہ جگر بننا چاہتا ہے' کان بننا چاہتا ہے' دماغ بننا چاہتا ہے' ہاتھ بننا پسند کرتا ہے یا پھر معدہ بننا چاہتا ہے۔ یہ فیصلہ کر لینے کے بعد اس کے اندر پائی جانے والی دیگر صلاحیتیں خوابیدہ ہو جاتی ہیں۔ اگر کسی مرحلے پر سیل کو واپس ابتدائی مرحلے یعنی ایمبریو Embryo کی حالت میں لایا جا سکے تو اس سے نئے فیصلے کروائے جا سکتے ہیں۔ سیل سے یہ فیصلے کون کرواتا ہے؟ یقینی طور پر وہی ہستی جو کائنات کے ہر جاندار اور غیرجاندار کے وجود کی خالق اور مالک ہے اور جس نے ہر چیز بشمول سیل کو تخلیق کر کے موجود کیا اور اس کے اندر ایک انتہائی پیچیدہ نظام رکھ دیا۔ جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا ہے کہ وہی خالق ہے جو کچھ کرنے کا ارادہ کرتا ہے تو کہتا ہے "ہو جا اور ایسا ہو جاتا ہے" (القرآن)

"روئے زمین پر پائی جانے والی حیات دو قسم کی ہے ایک حیوانات بشمول انسان کی شکل میں اور دوسری نباتات کی شکل میں' ان دونوں کی بنیاد حیواناتی یا نباتاتی سیل ہوتا ہے۔ سیل زندگی کی بنیادی اکائی ہے۔ نباتاتی سیل پلاسٹڈز Plasteds کی موجودگی میں اپنی خوراک خود بناتا ہے جس کی وجہ سے وہ توانائی حاصل کرتا ہے۔ حیواناتی سیل میں پلاسٹڈز نہیں ہوتے اس لئے وہ اپنی خوراک کے لئے نباتات اور دوسرے حیوانات پر انحصار کرتا ہے اور پھر اس خوراک کو ہضم کر کے توانائی حاصل کرتا ہے۔"

"کلوننگ کے میدان میں ڈولی بھیڑ کی پیدائش کا کامیاب تجربہ صدیوں پر محیط انسانی کوششوں کا ثمر ہے۔" (۱۱)

تیس سال قبل زراعت کے شعبے میں اس کی شروعات ہوئیں' سب سے پہلے بغیر جڑ یا بیج ایک لیبارٹری میں پیدا کی گئی یہ جینٹک انجنیئرنگ کی ابتداء تھی۔ مگر اس سے بھی قبل ۱۹۵۰ء میں جانداروں کی پیدائش کیلئے مصنوعی طریقے استعمال کئے گئے۔ بیل کے مادہ تولید کو منجمد کر کے ایک ملک سے دوسرے ملک منتقل کیا گیا اور وہاں گایوں سے بچھڑے پیدا کرنیکا کام لیا گیا۔

پھر ۱۹۶۲ء میں مینڈکوں کے بچے پیدا کئے گئے۔"

"حیوانی سیل Animal Cell سے نیوکلیس کی منتقلی کوئی نئی بات نہیں۔ ایسا کئی بار کیا جا چکا ہے۔ مگر ڈولی کی کامیاب کلوننگ اس بات کا ثبوت ہے کہ انسان اب اس قابل ہو گیا ہے کہ انسان ایک عمر رسیدہ حیوانی سیل کو واپس اسی حالت میں لے آئے جہاں وہ یہ فیصلہ کر سکے کہ اسے (سیل کو) کیا بننا ہے۔ یا سیل سے یہ فیصلہ کروایا جا سکے کہ وہ ایک دوسرا وجود تیار کر سکے جو پہلے وجود (جس سے سیل حاصل کیا گیا) کا ہو بہو نقش ہو۔" (۱۲)

انسانی کلوننگ کے حوالے سے اگرچہ ابھی ایسا ممکن نہیں لیکن سوال یہ ہے کہ اس سے پہلے کتنی ہی چیزیں جو ہمیں ناممکن نظر آتی تھیں وہ آج نا صرف ممکن ہو چکی ہیں بلکہ عملی وجود کے ساتھ آج ہمارے درمیان موجود ہیں۔ جیسا کہ حیوانی سیل سے نیوکلیس کی منتقلی اور ٹیسٹ ٹیوب بی بی اب سے کچھ دیر پہلے تک ناممکنات میں شمار کئے جاتے تھے لیکن اب دنیا کے کونے کونے میں ایسا عملی طور پر ہو رہا ہے۔ اگرچہ حیاتیات کی نصابی کتابوں کے مطابق کسی بالغ دودھ پلانے والے جانور کے واحد خلیے سے کسی جاندار کو مکمل وجود دینا ممکن نہیں۔ لیکن ڈولی بھیڑ کی کامیاب کلوننگ نے اس خیال کی تردید کر دی ہے۔ اس سے اس بات کو تقویت ملتی ہے کہ آنے والے دنوں میں جینٹک انجنیئرنگ انسان کی کلوننگ میں کامیاب ہو جائے گی۔

کلوننگ اور خدشات :

جب سے کلوننگ کے ذریعے تخلیق کا موضوع زیر بحث آیا ہے قسم قسم کے خدشات کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ اگرچہ بعض ماہرین کلوننگ کے مفید پہلوؤں کو بھی سائنس دانوں کے بیانات کی روشنی میں سامنے لائے ہیں جس کا ذکر ہم آئندہ صفحات میں کریں لیکن اکثریت نے اس کے نقصانات اور منفی پہلو ہی گنوائے ہیں اس سلسلے میں منور علی صدیقی نے اپنے ایک آرٹیکل میں درج ذیل خدشات کا اظہار کیا ہے۔

"انسان پر اگر اس تیکنیک (کلوننگ) کا اطلاق کیا گیا تو ایسے مسائل پیدا ہو جائیں گے جن کا تعلق اخلاقیات' نفسیات' قوانین اور سماجی اور ازدواجی رشتوں سے ہے۔ ولادت جنسی

مباشرت کی مرہون منت ہے۔ انسان سے اگر اس کا یہ پیدائشی حق چھین لیا گیا اور زندگی شیشوں کے ظروف میں جنم لینے لگی تو ایسے بھیانک مسائل سے واسطہ پڑے گا جن پر ہمارا کوئی کنٹرول نہیں ہو گا۔

گوئٹے کہتا ہے۔ "اگر خوردبین یا دوربین زیادہ استعمال کی گئی تو انسانی آنکھوں کو ان کے قدرتی صحت مندانہ اور نفع بخش نقطہ نظر سے محروم کر دیں گی۔" (۱۳)

سائنس دانوں کی یہ جسارت کہ وہ انسان کو اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق تخلیق کر سکتے ہیں یا ان کی ہو بہو نقل بنا سکتے ہیں۔ فطرت کے ساتھ چھیڑ چھاڑ اور قدرت کے کاموں میں مداخلت کے مترادف ہے۔"

"کلوننگ میں فرد کی ولدیت یا مادریت کا کچھ علم نہیں ہو گا اور ایک بے شناخت شخصیت وجود ثانی حاصل کرے گی۔ والدین اپنی اولاد کو صنعتی پیداوار سمجھنے لگیں گے۔

اس حوالے سے مذہبی رہنماؤں میں سے سب سے پہلے پوپ پال دوم کا رد عمل بھی سامنے آیا ہے۔ انہوں نے اسے ایک خطرناک تجربہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ کچھ لوگ دولت اور قوت کی خاطر انسانی عظمت اور تقدس کو پامال کر دینا چاہتے ہیں۔ امریکہ نے بھی اس ادارے کی امداد فی الحال روک دی ہے۔

"اب ذرا اس مفروضے پر غور کیجئے کہ ایک جوڑا جس کا بیٹا فوت ہو گیا ہے وہ اس کا بدل چاہتے ہیں۔ بالکل اسی جیسا وہی شباہت وہی خوبیاں جو مرنے والے میں تھیں۔ عام طریقے سے تو وہ اپنی خواہش کو پورا نہیں کر سکتے وہ کلوننگ ٹیکنالوجی کی طرف ہی رجوع کریں گے۔ لیکن سچائی یہ ہے کہ اس طرح بھی وہ ایک مختلف فرد ہی پائیں گے۔ اس خیال میں کوئی وقعت نہیں کہ کوئی شخص اپنے باپ یا بیٹے کو واپس لا سکے گا۔

جب لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیں گے تو اصرار سے گریز کریں گے۔ ایک اور پریشان کن اور امکانی صورت یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے لئے فالتو اعضائے بدن حاصل کرنے کے لئے کلون تخلیق کرے اور یوں انسانیت کی تخریب ہونے لگے۔ (۱۴)

ایک اور جرنلسٹ فیصل رؤف نے ایک خبر کے حوالے سے کہا کہ امریکی صدر کلنٹن نے گزشتہ ہفتے ایک کمیشن مقرر کیا جس کے ذمہ یہ کام سپرد کیا کہ وہ ہم شکل تیار کرنے کی اس نئی ٹیکنالوجی کے بارے میں اپنی رپورٹ ۹۰ دن کے اندر پیش کرے اور یہ بھی بتائے کہ اس مسئلے کے کیا کیا قانونی اور اخلاقی پہلو ہیں۔ لیکن اس رپورٹ کی تکمیل سے پہلے ہی دنیا بھر میں اس کے خلاف سخت رد عمل شروع ہو گیا ہے۔ امریکہ، جرمنی، جاپان، فرانس اور دیگر ترقی یافتہ

ممالک کے ماہرین نے کہا ہے کہ ہمیں یہ تیکنیک انسانوں پر ہرگز استعمال نہیں کرنی چاہئے۔ ان ماہرین کا کہنا ہے کہ کسی کا ہم شکل تیار کرنا ایک گھناؤنا جرم ہو گا کہ اب انسان بھی محض ایک بے زبان جنس ہے جن کی تیاری پر انڈسٹری ڈیزائن اور کوالٹی کنٹرول والے اصول لاگو ہوں گے۔ اگر ایک بار یہ سلسلہ شروع ہو گیا تو پھر اس کی کوئی حد نہیں رہے گی اور نوبت یہاں تک پہنچ جائے گی کہ ایسے انسان پیدا کئے جانے لگیں گے جن کا مقصد دل' جگر' گردے اور دیگر انسانی اعضاء کے عطیات دینا ہو گا۔ یعنی ایک بچی صرف اس لئے پیدا کی جائے گی کہ اس کا دل کسی مریض کے کام آسکے۔

یہ تاثر عام ہے کہ سائنس اور ٹیکنالوجی پر تحقیق آزادانہ رجحانات کی متقاضی ہے اور اسکی ترقی و عروج اسی رویے میں پنہاں ہے۔ لیکن اگر مغرب کے حوالے سے دیکھا جائے تو یہ بات زیادہ درست معلوم نہیں ہوتی کیونکہ مغرب مکمل کمرشل ازم کی لپیٹ میں آچکا ہے۔ زندگی کے ہر پہلو کو کاروباری نکتہ نگاہ سے دیکھا جارہا ہے۔ چاہے وہ عزت ہو' عصمت ہو' خانگی زندگی ہو' اخلاقی قدریں ہوں' تعلیم ہو' مقدس رشتے ہوں یہ سب کچھ مغرب میں اتنا ہی تاجرانہ نظر سے دیکھا جارہا ہے جتنا کہ وہ ایک کمرشل فلم' آرٹ یا کسی دوسری انڈسٹری کو دیکھتے ہیں۔

بظاہر مغرب میں علم اور دولت کا اتحاد نظر آتا ہے اور اسے مغرب کا ایک خوش کن پہلو بھی کہا جا سکتا ہے لیکن حقیقت میں یہ سراب سے زیادہ کچھ نہیں کیونکہ وہاں کا سرمایہ دار انہیں امکانات پر سرمایہ کاری کرتا ہے جہاں سے اصل زر مع سود لوٹنے کی توقع ہو' سائنس ترقی کرے نہ کرے' ٹیکنالوجی ترقی کرے نہ کرے' علم ترقی کرے نہ کرے مغرب کے سرمایہ دار کو اس سے کوئی سروکار نہیں۔

جب مغرب کا مکمل زرپرست انسان کلوننگ کو کمرشل زاویہ نگاہ سے دیکھے گا اور نتیجۃً اسے ایک انڈسٹری کی صورت دے گا تو پھر ذرا چشم تصور سے دیکھئے کہ پھر اس کے ہاتھوں کیا کیا گل کھلیں گے' وہ اس منافع بخش کاروبار کو کس حد تک آگے لے کر جائے گا اور اس انسان نما پتلے کی شراکت سے کیا کیا گھناؤنے افعال سرانجام دے گا اور کتنے خوش نما گناہ ایجاد کرے گا۔

اگر انسان ایسا کرنے میں ایک مرتبہ کامیاب ہو گیا تو پھر اس سلسلے کو روکنا ناممکن ہو گا اور اگر یہ سلسلہ کبھی رکا بھی تو ان اتھاہ گہرائیوں میں جہاں سے واپسی کا کوئی راستہ نہیں ہو گا' پھر اس وقت کی ہولناک صورت حال کا صرف تصور ہی کیا جا سکتا ہے۔ نہ کوئی نسب ہو گا اور نہ کسی رشتے کا تقدس ہو گا' نہ یہ لطیف انسانی جذبات ہوں گے نہ احساسات' محبت' الفت'

Marfat.com

مروت' اخوت جیسی چیزوں کے نام صرف کتابوں میں ملیں گے۔
انسانی کلوننگ نے انڈسٹری کی صورت اختیار کی تو یہ مغرب کے اب تک ایجاد کردہ گناہوں میں سب سے بڑا گناہ ہو گا اور اس کے اثرات اور نقصانات ایڈز سے کہیں بڑھ کر ہوں گے۔ ایڈز مغرب کا وہ گناہ ہے جو اب پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا ہے اور سب سے بڑھ کر یورپ بھگت رہا ہے۔ ایڈز اگر موجودہ رفتار سے پھیلتا رہا تو یہ چند عشروں میں یورپ کی آخری ہچکی ثابت ہو گا اور کلوننگ اس کے تابوت میں آخری کیل۔ کیونکہ غیر فطری افعال کا یہ فطری انجام ہوتا ہے۔

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

اسکاٹ لینڈ کے روسلن انسٹیٹیوٹ میں ڈاکٹر آئن ولمٹ کے کامیاب تجربے سے ڈولی (بھیڑ) کی پیدائش کے بعد اب یہ سلسلہ چل نکلا ہے اور رکتا نظر نہیں آتا' ڈاکٹر آئن ولمٹ کے کلوننگ کے کامیاب تجربے کے اعلان سے ٹھیک ایک ہفتہ بعد امریکی سائنس دانوں کی ایک ٹیم نے چند بندروں کو پیش کیا اور دعویٰ کیا کہ انہوں نے یہ کلوننگ ٹیکنالوجی سے پیدا کئے ہیں۔
برطانیہ میں مشہور ریسی گھوڑے سگار (جس پر کروڑوں کا جوا ہوتا ہے) اس کی فوٹو اسٹیٹ تیار کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ آسٹریلیا میں سروست پانچ سو بھیڑیں آزمائشی طور پر پیدا کرنے کا پلان تیار ہوا ہے۔ مطلب یہ کہ اب یہ سلسلہ چل نکلا ہے' موخرالذکر واقعات بظاہر مفید معلوم ہوتے ہیں لیکن اصل فیصلہ وقت دے گا تاہم ہمارے خدشات انسانی کلوننگ سے متعلق ہیں۔ جن کے بارے سائنس دانوں کا دعویٰ ہے کہ وہ صرف دو سال میں انسان کی "ڈپلی کیٹ" کاپی تیار کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔

سائنس دانوں کا ردعمل:

جس خوف اور تشویش کا اظہار مختلف حلقوں کی طرف سے کیا جا رہا ہے سائنس دانوں نے اسے بلاجواز اور مبالغہ آمیز قرار دیتے ہوئے کہا ہے "کہ لوگ جینز کے بارے میں یہ ادراک نہیں رکھتے کہ ان کا کیا کردار ہے وہ کس طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔ تو خطرہ لاعلمی سے لاحق ہے نہ کہ ٹیکنالوجی کی قوت سے۔ انسان کا کولون تخلیق کرنے کا یہ ہرگز مطلب نہیں کہ یہ متعلقہ فرد کی کاربن کاپی ہو گا۔ یا ایک ایسا روبوٹ یا کٹھ پتلی انسان ہو گا جسے سائنس فکشن میں پیش کیا جاتا ہے۔ یہ تو ایک ملتا جلتا یا مشابہت رکھنے والا فرد ہو گا جو تاخیر سے پیدا ہوا ہے یعنی

غیر ہم عصر اگرچہ موروثی طور پر یکساں مگر کئی اعتبارات سے مختلف۔" (۱۵)

سائنس دانوں کا اس بات میں بھی اختلاف نہیں کہ اگر کلوننگ کا اطلاق بلاحدود و قیود انسان پر کیا گیا تو یہ یقیناً افسوسناک امر ہو گا۔ سبھی کا خیال ہے کہ اگر معاملہ انسانی کلوننگ تک پہنچے تو یہ اخلاقی اور سماجی حدود کے اندر ہو بلکہ اس کے لئے سخت ضابطہ اخلاق مرتب کیا جائے۔ اس کی عام حالات میں قطعاً" اجازت نہ دی جائے اور صرف ایسے جوڑے کے لئے اس ٹیکنالوجی کو بروئے کار لایا جائے جو بے اولاد ہو۔

سائنس دانوں کا نقطہ نظر بجا ہے لیکن یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ چکی ہے کہ سائنس کسی قید اور پابندی کو قبول نہیں کرتی اور نہ ہی کسی ضابطہ اخلاق کو خاطر میں لاتی ہے اس کا اپنا ایک خاص رویہ ہے جس کے مطابق یہ اپنا راہ بناتی جاتی ہے اور بالاخر اخلاقیات اور اندازہ جات کو بہت پیچھے چھوڑ جاتی ہے۔

اس کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ مغرب میں یہ رجحان رواج پا رہا ہے کہ جو اداکارائیں' سیاست پیشہ خواتین' ملازمت پیشہ اور دیگر حسن اور نفس پرست نازک اندام خواتین جو بچہ کی پیدائش کے طویل کٹھن اور صبر آزما مراحل سے نہیں گزرنا چاہتیں انہوں نے ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی سے فیضیاب ہونا شروع کر دیا ہے یعنی وہ اپنے بیضہ Egg اور شوہر کے سپرم (تولیدی مادہ) کو ٹیسٹ ٹیوب میں افزائش کرواتی ہیں اور پھر ایک کرائے کی خاتون کی خدمات حاصل کر کے یہ جنین اس کے رحم میں منتقل کر دیا جاتا ہے جو مقررہ مدت کے بعد بچے کی زچگی کا عمل سرانجام دیتی ہے۔ پھر بچہ مالکان کے حوالے کر کے چلتی بنتی ہے اس سارے عمل میں مرد کے کردار کو بیالوجیکل فادر کہا جاتا ہے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ اس بچے کی اصل ماں کون ہو گی۔ بیضہ Egg دینے والی یا تولید کے مراحل سرانجام دینے والی خاتون۔

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا؟

گویا دوسری خاتون کو انسانیت کے درجے سے نیچے اتار کر فقط آلہ تولید قرار دے دیا گیا ہے۔ اب فرمائیں اخلاقی حدود اور قیود کی بات کرنیوالے سائنس دان کہ مذکورہ طرز عمل پر کونسا اخلاقی تعزیری فتویٰ صادر فرماتے ہیں اور کون سے ضابطہ اخلاق کا بند باندھتے ہیں۔ یقیناً اس بے حجاب تہذیب پر نہ تو کوئی سائنس دان کوئی حد مقرر کر سکتا ہے اور نہ صدر کلنٹن جیسے لوگوں کی پابندیاں۔ یہ بے عار و ننگ تہذیب جس اندھی کھائی میں گرنا چاہتی ہے گر کر رہیگی۔

تاک میں بیٹھے ہیں مدت سے یہودی سود خوار
جن کی رو باہی کے آگے ہیچ ہے زور پلنگ!
خود بخود گرنے کو ہے پکے ہوئے پھل کی طرح
دیکھئے پڑتا ہے آخر کس کی جھولی میں فرنگ! (۱۶)

گویا عورت کی تذلیل کی حد ہو گئی۔

کلوننگ ٹیکنالوجی سے متوقع فوائد:

جہاں کلوننگ کے منفی نتائج کا ذکر کیا جا رہا ہے وہاں کلوننگ سے متوقع بے پناہ فوائد کی نشان دہی بھی کی جا رہی ہے۔

کلوننگ پر کام کرنے والے ماہرین نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ اس جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے جانوروں کی ایسی نسل تیار کی جائے گی جن کے دودھ اور گوشت میں ایسے اجزاء شامل کئے جا سکیں گے جو انسانی بیماریوں کے علاج میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ ایسے بچے جو قبل از وقت پیدا ہو جائیں ان کے لئے ایسی غذا کا کام دے سکیں گے جو اس قدرتی خوراک کا نعم البدل ثابت ہو۔ اس کلوننگ طریقہ تولید سے معرض وجود میں آنے والے حیوانات کے اعضاء سے حسب ضرورت انسانی جسم میں پیوند کاری بھی کی جاسکے گی۔ اس طرح میڈیکل سائنس کی ایک نئی شاخ سامنے آئے گی اور سرجری کے شعبہ میں انقلاب آجائے گا۔

یونیورسٹی آف ناٹرے ڈیم کے پروفیسر آف کرسچین ایتھکس رچرڈ میکورمک کہتے ہیں۔

"کہ ہمارا ضابطہ اخلاق ایسے کاموں کی اجازت بالکل نہیں دے سکتا لیکن ایسے لوگ بھی ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ ہم شکل انسان تیار کرنے کا سب سے بڑا فائدہ یہ ہو گا کہ اگر کوئی سائنس دان قریب المرگ ہو گا تو وہ اپنے پیچھے خلا نہیں چھوڑیگا: بلکہ اس کے مرنے سے پہلے اس کا ہم شکل تیار کر لیا جائے گا جو بالکل اسی سائنس دان کی طرح ذہنی صلاحیتوں کا مالک ہو گا۔ ہم شکل انسان تیار کرنے میں بنیادی کردار جین Gene کا ہو گا جس میں فی الحقیقت انسان کی تمام تر خصوصیات موجود ہوتی ہیں۔ بس اس بیج کی لیبارٹری میں آبیاری کی ضرورت ہو گی یہ مکمل درخت خود بن جائے گا۔ جب انسانی جین سے ہم شکل انسان تیار ہونا شروع ہوں گے تو پھر ان جین کا باقاعدہ ایک بینک تیار ہو گا۔ جہاں ذہین ترین

Marfat.com

افراد کے جین اور تولیدی مادے مخصوص درجہ حرارت میں محفوظ ہوں گے اور پھر جب بھی ضرورت پڑے گی اس جین کو نکال کر پورا انسان تیار کیا جا سکے گا۔ مثلاً اگر آئن اسٹائن کا جین محفوظ کر لیا جاتا تو ہر چالیس پچاس برس بعد اس جین کے ایک حصے کی نشوونما کر کے ایک آئن اسٹائن پیدا کر لیا جاتا جس سے ہر زمانے کی نسل کو اس کی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا۔" (۱۷)

ڈاکٹر رچرڈ میکورمک نے کلوننگ کے مستقبل کی بڑی واضح تصویر پیش کی ہے اگر واقعی ایسا ہو تو کلوننگ کے منفی نتائج سے قطع نظر واقعی انسانیت کو ایک انقلاب کی طرف لے جائے گی اور دنیا کے تمام ذہین ترین افراد کی ذہنی اور علمی صلاحیتوں کو یکجا کیا جا سکے گا۔

پنجاب یونیورسٹی مالیکیولر بیالوجی انسٹی ٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ایس رضی الدین نے پاکستان میں حیاتیات پر ہونے والی تحقیق کے بارے میں اعلیٰ نسل کی گائیوں کی بھاری مقدار میں افزائش کے بارے بتایا۔ یعنی ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے بیل اور گائے کے تولیدی مادوں کو چالیس مختلف انڈوں میں تقسیم کر کے اسے ۳۰' چالیس گائیوں کے رحم میں داخل کر کے اتنے ہی بچے پیدا کئے جائیں ان تجربات کا مقصد دودھ کی زیادہ مقدار میں پیداوار حاصل کرنا ہے۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے یہاں جن چیزوں میں کافی ریسرچ کی ہے کریمینل انویسٹی گیشن (جرائم کی تفتیش) چاول' کاٹن کی فصلوں کو کیڑے مکوڑوں سے بچانے سے تعلق رکھتی ہے۔ ہم نے ایسی ٹیکنیک دریافت کر لی ہے کہ مشتبہ شخص کے بال' ناخن کے باریک ترین ٹکڑے سے ہم اس شخص کا حلیہ' کریکٹر غرض سب کچھ بتا کر اس مجرم کی نشان دہی کر سکتے ہیں۔

کسی بھی بچے کی ڈی این اے (انسانی زندگی کا بنیادی خلیہ) کا معائنہ کر کے اس کے والدین کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ مثلاً سیتا وائٹ کی بچی اور عمران خان کے "ڈی این اے" کا معائنہ کر کے بتایا جا سکتا ہے کہ عمران خان واقعی اس بچی کا باپ ہے یا نہیں۔ ہم ایسا چاول اور کاٹن بھی متعارف کروائیں گے جنہیں سرے سے کیڑا نہیں لگے گا اور ایسے ہی چاول پر ریسرچ ہو رہی ہے۔ جس میں پروٹین خود موجود ہو گی اور اسے دال ملا کر کھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ اس کے علاوہ ڈی این اے کی مدد سے ایسے طریقوں پر تحقیق ہو رہی ہے جن سے مشتبہ' ہیپاٹائٹس' ٹی بی اور بریسٹ کینسر کے بارے میں بہت پہلے پتا چل جائے گا۔" (۱۸)

ڈاکٹر رچرڈ میکورمک اور ڈاکٹر ایس رضی الدین کے بیانات کی روشنی میں دیکھا جائے تو

انسانی کلوننگ کے نقصانات سے قطع نظر کلوننگ ٹیکنالوجی اور ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کے ذریعے زراعت اور خصوصاً" مویشیوں کی افزائش نسل کے شعبہ میں انقلابی پیش رفت کی جا سکتی ہے۔ اس سے نہ صرف دنیا سے غلے کی کمی کو پورا کیا جا سکتا ہے بلکہ دودھ اور گوشت کا مطلوبہ ہدف پورا کیا جا سکتا ہے اور سب سے بڑھ کر میڈیکل کے شعبہ میں علاج معالجے کی نئی جہات متعارف کرائی جا سکتی ہیں اور سرجری کو موجودہ سطح سے بہت آگے لے جایا جا سکتا ہے۔ جرم و سزا کی دنیا میں اس کی مدد سے معاملے کی تہہ تک پہنچ کر صحیح فیصلہ کرنے میں مدد لی جا سکتی ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی پر ایک نظر:

ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کے ذریعے تولید تقریباً" ساری دنیا میں کی جا رہی ہے اسے بانجھ پن کے علاج کے طور پر بھی استعمال کیا جا رہا ہے جس سے بے اولاد جوڑے اولاد کی نعمت سے سرفراز ہو رہے ہیں۔ یہ ٹیسٹ ٹیوب طریقہ تولید کیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی مائیکرو بیالوجی انسٹیٹیوٹ کے ڈائریکٹر ڈاکٹر ایس رضی الدین کہتے ہیں کہ

> "شوہر کا تولیدی جرثومہ (سپرم) اور بیوی کا ایگ Egg (بیضہ' انڈہ) لے کر ایک ٹیسٹ ٹیوب میں ایک خاص ماحول میں اس کی افزائش کرتے ہیں۔ ٹیسٹ ٹیوب میں ہی آپ اس انڈے کو ایک سے دو' دو سے چار' چار سے آٹھ اور آٹھ سے بارہ خود مختار حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔ تقسیم در تقسیم کا یہ عمل کئی گنا آگے تک جا سکتا ہے۔ (جن ماؤں کے ہاں بیک وقت دو دو' چار چار بلکہ چھ چھ جڑواں بچے ہوتے ہیں ان میں یہی ہوتا کہ ماں کے پیٹ میں یہ انڈہ کئی حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ عام طور پر ان جڑواں بچوں کی شکلیں بھی آپس میں حیرت انگیز طور پر ملتی ہیں۔ جو چیز ماں کے پیٹ میں ہوتی ہے سائنس دان اسے اب ٹیسٹ ٹیوب میں مکمل کر لیتے ہیں)
>
> بعد ازاں ٹیسٹ ٹیوب بے بی کا یہ افزائش شدہ انڈہ کسی دوسری خاتون کے رحم میں رکھا جاتا ہے (اسی خاتون کے رحم میں بھی رکھا جا سکتا ہے) جہاں یہ صرف خوراک حاصل کرنے کے مراحل طے کرتا ہے۔
>
> اب اگر ٹیسٹ ٹیوب میں ایک خاتون اور مرد کے افزائش شدہ تولیدی مادے کو تقسیم کر کے (۱۲) بارہ مختلف انڈوں کی صورت میں (۱۲) بارہ

Marfat.com

مختلف خواتین کے رحم میں رکھا جائے تو اس سے بارہ ایک جیسے ہم شکل بچے پیدا ہوں گے' بلکہ ان کی تعداد چالیس کروڑ تک بڑھائی جا سکتی ہے۔" (۱۹)

ڈاکٹر ایس رضی الدین صاحب کے بیان سے ایک چیز یہ بھی واضح ہوتی ہے کہ ہم شکل انسان پیدا کرنے کا واحد طریقہ کلوننگ ٹیکنالوجی ہی نہیں بلکہ ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کے ذریعے بھی ہم شکل انسان پیدا کیے جا سکتے ہیں اور ان کی تعداد بھی حسب منشاء بڑھائی جا سکتی ہے۔

لیڈی ولنگٹن ہسپتال لاہور کے پروفیسر ڈاکٹر راشد لطیف نے پاکستان فورم میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ "جن جانداروں میں جنسی تولیدی عمل ہوتا ہے اس میں نر اور مادہ آدھا آدھا بنیادی مواد مہیا کرتے ہیں جس سے آگے بچہ بنتا ہے انسانوں میں بھی ایسا ہی ہے۔ ہم ٹیسٹ ٹیوب بے بی بھی اسی بنیاد پر تیار کرتے ہیں اور جو ایگ Egg اور سپرم لئے جاتے ہیں وہ خاوند اور بیوی ہی کے ہوتے ہیں اور انہیں دو روز کے لئے جسم سے باہر رکھ کر دوبارہ اسی عورت کے جسم میں منتقل کیا جاتا ہے جہاں وہ پرورش پاتا ہے۔ اس ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے عمل میں اس ایمبریو کو ۱۶ سیل سسٹم تک ۳۔ ۴ یا اس سے بھی زیادہ حصوں میں تقسیم کر کے ہر ایک سے بالکل ایک جیسا انسان جو ہر اعتبار سے ایک جیسا ہو بنا سکتے ہیں۔ مگر یہ عمل کلوننگ نہیں ہے۔ قدرت میں بھی اس عمل کے ذریعے جڑواں بچوں کی پیدائش عمل میں آتی ہے وہ جڑواں کہ جن کی شکل بالکل ایک ہی جیسی ہو۔ ہم صرف قدرتی عمل کو خوردبین کے ذریعے سرانجام دیتے ہیں۔" (۲۰)

ڈاکٹر راشد لطیف صاحب کے بیان سے بھی اس بات کی تائید ہوتی ہے کہ ہم شکل انسان کی تخلیق ممکن ہے اور ایسا ہو بھی رہا ہے۔

ٹیسٹ ٹیوب سے بھی کسی نئی بہتر ٹیکنالوجی کے سوال پر ڈاکٹر راشد لطیف کہتے ہیں کہ

"آج کل جو نئی تبدیلی آئی ہے جس سے بے اولاد جوڑے فائدہ اٹھا سکتے ہیں وہ ایکسی ICSI ہے۔ یہ ٹیسٹ ٹیوب جتنا ہی اہم ہے اور چند مواقع پر تو اس سے بھی بہتر ہے۔ جہاں خاوند میں زیادہ نقص ہو بعض اوقات ٹیسٹ ٹیوب بے بی موثر ثابت نہیں ہوتی اس لئے کہ کسی دوسرے مرد کا مادہ تولید استعمال کرنے کا ہم سوچ بھی نہیں سکتے۔ سو یہ کہا جا سکتا ہے کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی بنیادی طور پر عورتوں کے جملہ امراض میں خاص طور پر اور مرد کے چند قسم کے بانجھ پن میں مفید ہے۔ لیکن جن

Marfat.com

مردوں کے سپرم حرکت کم کرتے ہوں یا پھر حرکت ہی نہیں کرتے ان میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی بھی بے کار ہے وہ ایکسی ICSI کے ذریعے اپنا علاج کروا سکتے ہیں۔ یہ ایکسی ICSI ایسے مردوں کے لئے امید کی نئی کرن ہے اس ٹیکنالوجی میں صرف سپرم Sperm کا نیوکلیس Nucleus انڈے میں ڈالا جاتا ہے۔" (۲۱)

یعنی مطلب یہ ہوا کہ ایکسی ICSI طریقہ علاج نے ٹیسٹ ٹیوب بے بی کو بھی پیچھے چھوڑ دیا ہے اور لوگ اب ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی بجائے اب اس کی طرف زیادہ متوجہ ہو رہے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر فرخ زمان اپنی مرضی سے لڑکی یا لڑکے کے حصول کے بارے میں کہتے ہیں کہ

"کائنات ہزاروں سال سے قائم ہے اور اللہ تعالیٰ کا نظام دیکھئے کہ عورتوں اور مردوں کے درمیان ایک خاص تناسب موجود ہے اول تو اس نظام کو چھیڑنا ہی غلط ہے پھر یہ کہنا کہ دنیا میں کوئی ادارہ سو فیصد لڑکی یا لڑکا دے سکتا ہے تو یہ محض مبالغہ آرائی ہے۔ البتہ ہمارے پاس ایسے طریقے موجود ہیں جن کے ذریعے لڑکی یا لڑکا پیدا ہونے کے امکانات کو زیادہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ بھی ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی کی وجہ سے ممکن ہوا ہے۔ ہاں اس پر ایک تو لاگت زیادہ آتی ہے دوسرا اس کا نتیجہ بھی اتنا اچھا نہیں ہے اور خاص طور پر جب تک طبی وجوہات نہ ہوں مثلاً Diseases Sexlikes تو اس طرح سے کرنا بھی Medical Eithics کے خلاف ہے۔" (۲۲)

ڈاکٹر ثاقب صدیق (اسسٹنٹ پروفیسر گائنی جناح ہسپتال) ایگ Egg اور سپرم Sperm کو اسٹور کرنے کے بارے میں کہتے ہیں کہ

دنیا میں اس عمل کو کرائیو فریزنگ کا نام دیا جاتا ہے اور پاکستان میں ہمارے پاس یہ سہولت موجود ہے۔ اس طریقے سے عمل بھی ہوا ہے اگر خاوند کی رپورٹ کبھی بہتر ہو جاتی ہے اور کبھی خراب تو اس صورت میں اس کے سپرم Sperm کو پانچ سال کے لئے بینک میں اسٹور Store کر لیا جاتا ہے اور اسی طرح ایگ Egg اور ایمبریو Embryo بھی۔ البتہ جو ایمبریو اسٹور کیا جاتا ہے یا رحم میں منتقل کیا جاتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے جو بہتر کوالٹی کا ہو۔ اس کے لئے گریڈنگ کی جاتی ہے اور کوالٹی

Marfat.com

کنٹرول ہوتا ہے۔ اسی لئے ٹیسٹ ٹیوب بے بی زیادہ صحت مند اور توانا ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کہتے ہیں دنیا میں ہر جگہ سامان مشین اور آلات ایک سے ہی استعمال کئے جاتے ہیں اور پاکستان میں نتائج کا تناسب تقریباً" مغربی ممالک جتنا ہی ہے۔ وہاں بھی کامیابی کا تناسب ۲۰ - ۲۵ فیصد ہے اور پاکستان میں بھی کم و بیش یہی ہے۔ اگرچہ یہ تناسب کم محسوس ہوتا ہے لیکن قدرتی طریقے سے بھی ہر ماہ حمل ہونے کے امکانات اس سے بھی کم ہیں۔ ہاں البتہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی پر خرچ کرنا پڑتا ہے اور قدرتی طریقے پر خرچ نہیں کرنا پڑتا۔" اگر باہر کے ممالک میں ٹیسٹ ٹیوب بے بی یا اسی طرح کے دیگر ٹیسٹ کروائے جائیں تو اس پر چار پانچ گنا زیادہ لاگت آتی ہے۔ جبکہ سرمایہ بھی بیرون ملک منتقل ہوتا ہے جبکہ پاکستان میں بے حد اچھا علاج ہو سکتا ہے۔" (۲۳)

کرائیو فریزنگ کے بارے میں انشاء اللہ ہم آئندہ صفحات میں مفصل اپنا نقطہ نظر بیان کریں گے۔ بہرحال یہ ایک حقیقت ہے کہ اب ان نئی ایجادات سے صرف نظر نہیں کیا جاسکتا۔

اگر اولاد اس وجہ سے نہ ہو رہی ہو کہ عورت کا تولیدی نظام مرد کے سپرم کو قبول نہ کر رہا ہو تو ڈاکٹر ثاقب صدیق کہتے ہیں کہ ٹیسٹ ٹیوب بے بی یا ایکسی بانجھ پن کا واحد علاج نہیں ہے۔ پہلے بانجھ پن کی وجوہات تلاش کی جاتی ہیں پھر اسکا علاج ہوتا ہے۔ مذکورہ صورت میں آئی یو ون کا طریقہ استعمال کرتے ہیں اور اس سے خاتون کے تولیدی نظام کے اس حصے کو بائی پاس کیا جاتا ہے جو سپرم کو ضائع کرتا ہے۔ ہمیں یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ بانجھ پن کے علاج کیلئے 21st Gift اور اس کے لئے علاوہ دیگر بے شمار طریقے بھی استعمال ہو رہے ہیں۔"

> "ہمارے معاشرے میں یہ رویہ عام ہے کہ بے اولادی کی ذمہ دار عورت ہے۔ یہ قطعی غلط ہے اور تقریباً" پچاس سے ساٹھ فیصد کیسز Cases میں مرد میں کوئی نقص ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا ٹیسٹ ضروری ہوتا ہے جو سادہ بھی ہے اور آسان بھی جبکہ عورت کے ٹیسٹ مشکل بھی ہیں اور مہنگے بھی اس لئے ان کو بعد میں کرنا چاہیے۔" (۲۴)

ٹیسٹ ٹیوب بے بی کیساتھ اس سے ملتے جلتے طریقہ ہائے تولید کا ذکر تفصیلاً" اسلئے کردیا ہے تاکہ جب شرعی نکتہ نظر سے بحث کی جائے تو انکی حیثیت بھی ضمناً" معلوم ہوجائے۔

جہاں تک ان جدید ٹیکنالوجیز کے بارے میں ہمارے معاشرے کے عمومی رویے کا تعلق

ہے تو وہ بڑی حد تک منفی ہے۔ ہمارے ہاں اس قسم کے رونما ہونے والے واقعات کو معاشرہ ذہنی طور پر تسلیم نہیں کر پایا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و کرم ہے کہ برصغیر میں ابھی تک عفت و عصمت جیسی چیزیں عنقا نہیں ہوئیں اور غیرت' شرم' حیا جیسے فطری جذبات ابھی ان میں بالعموم موجود ہیں۔ اس طریقہ تولید کی حلت و حرمت سے قطع نظر اگر کوئی خاندان اس کو بروئے کار لاتا بھی ہے تو کسی پر اس امر کو فاش کرنے میں حجاب محسوس کرتا ہے کہ نہ جانے اگر کسی کو پتہ چلے کہ ہمارا یہ بچہ ٹیسٹ ٹیوب کے ذریعے پیدا ہوا ہے تو یہی طریقہ تولید اس کے نام کے ساتھ بطور پہچان لگا دیا جائے اور معاشرہ اسے ایک عام فرد کے طور پر قبول کرے یا نہ کرے۔ البتہ یورپ میں اس کے خلاف کوئی ردعمل نہیں۔

ناپاک جسے کہتی تھی مشرق کی شریعت
مغرب کے فقیہوں کا یہ فتویٰ ہے کہ ہے پاک (۲۵)

اسلام اور جدید سائنس:

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ اسلام ایسا ہمہ گیر اور عالم گیر مذہب ہے جو زندگی کے تمام شعبوں کا نہ صرف احاطہ کرتا ہے بلکہ یہ تمام کائنات ارض و سما کو محیط ہے۔ یہ انسان کو ایک مکمل ضابطہ حیات ہی نہیں دیتا بلکہ یہ جہان رنگ و بو کی تمام حقیقتوں کو بھی کھول کھول کر بیان کرتا ہے ایک طرف تزکیہ نفس اور تخلیق انسانی کے مقصد کی طرف متوجہ کرتا ہے تو دوسری طرف گردش لیل و نہار اور قمر و کواکب کو مسخر کرنے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ انسان پر سمندر کی گہرائیوں سے لے کر فلک الافلاک سے بھی گزر جانے کی راہیں متعین کرتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ سائنس وقت گزرنے کیساتھ ساتھ جن حقائق کا انکشاف کر رہی ہے اور جدید ٹیکنالوجیز سامنے لا رہی ہے اسلام کی حقانیت اور سچائی اتنی ہی واضح اور اظہر من الشمس ہوتی جا رہی ہے۔ اسلام نے جن تصورات اور نظریات کی نشاندہی چودہ سو سال پہلے کی تھی جدید سائنس اب کہیں اس جانب آہستہ آہستہ سرکنا شروع ہوئی ہے اور نہ جانے اسلام نے جن حقائق و معارف کی طرف اشارہ کیا ہے سائنس کو وہاں پہنچنے تک مزید کتنی صدیاں لگ جائیں۔

دیگر جہات سے قطع نظر صرف فلسفہ تخلیق کو ہی لیں تو اسلام نے تخلیق کے جن مراحل کو صدیوں پہلے واشگاف الفاظ میں بیان کر دیا تھا اور جن حقائق سے پردہ اٹھا دیا تھا' سائنس اس قصر رموز و حقائق کی دہلیز کی طرف بڑھنے کی کوشش کر رہی ہے۔ یہ بھی ایک تسلیم شدہ حقیقت

ہے کہ سائنس نے اب تک کائنات کے جن پوشیدہ گوشوں اور سربستہ رازوں سے پردہ کھسکایا ہے وہ ان اشیاء کے متعلق اسلام کے پیش کردہ نظریات اور فراہم کردہ حقائق کی نفی نہیں کرتی بلکہ ان سائنسی نظریات جن کی طرف اسلام نے رہنمائی کی ہے بس ایک عملی جھلک محسوس ہوتی ہے۔

اسلام چونکہ ایک ازلی اور ابدی دین ہے اس لئے یہ کائنات میں رونما ہونے والے تمام حوادث کو اپنے اندر سمونے کی اہلیت بھی رکھتا ہے اور جدید پیش آمدہ امور کے لئے رہنمائی بھی فراہم کرتا ہے کہ ان سے کس طرح نبرد آزما ہونا ہے۔ اسلام نے آئندہ پیش آنے والے امور کی حیثیت کا تعین کرنے کے لئے بنیادی اصول اور پیمانے ہمیں دے دیئے ہیں۔ ہم اگر صرف ان ضابطوں اور پیمانوں کا صحیح استعمال کر سکیں اور قرآن و سنت کے عطا کئے گئے میزان پر ان امور کو تول سکیں تو ان نئی نئی ایجادات اور تحقیقات کے بارے اسلام کی رہنمائی ہمارے سامنے آ جائے گی کہ ہمیں ان کے بارے میں کیا رویہ اختیار کرنا ہے اور یہی اسلام کے آفاقی دین ہونے کی دلیل بھی ہے کہ اس میں جمود Dead Lock نہیں ہے بلکہ ایک تسلسل اور عروج ہے جس کی سمت یہ ہر لمحے بڑھتا چلا جاتا ہے۔ لیکن بنیادی چیز اسلام کا فراہم کردہ میزان ہے اس میزان کے استعمال کو اجتہاد کہتے ہیں۔ اگر میزان کو صحیح استعمال کریں گے تو اس سے ایک صحیح ٹھوس اور موثر نتیجہ ہمارے سامنے آئے گا اور غلط استعمال سے ہم گمراہی کی طرف بھی جا سکتے ہیں۔

باقی رہا اس میزان کا استعمال تو یہ ہر ایرے غیرے نتھو خیرے کا کام نہیں بلکہ اسلام نے اس آفاقی ترازو کے استعمال کے ماہرین کا بھی تعین کر دیا ہے اگر ترازو ان ماہرین کے ہاتھ ہو گا نتیجہ صحیح آئے گا اور اگر اناڑی ہاتھوں میں ہو گا نتیجہ بھی الٹ ہو گا اس بارے میں قرآن کی رہنمائی ملاحظہ فرمائیں۔

"یضل بہ کثیرا" "و یھدی بہ کثیرا" (۲۶)

"اور بہتیروں کو اس سے گمراہ کرتا ہے اور بہتیروں کو اس سے ہدایت فرماتا ہے۔"

تو وہ ماہرین اصحاب ہدایت' ارباب علم و دانش اور علماء و فقہا و مجتہدین کی جماعت ہے۔ بس' ان کے علاوہ اگر کوئی اس میزان کو اٹھانے کی کوشش کرے گا تو اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مارے گا اور اوٹ پٹانگ بوالعجبیاں بکھیرے گا۔ ہمارے دور میں یہ خطرناک مرض وبائی صورت اختیار کر چکا ہے اور ان خود ساختہ محققین نے کہیں تو جدت کی آڑ میں اسلام کا حلیہ بگاڑا ہے اور کہیں جدید تقاضے کی آڑ میں۔ کہیں قدامت پسندی سے پیچھا چھڑانے کا سہارا لیا ہے اور کہیں سائنس سے ٹیک لگائی ہے اور کچھ سجھائی نہ دے تو اکیسویں صدی کی دم پکڑ لیتے ہیں۔

جدید سائنس اور علماء کے طبقات :

جدید ایجادات' ٹیکنالوجیز اور تحقیقات کے حوالے سے علماء اور دانشور ہمیں تین طبقات میں بٹے نظر آتے ہیں۔

پہلا طبقہ :

پہلا طبقہ تو ان علماء اور دانشور حضرات کا ہے جو اپنے آپ کو روشن خیال' جدت پسند اور جدید تقاضوں سے ہم آہنگ سمجھتے ہیں اور بزعم خویش نہ صرف اسلام کے اصول و فروع پر اپنے آپ کو حاوی سمجھتا ہے بلکہ وہ یہ بھی سمجھتا ہے کہ اسلام نے اجتہاد کی تمام تر ذمہ داری انہی کو سونپی ہے اور وہ سوتے جاگتے اجتہاد' اجتہاد! کے نعرے الاپتے سنائی دیتے ہیں۔
ادھر کوئی نئی ایجاد یا اختراع کی شنید سنی ادھر ان مجتہدین نے شہادت کی انگلیاں کھڑی کر کے اچھلنا شروع کر دیا۔ اجتہاد' اجتہاد! اجتہاد' اجتہاد اور پھر نہ صرف چند سیکنڈ میں اس اختراع کو عین اسلام قرار دے دیتے ہیں بلکہ اس کے حق میں ایسی ایسی پھل جھڑیاں بکھیرتے ہیں کہ مارے ہنسی کے دلائل کے پیٹوں میں بھی بل پڑ جاتے ہیں۔ بس پھر کیا ہوتا ہے ان کو قرآن کی ہر آیت اور صحاح کی ہر حدیث اپنے موقف کے موافق نظر آتی ہے۔ اپنی جدت کی عینک سے پھر قرآن و حدیث سے وہ وہ نکات ڈھونڈ نکالتے ہیں کہ تحریف کا سر شرم سے جھک ہی نہیں جاتا شرم سے پانی پانی بھی ہو جاتی ہے۔
ایسے لوگوں کے بارے میں قرآن کا ارشاد ہے

فاما الذین فی قلوبھم زیغ فیتبعون ما تشابہ منہ ابتغاء الفتنۃ وابتغاء تاویلہ ۳-۷

"وہ جن کے دلوں میں کجی ہے وہ اشتباہ والی کے پیچھے پڑتے ہیں گمراہی چاہنے اور اس کا پہلو ڈھونڈنے کو"

اب کلوننگ کا مسئلہ سامنے آیا ہے تو اللہ تعالیٰ کی یہ جدید مخلوق کہیں انسان کو "**لم یلد**" قرار دینے پر تلی ہوئی ہے اور کہیں **لم یولد** کا مصداق ٹھہرا رہی ہے۔ بہرحال ان حضرات کی گوہر افشانیوں کا جائزہ بھی ہم اپنے مضمون کے آئندہ صفحات میں لیں گے۔

دوسرا طبقہ :

علماء اور دانشوروں کا دوسرا طبقہ وہ ہے جو پہلے طبقے کے برعکس دوسری انتہا کو چھوئے ہوئے ہے یعنی یہ جدید سائنس کی ایجادات اور تحقیقات کو بالکل شجر ممنوعہ سمجھتا ہے۔ ادھر کسی

نے کسی نئی ایجاد کے استعمال کے جواز کی بات کی ادھر اسے اسلام سے نکال باہر کیا ہے۔ صرف اسلام سے نکالنے پر ہی اکتفا نہیں کرتے بلکہ انہیں پیچھے سے شرک' بدعت' کفر کے "چلانویں" فتوے بھی مارتے ہیں اور پھر وہاں تک اس کا پیچھا کرتے ہیں جہاں تک وہ مڑ کر پیچھے دیکھتا ہے۔

انہیں دین ایک ایسا پنجرہ اور شکنجہ نظر آتا ہے جس میں سے جھانکنے کا کوئی سوراخ اور جان بخشی کی کوئی سبیل سجھائی نہیں دیتی (ایسے افعال جن کا تعلق استحباب و مباح کے قبیل سے ہوتا ہے) مستحب کے ترک پر اور مباح کے ارتکاب پر کفر و شرک کی کمان سے فتوؤں کے ایسے ایسے تیر تاک تاک کر لگاتے ہیں کہ الامان والحفیظ۔

اصحاب مدرسہ و خانقاہ جنہوں نے اسپیکر' ٹیلیفون' ریڈیو وغیرہ جیسی ایجادات کو اب کہیں جا کر بجھے دل کے ساتھ بادل نخواستہ قبول کیا ہے۔ کمپیوٹر جیسی چیزوں پر ابھی تعزیر لگا رکھی ہے بعض مدارس کے دربان اسے مدرسے میں داخل ہونے کی اجازت دینے کو تیار نہیں۔

ایسے اصحاب کے سامنے حیاتیات کی دنیا میں پیدا ہونے والے انقلاب کی (حلت و حرمت سے قطع نظر) بات کی جائے تو وہ فوراً **لا حول ولا قوۃ لا حول ولا قوۃ** کی "تسبیح" پڑھنا شروع ہو جاتے ہیں اور تب تک وظیفہ بند نہیں کرتے جب تک سوال کرنے والے کو ان کے مرفوع القلم ہونے کا یقین نہیں ہو جاتا۔

میراث میں آئی ہے انہیں مسند ارشاد
زاغوں کے تسلط میں عقابوں کے نشیمن (۲۸)

تیسرا طبقہ :

تیسرا طبقہ ان علماء اور اصحاب فکر و نظر کا ہے جنہیں رسوخ فی العلم حاصل ہوتا ہے انہیں محتاط طبقہ بھی کہا جا سکتا ہے یعنی یہ کسی امر میں جھٹ پٹ رائے قائم نہیں کرتے بلکہ اس کے اوائل و عواقب کا گہری نظر سے جائزہ لیتے ہیں۔ معاملے کی تہہ تک پہنچ کر اس کو قرآن و حدیث کی کسوٹی پر پرکھتے ہیں پھر دین کے اصول و ضوابط کے میزان پر لاتے ہیں۔ اس کے بعد اظہار رائے میں نہ تو ایک انتہا کو چھوتے ہیں نہ دوسری کو یعنی محتاط رائے کا اظہار کرتے ہیں۔ ایسے ہی اصحاب علم و دانش کے لئے قرآن نے فرمایا۔

" والراسخون فی العلم" - (۲۹)

اور پختہ علم والے

لہٰذا انہی علماء ربانیین کا موقف ہی قابل عمل اور قابل تقلید ہے۔

ایک چوتھا طبقہ :

ایک چوتھا طبقہ جس کا شمار نہ تو علماء میں ہوتا ہے نہ اصحاب فکر و نظر میں۔ یہ مغرب گزیدہ گروہ ہے جو نہ اسلام سے مطمئن ہے اور نہ اسلام کے قواعد و ضوابط سے کوئی دلچسپی رکھتا ہے۔ یہ اپ ٹو ڈیٹ لوگ مذہب کو بس فیشن کی حد تک اپنائے ہوئے ہیں اور اسے ایک اضافی مشغلہ سمجھتے ہیں۔ یہ اصحاب اسلام کی ابجد سے بھی واقف نہیں لیکن ہر امر شرعی میں اپنی اوٹ پٹانگ رائے کو ظاہر کرنا اپنا اولین فرض سمجھتے ہیں۔ ان کا محبوب مشغلہ شعائر دین کا مذاق اڑانا' علماء و فقہاء کو جاہل قرار دینا۔ رجال دین پر تنگ نظری کا لیبل لگانا' صالح مسلمانوں پر بنیاد پرستی کے آوازے کسنا' نام نہاد جدت کا ڈھنڈورا پیٹنا' لباس سے جان چھڑانے اور مادر پدر آزاد معاشرے کو آزادی اور ترقی کی علامت قرار دینا ہے۔ یہ لوگ قرآن و حدیث سے ہدایت لینے کی بجائے بات بات پر میکالے' نطشے' گوئٹے' افلاطون اور ارسطو کے اقوال پیش کرتے ہیں۔ ان لوگوں سے اگر حکمت کی کوئی بات ملتی ہے تو لینی چاہئے لیکن ان کے افکار کو برتر ثابت کرنا بھی تو انصاف کا خون ہے۔

بہرحال یہ چوتھا طبقہ جو علمی حلقوں کے تین تیرہ میں شامل نہیں آزاد خیالی کے پروپیگنڈہ میں خطرناک حد تک آگے جا رہا ہے اور اسلام کے لیبل کی وجہ سے اغیار کے سامنے اس کی غلط ترجمانی کر رہا ہے اور اغیار سمجھتے ہیں کہ اسلام یہی ہے۔ یہ احباب علم و فکر کے لئے لمحہ فکریہ ہے۔

اس قوم میں ہے شوخی اندیشہ خطرناک
جس قوم کے افراد ہوں ہر بند سے آزاد
گو فکر خدا داد سے روشن ہے زمانہ
آزادی افکار ہے ابلیس کی ایجاد! (۳۰)

تخلیق و تولید قرآن کی نظر میں :

کلوننگ اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی تخلیق پر بات کرنے سے پہلے ضروری ہے کہ قرآن حکیم سے رہنمائی حاصل کی جائے کہ وہ پیدائش انسانی و حیوانی کے بارے کن مراحل کی نشان دہی کرتا ہے اور اس کے بعد قرآن حکیم میں یہ جستجو کی جائے کہ آیا اس معروف طریقہ تخلیق و تولید سے ہٹ کر بھی کسی جاندار کا معرض وجود میں آنا ممکن ہے یا نہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ قرآن نے تولید کے جن مراحل کا تفصیل سے ذکر کیا ہے ابھی تک سائنس ان مراحل سے مستغنی ہو سکی ہے اور نہ اس کی نفی کر سکی ہے۔ یہاں اس عمل کو سرانجام دینے میں بعض نئی تحقیقات سامنے لائی ہے جس کا آج کلوننگ اور ٹیسٹ ٹیوب جیسی ٹیکنالوجیز کی صورت میں چرچا ہے۔ آیئے پہلے تخلیق و تولید کے عمل کو قرآن کی نظر میں دیکھتے ہیں۔

(۱) **یاایھا الناس ان کنتم فی ریب من البعث فانا خلقنکم من تراب ثم من نطفۃ ثم من علقۃ ثم من مضغۃ مخلقۃ و غیر مخلقۃ لنبین لکم ط و نقر فی الارحام ما نشاء الی اجل مسمی ثم نخرجکم طفلا" ثم لتبلغوا اشدکم و منکم من یتوفی و منکم من یرد الی ارذل العمر (۳۱)**

اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جی اٹھنے میں کوئی شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے پھر خون کی پھٹک سے پھر گوشت کی نقشہ بنی اور بے بنی بوٹی سے۔ تاکہ ہم تمہارے لئے نشانیاں ظاہر فرمائیں اور ہم ٹھہرائے رکھتے ہیں ماؤں کے پیٹ میں جسے چاہیں ایک مقررہ میعاد تک۔ پھر تمہیں نکالتے ہیں بچے کی صورت میں۔ تاکہ تم اپنی جوانی کو پہنچو اور تم میں کوئی پہلے ہی مر جاتا ہے اور کوئی سب سے نکمی عمر تک ڈالا جاتا ہے۔

(۲) **ولقد خلقنا الانسان من سللۃ من طین ○ ثم جعلنہ نطفۃ" فی قرار مکین ○ ثم خلقنا النطفۃ علقۃ" فخلقنا العلقۃ مضغۃ" فخلقنا المضغہ عظما" فکسونا العظم لحما" ○ ثم انشانہ خلقا" اخر ط فتبرک اللہ احسن الخالقین ○ (۳۲)**

اور بے شک انسان کو ہم نے چنی ہوئی (انتخاب کی) مٹی سے بنایا پھر اسے پانی کی ایک بوند کیا مضبوط ٹھہراؤ میں۔ پھر ہم نے اس پانی کی بوند کو خون کی پھٹک کیا۔ پھر خون کی پھٹک کو گوشت کی بوٹی پھر گوشت کی بوٹی کو ہڈیاں' پھر ان ہڈیوں پر گوشت پہنایا۔ پھر اسے اور صورت میں اٹھان دی تو اللہ بڑی برکت والا ہے سب سے بہتر بنانے والا۔

(۳) **انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج نبتلیہ فجعلنہ سمیعا" بصیرا" ○ (۳۳)**

بے شک ہم نے انسان کو پیدا کیا ملی ہوئی منی سے کہ ہم اسے جانچیں' تو اسے دیکھتا سنتا کر دیا۔

(۴) فلینظر الانسان مم خلق ○ خلق من ماء دافق ○ یخرج من بین الصلب والترائب ○ انہ علی رجعہ لقادر ○ (۳۴)

تو چاہئے کہ آدمی غور کرے کہ جس چیز سے بنایا گیا جست (کرتے ہوئے) پانی سے۔ جو نکلتا ہے پیٹھ اور سینوں کے بیچ سے بے شک وہ (اللہ) اس کے واپس کر دینے پر قادر ہے۔

(۵) یرید اللہ ان یخفف عنکم ج و خلق الانسان ضعیفا" ○ (۳۵)

اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ تم پر تخفیف کرے اور آدمی کو کمزور بنایا (پیدا کیا)

(۶) یایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالا" کثیرا" و نساء" ج (۳۶)

اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور ان دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے۔

(۷) ولقد خلقناکم ثم صورنکم (۳۷)

اور بے شک ہم نے تمہیں پیدا کیا پھر تمہارے نقشے بنائے۔

(۸) خلقتنی من نار و خلقتہ من طین ○ (۳۸)

تو نے مجھے آگ سے بنایا اور اسے مٹی سے۔

(۹) ھو الذی خلقکم من نفس واحدۃ و جعل منھا زوجھا لیسکن الیھا ج فلما تغشاھا حملت حملا" خفیفا" فمرت بہ ج فلما اثقلت دعوا اللہ ربھما لئن اتیتنا صالحا" لنکونن من الصلحین ○ (۳۹)

وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین پائے۔ پھر جب مرد اس پر چھایا اسے ایک ہلکا

سا پیٹ رہ گیا۔ تو اسے لئے پھرا کی۔ پھر جب بوجھل پڑی دونوں نے اپنے رب سے دعا کی ضرور اگر تو ہمیں جیسا چاہئے بچہ دے گا تو بے شک ہم شکرگزار ہوں گے۔

(۱۰) **خلق الانسن من صلصال کالفخار (۴۰)**

اس نے آدمی کو بنایا بجتی مٹی سے جیسے ٹھیکری۔

(۱۱) **ان مثل عیسی عنداللہ کمثل آدم ط خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون (۴۱)**

عیسیٰ کی کہاوت اللہ کے نزدیک آدم کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا وہ فوراً ہو جاتا ہے۔

(۱۲) **قالت رب انی یکون لی ولد ولم یمسسنی بشر ط قال کذلک اللہ یخلق ما یشاء ط(۴۲)**

بولی (مریم) اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہو گا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا۔ فرمایا اللہ یونہی پیدا کرتا ہے جو چاہے۔

(۱۳) **قال ربک ھو علی ھین و قد خلقتک من قبل ولم تک شیأ" (۴۳)**

تیرے رب نے فرمایا وہ مجھے آسان ہے اور میں نے تو اس سے پہلے تجھے اس وقت بنایا جب تو کچھ بھی نہ تھا۔

(۱۴) **قالت انی یکون لی غلام ولم یمسسنی بشر ولم اک بغیا ہ قال کذلک قال ربک ھو علی ھین ج ولنجعلہ ایۃ" للناس و رحمۃ" منا ج وکان امرا" مقضیا ○ فحملتہ فانتبذت بہ مکانا" قصیا" ○ (۴۴)**

بولی (مریم) میرے لڑکا کہاں سے ہو گا۔ مجھے تو کسی آدمی نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں، کیا یونہی ہے تیرے رب نے فرمایا کہ یہ مجھے آسان ہے اور اس لئے کہ ہم اسے لوگوں کے واسطے نشانی کریں اور اپنی طرف سے ایک رحمت اور یہ کام ٹھہر چکا ہے اب مریم نے اسے پیٹ میں لیا پھر اسے لئے ہوئے ایک دور جگہ چلی گئی۔

(۱۵) **و اذ قال ربک للملئکۃ انی خالق بشرا" من صلصال من**

حما مسنون ○ فاذا سویتہ و نفخت فیہ من روحی فقعوالہ سجلین ○ (۴۵)

اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے۔ تو جب میں اسے ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی طرف سے خاص معزز روح پھونک دوں تو اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔

(۱٦) **و انہ خلق الزوجین الذکر والانثی ○ من نطفۃ اذا تمنی ○ و ان علیہ النشاۃ الاخری ○ (۴٦)**

اور یہ کہ اسی نے دو جوڑے بنائے نر اور مادہ۔ نطفہ سے جب ڈالا جائے اور یہ کہ اسی کے ذمہ ہے پچھلا اٹھانا

(۱۷) **نحن خلقنکم فلو لا تصدقون ○ الرء یتم ما تمنون ○ ءاَنتم تخلقونہ ام نحن الخالقون ○ (۴۷)**

ہم نے تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں نہیں سچ مانتے۔ تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔

(۱۸) **وقد خلقکم اطوارا" ○ (۴۸)**

اور حالانکہ اس نے تمہیں طرح طرح بنایا۔

(۱۹) **مالکم لا ترجون للہ وقارا" ○ (۴۹)**

تمہیں کیا ہوا کہ اللہ سے عزت حاصل کرنے کی امید نہیں کرتے۔

(۲۰) **الم نخلقکم من ماء مھین ○ فجعلنہ فی قرار مکین ○ (۵۰)**

کیا ہم نے تمہیں ایک بے قدر پانی سے پیدا نہ فرمایا۔ پھر اسے ایک محفوظ جگہ پر رکھا۔

(۲۱) **وما خلق الذکر والانثی ○ (۵۱)**

اور اس کی (قسم) جس نے نر اور مادہ بنائے۔

(۲۲) **لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ○ (۵۲)**

بے شک ہم نے آدمی کو اچھی صورت پر بنایا۔

(۲۳) **خلق الانسان من علق ○ (۵۳)**

آدمی کو خون کی پھٹک سے بنایا۔

(۲۴) وهو الذی یبدؤا الخلق ثم یعیده و هو اهون علیه ط وله المثل الاعلی فی السموات والارض ج وهو العزیز الحکیم ہ (۵۴)

اور وہی ہے اول بناتا ہے پھر اُسے دوبارہ بنائے گا اور یہ تمہاری سمجھ میں اس پر آسان ہونا چاہئے اور اسی کے لئے ہے سب سے برتر شان آسمانوں اور زمین میں اور وہی عزت و حکمت والا ہے۔

(۲۵) یایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا له ط ان الذین تدعون من دون الله لن یخلقوا ذبابا" ولو اجتمعوا له ط و ان یسلبھم الذباب شیئا" لا یستنقذوہ منه ط ضعف الطالب والمطلوب ہ ما قدروا الله حق قدرہ ط ان الله لقوی عزیز ہ (۵۵)

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے پس غور سے سنو اسے! بے شک جن معبودوں کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یہ تو مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے اگرچہ وہ سب جمع ہو جائیں اس (معمولی سے) کام کے لئے اور اگر چھین لے ان سے مکھی بھی کوئی چیز وہ نہیں چھڑا سکتے اسے اس مکھی سے (آہ!) کتنا بے بس ہے ایسا طالب اور کتنا بے بس ہے ایسا مطلوب نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی قدر پہچاننے کا حق تھا بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور (اور) اور سب پر غالب ہے۔

(۲۶) لترکبن طبقا" عن طبق ہ فمالھم لا یؤمنون ہ و اذا قرئ علیھم القرآن لا یسجدون ہ (۵۶)

تمہیں (بتدریج) زینہ بزینہ چڑھنا ہے۔ پس انہیں کیا ہو گیا ہے کہ یہ ایمان نہیں لاتے اور جب ان کے سامنے قرآن پڑھا جاتا ہے تو سجدہ نہیں کرتے۔ (۵۶)

اسلام میں کلوننگ کا تصور:

اسلام نے انسان کی حقیقت اور اس کے تولیدی مراحل کو جس قدر تفصیل اور واشگاف انداز میں پیش کیا ہے اس کا اندازہ قرآن حکیم سے چند مقامات سے پیش کی گئی آیات بینات سے بخوبی لگایا جا سکتا ہے۔ ان آیات مبارکہ میں تولید انسانی کے مراحل اور اس کے اجزائے

Marfat.com

ترکیبہ پر ہی بحث نہیں کی گئی بلکہ اس سے بڑھ کر اس کے پوشیدہ حقائق کی طرف ایسے ایسے عظیم اشارے کر کے انسان کو اس میں غور و فکر کی دعوت دی ہے کہ سائنس اب تک بھی ان کا کھوج نہیں لگا سکی۔

بطور استشہاد یہ چند آیات ذکر کی ہیں ورنہ قرآن میں بے شمار جگہوں پر تخلیق و تولید کی تفصیل موجود ہے۔ اگر صرف انہیں نقل ہی کر دیا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو جائے یہ مختصر مقالہ تو اس بات کا بھی متحمل نہیں کہ مذکورہ آیات پر ہی تفصیل سے بات کی جا سکے۔

سورۃ حج اور مومنون کی آیات (جو ایک اور دو نمبر کے تحت ذکر ہے) اس میں ابتداء سے لے کر حیات انسانی کے تمام مراحل کو ترتیب وار تفصیل سے پیش کیا گیا ہے۔ اگر ہم اس پر غور کریں تو یہ بات سامنے آتی ہے کہ انسانی تولید کا مرحلہ مٹی سے شروع ہوتا ہے جیسا کہ آیت مبارکہ میں ہے "انا خلقنکم من تراب" "یعنی ہم نے تم کو مٹی سے پیدا کیا۔" اور اس بات کو قرآن نے زور دے کر بڑے تسلسل سے بیان کیا (جس کا اندازہ آپ مذکورہ آیات سے کر سکتے ہیں۔ گویا بار بار قرآن اس حقیقت کو بیان کر کے کسی عظیم پنہاں راز کی طرف انسان کی توجہ مرتکز کرنا چاہتا ہے اور اس کے بعد نطفہ، پھر علقہ، پھر مضغہ وغیرہ کے مراحل طے ہوتے ہیں۔

جبکہ کلوننگ کے لئے سائنس دانوں نے جس چیز کو توجہ کا مرکز بنایا ہے اور جس چیز کو حیات کی بنیاد قرار دیا ہے وہ خلیہ Cell ہے۔ سیل کے اندر ایک خاص قسم کا مادہ ہوتا ہے جسے پروٹوپلازم کہا جاتا ہے اسے مرکز حیات سمجھا جاتا ہے۔ گویا کہ وہ مادہ حیات ہے اور اسے حیات کی بنیادی اکائی قرار دیا جا سکتا ہے اور یہ بات طے شدہ ہے کہ سائنس اپنی تمام تر ترقی کے باوجود اس پروٹوپلازم یا DNA ڈی آکسی رائبونیوکلک ایسڈ D- Oxci Ribo Nuclic Acid کو مصنوعی طور پر بنانے پر قادر نہیں ہے۔ گویا سائنس اپنی تمامتر حشر سامانیوں کے باوجود اس ذات کی محتاج ہی ہے جس نے سیل میں مادہ حیات کو پیدا کیا۔ اگر سیل میں پروٹو پلازم میں حیات موجود نہ ہو تو کسی بھی سائنسی عمل کے ذریعے اس کو وجود میں لانا ممکن نہیں۔

دوسری بات جو قابل توجہ ہے وہ یہ کہ سائنس دان سیل کو تولیدی عمل کی ابتداء قرار دیتے ہیں جبکہ قرآن اس سے بھی ایک قدم آگے کی بات کرتا ہے اور وہ سیل سے بھی بڑھ کر مٹی کو تخلیق و تولید کی بنیادی اکائی ہونے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ گویا سائنس ابھی قرآنی تصورات سے بہت پیچھے ہے اور پھر قرآن انسان کو جو بار بار اپنی پیدائش میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے اور اس کی اکائی کو بھی بے جان مٹی قرار دیتا ہے تو انسان جب اس قضیے میں غور و فکر

کرتا ہے اور اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ کسی بے جان چیز سے جاندار کا وجود میں آنا سائنسی طور پر ممکن نہیں تو یہی غور و فکر اسے یہ بات تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتا ہے کہ کوئی ایسی ذات ضرور موجود ہے جو بے جان کو حیات عطا کرتی ہے۔

کلوننگ اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں جتنی بھی سائنسی مہارتیں استعمال کی جاتی ہیں وہ سیل پر بروئے کار لائی جاتی ہیں اور سیل کو حیات عطا کرنے والی وہی ذات وحدہ لاشریک ہے جو ہر جاندار کو حیات عطا کرتی ہے اور کوئی سائنس دان سیل میں موجود پروٹو پلازم میں حیات پیدا کرنے کا دعویٰ بھی نہیں کرتا تو پھر اس سیل پر چند مصنوعی عوامل کو بروئے کار لا کر قرآن کے متعین کردہ مراحل سے گزار کر کسی جاندار کو سامنے لے آنا خالقیت کے زمرے میں ہرگز نہیں آتا خالق وہی ہے جس نے پروٹو پلازم میں حیات پیدا کی۔

غیر جنسی تولید اور قرآن:

کلوننگ سے جو غیر جنسی تولید کا تصور ابھرا ہے یعنی نر اور مادہ کے روایتی اختلاط کے بغیر کسی جاندار کا وجود میں آ جانا جیسا کہ اسکاٹ لینڈ کے سائنس دان آئن ولمٹ نے ڈولی بھیڑ کے زمرے میں دعویٰ کیا تو یہ بھی قرآن کی روشنی میں کوئی نیا تصور نہیں ہے بلکہ قرآن نے بڑی شرح و بسط کے ساتھ ایسے واقعات کے عملی وجود کا پتہ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے اپنی نشانیوں میں سے ایک نشانی قرار دیا ہے۔ اس سلسلے میں خاص طور سے قرآن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا تذکرہ ہے جبکہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت حوا کی پیدائش بھی کسی جنسی تولیدی عمل کی مرہون منت نہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے متعلق قرآن فرماتا ہے (بحوالہ مذکورہ آیت نمبر ۱۲)

"بولی (مریم) اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہو گا مجھے کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا۔ فرمایا اللہ یونہی پیدا کرتا ہے جو چاہے۔" (۵۷)

سورۃ مریم میں قرآن نے مزید رہنمائی فرمائی۔

"بولی (مریم) اے میرے رب میرے بچہ کہاں سے ہو گا مجھے تو کسی شخص نے ہاتھ نہ لگایا نہ میں بدکار ہوں۔"

ان آیات میں قرآن نے سیدہ مریم کے قول نقل فرمائے اور قرآن نے دیگر مواقع پر بھی آپ کی عفت و عصمت کو تسلسل کے ساتھ بیان فرمایا ہے تو ان حوالوں کی روشنی سے یہ بات اظہر من الشمس ہو گئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش میں مرد کا کوئی کردار نہیں ہے۔ آپ کی پیدائش صرف مادہ یعنی عورت سے ہوئی۔

حضرت عیسیٰ کی تخلیق اور سائنس کا عجز:

کلوننگ میں کامیابی کے دعوے کے باوجود سائنس حضرت عیسیٰ جیسی پیدائش کا دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ ایک نر کے سیل میں صرف مذکر خصوصیات والے کروموسومز ہوتے ہیں اور اس پر جس طریقے سے بھی عمل کیا جائے اس سے ایک مذکر خصوصیات والے جاندار ہی کو پیدا کیا جا سکتا ہے اور مادہ سیل میں ایک مادہ ہی کی خصوصیات ہوتی ہیں۔ مذکر خصوصیات والے کروموسومز نہیں ہوتے اس لئے اس پر جتنی بھی سائنسی مہارتیں استعمال کی جائیں ایک مادہ کا وجود ہی ممکن ہے جبکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش مادہ سے نر کی صورت میں ہوئی ہے تو گویا سائنس ابھی تک اس حقیقت کی تہہ تک بھی پہنچنے میں کامیاب نہیں ہوئی اور قرآن سائنس دانوں کو اس عظیم واقعہ سے دعوت غور و فکر دے رہا ہے اور ان کی توجہ کو اس راز کا کھوج لگانے کی طرف مرتکز کر رہا ہے۔

فقط نر سے مادہ کی پیدائش کے حوالے سے حضرت سیدہ حوا کی بات جا سکتی ہے کہ آپ کی پیدائش فقط حضرت آدم علیہ السلام سے غیر جنسی طور پر وجود میں آئی۔ سورۃ اعراف میں ہے (بحوالہ آیت نمبر۹)

> ”وہی ہے جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا کہ اس سے چین حاصل کرے۔“ (۵۸)
>
> ”اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا اور دونوں (میں) سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیئے۔“ (۵۹)

ان آیات کی روشنی میں معلوم ہوا کہ سب سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور پھر آپ سے حضرت اماں حوا پیدا ہوئیں اور قرآن کا بار بار ”**من نفس واحدة**“ فرمانا اس بات کی دلیل ہے کہ یہ غیر جنسی تولیدی عمل تھا کیونکہ جنسی تولیدی عمل صرف نر اور مادہ جوڑے کی موجودگی میں ممکن ہے۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ سیدہ حوا کی پیدائش غیر جنسی تولید اور وہ بھی بالعکس یعنی فقط نر سے وجود میں آئی۔ جبکہ کلوننگ کے موجد اس بات کا دعویٰ نہیں کرتے کہ وہ کسی مذکر کروموسومز والے سیل سے مادہ کو وجود دے سکتے ہیں۔ نہ جانے سائنس کو اس راز کا کھوج لگانے میں ابھی مزید کتنا عرصہ انتظار کرنا پڑے۔

اسلام نے اس سے بھی بہت بلند تر تصورات کی طرف رہنمائی کی ہے۔ سائنس دان انسانیت کے فرد اول کا تعین کرنے کے لئے آج تک اندھیرے میں ٹامک ٹوئیاں مار رہے ہیں

ابتدائے آفرینش کے بارے میں متضاد آراء پیش کرتے ہیں۔ ڈارون کو لیجئے وہ کسی بندر کو بنی نوع انسان کا اب وجد قرار دے رہا ہے اس نے تو بندر کو اپنا جد اعلیٰ قرار دیا لیکن اس کے پیرو کاروں کو علم و آگہی کے اس دور میں بھی اسی نظریئے پر اصرار ہے۔ بہرحال زندگی کی ابتدا کیسے ہوئی، سائنس دان کسی حتمی رائے پر متفق نظر نہیں آتے ہم اس موضوع پر بات کرتے لیکن یہ مختصر مقالہ اسکا متحمل نہیں۔ آیئے قرآن سے رہنمائی حاصل کریں کہ سب سے پہلا فرد کون ہے۔

"عیسیٰ علیہ السلام کی مثال اللہ تعالیٰ کے نزدیک آدم علیہ السلام کی طرح ہے اسے مٹی سے بنایا پھر فرمایا ہو جا تو وہ ہو جاتا ہے۔" (٦٠)

"اور یاد کرو جب تمہارے رب نے فرشتوں سے فرمایا کہ میں آدمی کو بنانے والا ہوں بجتی مٹی سے جو بدبودار سیاہ گارے سے ہے اور جب میں اسے ٹھیک کر لوں اور اس میں اپنی معزز روح پھونک دوں تو اس کے لئے سجدے میں گر پڑنا۔" (٦١)

قرآن نے معاملہ صاف کر دیا کہ سب سے پہلا فرد حضرت آدم علیہ السلام ہیں اور ان کی پیدائش نہ تو کسی جنسی اور نہ غیر جنسی عمل تولید کی مرہون منت ہے نہ اس میں کسی نر خلیے کا استعمال ہوا ہے نہ مادہ کا اسے اس ہستی نے اپنے دست قدرت سے ڈائریکٹ مٹی سے بنایا اور اس کو خوب اچھی طرح سنوارا۔

"بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت پر بنایا۔" (٦٢)

اور پھر اس کو خوب صورت بنانے کے بعد اپنی معزز روح پھونک کر اپنے اس شاہکار کی تکمیل کر دی جس کے سر پر اس نے اپنی نیابت خلافت کا تاج سجایا تھا۔ اب جس کا جی چاہتا ہے اس شاہکار ربوبیت کو اپنا جد اعلیٰ مان لے اور جس کا جی چاہتا ہے ڈارون کے جد اعلیٰ کو۔

عظیم حقیقت کو قرآن کے واشگاف انداز سے بیان کرنے سے یہ بات سامنے آئی کہ انسان کی تخلیق بنیادی طور پر کسی نر یا مادہ کے اختلاط سے وجود میں نہیں آئی تو ایک غیر تولیدی سیل سے جو بھیڑ سے حاصل کیا گیا اور یہ تولید کے دیگر مراحل طے کر کے ایک بھیڑ ہی بنا وہ قرآن کے ان بیان کردہ حقائق سے زیادہ حیران کن نہیں ہے۔ سائنس کو ابھی ان رازوں کا کھوج لگانے میں نہ جانے کتنا عرصہ لگے۔

تخلیق اور قرآن کا انداز فکر:

قرآن کا یہ انداز ہے کہ وہ انسان کو غور و فکر کرنے پر ابھارتا ہے اور حیران کن واقعات کا

تذکرہ کر کے انسانی فکر کو اشتعال دلاتا ہے۔

"افلا یتدبرون القران" (۶۳)

تو کیا قرآن میں غور نہیں کرتے ،

"ولقد یسرنا القران للذکر فھل من مدکر (۶۴)

"اور بے شک ہم نے آسان کر دیا ہے قرآن کو نصیحت پذیری کے لئے،
پس ہے کوئی نصیحت قبول کرنے والا۔"

اسی طرح پیدائش انسانی اور تخلیق کائنات کے مظاہر کا ذکر کر کے قرآن نظر و فکر کی دعوت دیتا ہے اب سورۃ "الطارق" ہی میں ملاحظہ فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ نے کتنی ہی قسمیں اٹھانے کے بعد تخلیق انسانی کا تذکرہ بڑے زوردار انداز میں فرمایا۔

"سو انسان کو دیکھنا چاہئے کہ وہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ اسے پیدا کیا گیا ہے اچھلتے ہوئے پانی سے جو (مرد و زن) پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ بے شک وہ اس کو پھر واپس لانے پر قادر ہے۔" (۶۵)

اتنی قسمیں اٹھا کر انسان کو ذہنی طور پر انتہائی متوجہ کر کے اس کو انسان کی تخلیق میں غور و فکر کی دعوت دینا اور پھر تخلیق کے رازوں کو واشگاف الفاظ میں بیان کرنے کا منشاء الٰہی جہاں یہ ہے کہ اسے اس کی عاجز اور حقیر پیدائش یاد دلا کر کہ اس کی پیدائش کس ماحول میں ہوئی ہے کہ جس میں جسم کی تمام ناپسندیدہ آلائشیں جمع ہوتی ہیں اور کس مٹیریل سے تیار کیا ہے جو انتہائی طور سے پلید ہے۔

"اسے پیدا کیا گیا اچھلتے پانی سے۔" (۶۶)

یہاں مقصود اس کا عجز ظاہر کر کے اسے اپنی بڑائی اور ربوبیت کی طرف متوجہ کرنا ہے۔ وہاں اس کو تخلیق میں غور و فکر کی دعوت دینا بھی مقصود ہے۔

"سو چاہئے کہ انسان غور کرے کس چیز سے بنایا گیا ہے۔"

تو شاید اسی مقصد کے لئے قرآن نے پیدائش کے مرحلے کہیں تو کھلے انداز میں بیان کئے ہیں اور کہیں خفیف سے اشاروں سے اسے اس طرف متوجہ کیا ہے کہ وہ اس کی تحقیق کرے اور فطرت کے ان عظیم اشاروں کی مدد سے تخلیق کے سربستہ رازوں سے پردہ اٹھائے۔ سورۃ الطارق میں اتنی قسمیں اٹھا کر جو اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس کی پیدائش کی طرف متوجہ کیا ہے اور اس کو پیدائش میں نظر و فکر کی دعوت دی ہے تو یہ ضرور کسی پوشیدہ راز کی طرف اشارہ بھی ہو سکتا ہے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر اتنی قسموں کو یاد فرمانے کی کیا ضرورت تھی۔ تو قرآن

Marfat.com

کے اس رجحان سے بھی اس جانب اشارہ لیا جا سکتا ہے کہ انسان جوں جوں کائنات میں غور و فکر کرے گا علمی ترقی کی منازل طے کرے گا وہ اپنی تخلیق میں پوشیدہ رازوں اور نئی نئی حکمتوں تک بھی رسائی حاصل کرتا چلا جائے گا۔

کلوننگ اور مبالغہ آرائی :

کلوننگ ابھی نیا موضوع ہے اس پر اسلامی نقطہ نظر سے بہت کم لکھا گیا ہے اور جو چند مضامین سامنے آئے ہیں ان میں بھی مبالغہ آرائی ہے اور اس حد تک ہے کہ اسلام کے بنیادی عقائد اور شعائر پر براہ راست زد پڑتی ہے۔ ایک جرنلسٹ غلام رسول خان لکھتے ہیں۔

"اعضائی انقلاب کے سلسلے میں قرآن حکیم نے انسان کی پیدائش کے بارے میں انسانی کی توجہ بار بار اس جانب دلائی ہے کہ وہ ایک ناپاک قطرہ پانی سے پیدا کیا گیا' کہا گیا کہ اس کو اپنی پیدائش پر شرم نہیں آتی اور انسان کے لئے یہ امرفی الحقیقت باعث ننگ ہے کہ میں نے اس میں اپنی روح پھونک دی اور "اور میں زمین میں اسے اپنا خلیفہ بنانے والا ہوں۔" کا مصداق ہو کر یہ حیوانات کی طرح پیدا ہوا۔ اس کی پیدائش جسم کے اس حصے میں ہو جہاں جسم کی تمام آلائشیں جمع ہوتی ہیں۔ اس حصے میں اس کا مسکن ہو جس حصے کو انسان اس کی گندگی کی وجہ سے چھپائے پھرتا ہے۔ جس حصے کو ننگا کرنے سے انسان کا وقار مجروح ہوتا ہو۔ قرآن حکیم کا بار بار اس نکتے کی طرف رجوع کرنا اور ساتھ ہی اپنے متعلق اپنی بے مثال کبریائی کا اظہار کرنے کے لئے "لم یلد ولم یولد" کہنا اور یہ کہ "خدا وہ بے مثال و بے ہمتا اور ہمیشہ رہنے والا ہے۔" "نہ وہ خود پیدا کرتا ہے اور نہ خود پیدا ہوا ہے۔" صاف اس طرف اشارہ ہے کہ اگر انسان کو خدا تک پہنچنا ہے تو آگے چل کر اس کو اس طریق پیدائش سے مستغنی ہونا پڑے گا۔ انسان خدا سے دوبدو ملاقات کا تبھی اہل ہو سکتا ہے کہ خدا کی طرح سمیع و بصیر ہو اسی کی طرح "لم یلد ولم یولد" کا مصداق بھی ہو۔" (۶۷)

اس مذکورہ عبارت میں فاضل مقالہ نگار نے قرآن حکیم کی روشنی میں تین دعوے کئے ہیں۔

۱۔ خدا تک رسائی کے لئے انسان کا موجودہ طریق پیدائش سے مستغنی ہونا ضروری۔

۲۔ خدا سے دوبدو ملاقات کے لئے خدا کی طرح سمیع و بصیر ہونا۔
۳۔ لم یلد ولم یولد کا مصداق ہونا۔

فاضل مضمون نگار نے قرآن کے جن دلائل کی روشنی میں یہ تینوں نتائج اخذ کئے ہیں حقیقت یہ ہے کہ یہ قرآن اور اسلام کی روشنی میں تو ثابت نہیں ہوتے اگر کسی اور روشنی میں نظر آتے ہوں تو دوسری بات ہے۔

قرآن نے جہاں کہیں انسان کی پیدائش کے ساتھ اس کو متوجہ کیا ہے اس سے منشاء الٰہی یہ ہرگز نہیں کہ انسان کو اس کی پیدائش سے عار دلا کر اس کو اس کے طریق کار کے بدلنے کی ترغیب دی جائے بلکہ قرآن تو فرماتا ہے۔

" لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم" (۵۸)

بے شک ہم نے انسان کو اچھی صورت میں بنایا۔"

اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک موجودہ فطری طریق تولید کے علاوہ کوئی اور طریق زیادہ بہتر ہوتا تو ضرور انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کو پیدا فرماتا اور یا کم از کم جو کائنات کی ہر لحاظ سے کامل ترین ہستی ہے اسے تو اس طریق پیدائش سے مستثنیٰ کر دیتا جب ایسا نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ کا انسان کی پیدائش سے اس کو اس طریق سے مستغنی ہونے کی طرف راغب کرنا مقصود بھی نہیں۔

باقی رہا اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا مسئلہ تو وہ دوسرے عالم کا مسئلہ ہے اور وہ انسان کی تخلیق ثانی میں ہو گا اس میں اللہ تعالیٰ ایسی خصوصیات رکھے گا جس سے وہ ملاقات کا اہل ہو گا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے شب معراج اپنی نورانیت کے غلبے کے ساتھ ملاقات کی اور آپ کی بشریت بھی بے مثل ہے۔

اللہ تعالیٰ کی طرح سمیع بصیر ہونا اور لم یلد ولم یولد کا مصداق ہونا بھی قرآن کی نفی کے مترادف ہے۔ اسلام میں ایسا کوئی تصور نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہی خاص ہے۔

اسی طرح موصوف نے سورۃ الطارق کا حوالہ دیتے ہوئے آیت مبارکہ

" انہ علی رجعہ لقادر" (۶۸)

"بے شک وہ (اللہ) اس کے واپس لوٹا دینے پر قادر ہے۔"

اس میں انہوں نے انہ میں ضمیر کا مرجع اور مراد اللہ تعالیٰ کی بجائے انسان کو ٹھہرا دیا ہے یعنی اللہ کی بجائے انسان کو دوبارہ زندہ کرنا انسان کی قدرت میں کر دیا اور مستزاد یہ کہ اس سے مراد (منی) پانی کا لوٹا دینا لیا ہے۔

اور ایک دوسرا اقتباس ملاحظہ فرمائیے۔

اگر انسان فی الحقیقت اس کا مصداق ہے کہ اس میں خدا کی روح

پھونک دی گئی ہے اور انسان خدا کی تصویر ہے تو جس جسم میں خدائی روح پھونکی گئی ہے اور جس جسم کو آگے چل کر خلیفہ خدا ہونے کا اہل بننا ہے بلکہ جس جسم میں تمام کائنات کے کونے کونے پر حاوی ہو کر بالآخر فاطر زمین و آسمان سے دوبدو ملاقات کرنی ہے جس جسم کی یہ ہیئت قضائیہ اس کی یہ پلید ذہنی' اس کی یہ نفسانی خواہش' اس کا صبح سے شام تک عورتوں سے عشق' خواتین (میاں بیوی) سے تعلقات کا کھیل' اس کے جسم کے اندرونی حصوں میں ہر وقت کی آگ الغرض یہ تمام حیوانی سلسلہ جو اس کے تمام ربانی کردار کے باوجود اس کے ساتھ لگا ہے اور جو ہر دم اس کو یاد دلائے رکھتا ہے کہ وہ کردار کی انتہائی بلندیوں پر بھی حیوان ہی ہے۔ انسان کو شرم دلاتا ہے کہ اس کا موجودہ جسم اس کا اہل نہیں کہ وہ وہاں کے ماحول کو برداشت کر سکے جبکہ تجربے میں یہ بات آ چکی ہے کہ صرف پانچ میل کی ایورسٹ کی بلندی والی چوٹی پر چڑھ کر زن و مرد کی قوت ختم ہو جاتی ہے وہ پانچ میل بلند نہیں ہو سکتا جب تک اس کے بدن پر کئی غلاف ایسے نہ ڈالے جائیں جن سے وہ ہوا کے دباؤ کا مقابلہ کر سکے۔ یوں دل کی حرکت کو صحیح فشار پر رکھنے کے لئے بھی کئی طرح کے آلات بدن کے ساتھ لگانے پڑتے ہیں انسان کے بدن اور اعضاء کی اگر یہی صورت پانچ میل کی بلندی پر ہے تو کروڑوں اور اربوں میل کی بلندی پر نامعلوم اس کے موجودہ جسم کا کیا حشر ہو گا۔

انسان میں اگر از روئے قرآن خدا کی روح پھونک دی گئی تو خدا کی روح کا پہلا تقاضا ہے کہ وہ خدا سے ملنے کی سبیل نکالے اور یہ اسی وقت ممکن ہے جب اس زمین پر زندگی کے راز کو دریافت کرنے اور بے جان مشینوں کا خالق ہونے کی بجائے انسان صحیح معنوں میں زندہ اشیاء کا خالق بھی بنے اور نسل انسانی میں خدائی اخلاق کی وہ خاصیتیں پیدا کی جائیں جس کے ذریعے سے وہ روز بروز خدا کا مماثل بنتا جائے تو اس کی فطرت میں خدا کی روح کا پہلا انکشاف عملی طور پر ہو گا اور انبیاء کی طرح اس کی بصیرت کا یہ مرحلہ اس کو آسمانی کروں تک کسی

Marfat.com

ایسے اعضائی انقلاب کے ساتھ لے جائے گا جس میں موجودہ مشینوں کا
دخل تک نہ ہو۔"

ہر سینہ نشیمن نہیں جبریل امیں کا
ہر فکر نہیں طائر فردوس میں صیاد! (۶۹)

فاضل مقالہ نگار نے یہ سازی افسانہ آرائی قرآن حکیم کی روشنی میں کی ہے حالانکہ قرآن کی روشنی اس کے برعکس پڑ رہی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے۔

"وہی ہے تمہیں جس نے پیدا کیا ایک جان سے اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا تاکہ اس سے سکون حاصل کرے۔"

قرآن کا منشاء آپ نے ملاحظہ فرمایا جبکہ مقالہ نگار اسے صرف پلید ذہنی' حیوانیات اور پتہ نہیں کیا کچھ قرار دے کر انسان کو اس سے مستغنی کرنا چاہتے ہیں۔

دوسرا وہ سمجھتے ہیں کہ انسان اڑ کر کسی طریقے سے آسمان پر پہنچ کر اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے اور پھر تیرتا ہوا زمین پر اتر جائے حالانکہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا قرآنی تصور اس سے قطعاً" مختلف ہے اور اگر ملاقات کسی وقت کرنی بھی ہو تو اڑ کر جانے کی ضرورت نہیں قرآن میں ہے کہ باری تعالیٰ انسان کی شہہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے۔

" و نحن اقرب الیہ من حبل الورید" (۷۰)

"اور ہم دل کی رگ سے بھی زیادہ قریب ہیں۔"

اور اسلام اللہ کے مماثل بننے کی بھی کوشش کرنیکی اجازت نہیں دیتا۔ قرآن کی روشنی یہ ہے۔

" خلق الانسان ضعیفا" " "اور آدمی کو کمزور بنایا گیا۔" (۷۱)

" ان اللہ لقوی عزیز" "اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور اور سب پر غالب ہے۔" (۷۲)

آپ نے قرآن کی روشنی میں بندے اور خدا میں فرق دیکھا۔ محققین سے گزارش ہے کہ وہ انسان کے بارے میں دل کھول کر مبالغہ آرائی کریں۔ افسانوی سپرمین سے بھی بڑھ کر افسانہ کاری کریں۔ لیکن اسے "قرآن کی روشنی میں" قرار نہ دیں' مہربانی ہو گی۔

انسان' خلاقی اور قرآن :

کیا کبھی انسان خلاقی پر قادر ہو سکتا ہے' ہرگز نہیں۔ قرآن ارشاد فرماتا ہے۔

"اے لوگو! ایک مثال بیان کی جا رہی ہے پس غور سے سنو! بے شک

جن معبودوں کو تم پکارتے ہو اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر یہ تو مکھی بھی پیدا نہیں کرسکتے اور اگر چھین لے ان سے مکھی بھی کوئی چیز تو وہ نہیں چھڑا سکتے اور کتنا بے بس ہے ایسا طالب اور مطلوب نہ قدر پہچانی انہوں نے اللہ تعالیٰ کی جیسے اس کی قدر پہچاننے کا حق تھا۔ بے شک اللہ تعالیٰ بڑا طاقتور (اور) سب پر غالب ہے۔" (۷۳)

اور دوسری جگہ فرمایا۔

"ہم نے تمہیں پیدا کیا تو تم کیوں سچ نہیں مانتے تو بھلا دیکھو تو وہ منی جو گراتے ہو کیا تم اس کا آدمی بناتے ہو یا ہم بنانے والے ہیں۔" (۷۴)

پہلے حوالے میں طالب اور مطلوب دونوں کو کمزور قرار دیا اور مکھی پیدا کرنا تو درکنار مکھی سے مقابلے سے بھی عاجز قرار دیا اور مطلوب (بت) کے ساتھ طالب یعنی انسان کو بھی ضعف میں برابر کا شریک ٹھہرایا ہے۔ جبکہ قرآن حکیم کی روشنی میں کلوننگ پر مقالہ تحریر کرنے والے مقالہ نگار جناب غلام رسول خان صاحب اسی مذکورہ آیت سے انسان کے لئے خالق بننے کا نسخہ تجویز فرما رہے ہیں۔ فرماتے ہیں۔

"اس آیت میں خدائے عظیم کی طرف سے اشارہ ہے کہ انسان بشرطیکہ اس نے خدا کی عظمت کا پورا پورا اندازہ لگا لیا تو انشاء اللہ خالق بھی ضرور بن کر رہے گا۔" (۷۵)

پہلی بات تو یہ کہ نصوص شرعیہ میں مفہوم مخالف کا اعتبار نہیں کیا جاسکتا اور یہ اصول فقہ کا مسلمہ قائدہ ہے۔ جبکہ مقالہ نگار مفہوم مخالف کے طور پر اندازہ نہ کرسکنے کو خالق نہ ہونیکی علت قرار دے کر اندازہ لگانے پر اسکے خالق ہونے پر دلیل پکڑ رہے ہیں جو کہ درست نہیں۔

دوسرا یہ کہ اندازہ لگانے سے یہ بات کیسے لازم آتی ہے کہ جس کا بندہ اندازہ لگا لیتا ہے اس کے اوصاف بندے میں منتقل ہو جاتے ہیں۔

دوسری مذکورہ آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے تخلیق کی نسبت اپنی طرف کر کے بندے سے نفی فرمائی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نمرود سے مناظرہ فرماتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے وجود پر جو دلیل پیش فرمائی قرآن کی زبانی سنئے۔

" الم تر الی الذی حاج ابراهیم فی ربه ان اتٰه اللہ الملک م اذ قال ابراهیم ربی الذی یحی و یمیت" (۷۶)

"اے محبوب کیا تو نے نہ دیکھا جو ابراہیم سے جھگڑا اس کے رب کے

بارے میں اس پر کہ اللہ نے اسے بادشاہی دی جبکہ ابراہیم نے کہا کہ
میرا رب وہ ہے کہ جلاتا (زندہ کرتا) اور مارتا ہے۔"

دیکھئے ابراہیم علیہ السلام نے بندے اور رب تعالیٰ میں حد امتیاز کھینچی ہے تو وہ موت اور حیات ہے۔ حضرت ابراہیم حیات عطا کرنے کو اللہ تعالیٰ کا وصف خاص بیان فرما رہے ہیں۔

البتہ قرآن چند ایسے واقعات بھی سامنے لاتا ہے جس میں زندگی کا ظہور بندے کے سبب سے بھی ہوا۔ قرآن ملاحظہ فرمایئے۔

"اور جب عرض کی ابراہیم نے اے رب میرے مجھے دکھا دے تو کیونکر مردے جلائے (زندہ کرے) گا فرمایا کیا تجھے یقین نہیں۔ عرض کی یقین کیوں نہیں مگر یہ چاہتا ہوں کہ دل کو قرار آ جائے۔ فرمایا تو اچھا چار پرندے لے کر اپنے ساتھ ہلا لے۔ پھر ان کا ایک ایک ٹکڑا ہر پہاڑ پر رکھ دے پھر انہیں بلا وہ تیرے پاس چلے آئیں گے پاؤں سے دوڑتے۔" (۷۷)

حضرت ابراہیمؑ نے پرندوں کا قیمہ کر کے پہاڑوں پر رکھا پھر آواز دی تو وہ زندہ ہو کر دوڑے چلے آئے یعنی زندہ ہو گئے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مردے زندہ فرماتے اور مٹی سے پرندے بناتے۔

"اور رسول ہو گا بنی اسرائیل کی طرف یہ فرماتا ہوا کہ میں تمہارے پاس ایک نشانی لایا ہوں اور تمہارے رب کی طرف سے کہ میں تمہارے لئے مٹی سے پرند کی سی مورت بناتا ہوں۔ پھر اس میں پھونک مارتا ہوں تو وہ فوراً پرند ہو جاتی ہے۔ اللہ کے حکم سے اور میں شفا دیتا ہوں مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو اور میں مردے جلاتا (زندہ کرتا) ہوں اللہ کے حکم سے اور تمہیں بتاتا ہوں جو تم کھاتے اور جو اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہو بے شک ان باتوں میں تمہارے لئے بڑی نشانی ہے۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو۔"

ان آیات مبارکہ کی روشنی میں پتا چلا کہ عیسیٰ علیہ السلام مٹی کے پرندوں کو زندہ اور مردوں میں جان ڈال دیتے تھے۔

اب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پرندوں کو اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مٹی کے پرندوں اور مردوں کو زندہ فرمایا۔ اسے نہ تو جنسی تولید اور نہ غیر جنسی تولید کہا جا سکتا ہے۔ یہ تو اس سے بھی بہت آگے کا آفاقی تصور ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے ہاتھ سے ظاہر فرما کر

اپنی ذات کے وجود کی دلیل بنایا۔

قرآن نے خدا کی معصیت میں بھی زندگی کے وجود میں آنے کی خبر دی ہے۔ بنی اسرائیل کے سامری نے بچھڑا بنا ڈالا۔

"تو اس نے ان کے لئے ایک بچھڑا نکالا بے جان کا دھڑ گائے کی طرح بولتا۔" (۷۸)

"تو ایک مٹھی بھرلی فرشتے کے نشان سے پھر اسے ڈال دیا۔" (۷۹)

یعنی سامری نے ایک مصنوعی بچھڑا بنایا اور حضرت جبرئیل امین کے گھوڑے کے پاؤں کی مٹی سے ایک مٹھی اٹھا کر اس مصنوعی بچھڑے کے منہ میں ڈال دی اور وہ بولنے لگا۔

ان تمام واقعات میں زندگی انسانی ہاتھ سے وجود میں آتی نظر آتی ہے۔ لیکن حقیقتاً اللہ تعالیٰ ہی نے ان چیزوں کو بعض حکمتوں کے تحت وجود عطا فرمایا ان کو حیات بخشی اور انسان پر اپنی کبریائی ظاہر فرمائی۔

احادیث مبارکہ میں دجال کا واقعہ کثرت سے ملتا ہے کہ مردوں کو زندگی اور زندوں کو موت دے کر اپنی کبریائی کا دعویٰ کرے گا۔ حدیث مبارکہ میں ہے۔

" ثم یدعوا رجلا" ممتلئا" شبابا" فیضربہ بالسیف فیقطعہ جزئیین رمیہ الغرض ثم یدعوہ فیقبل و یتھلل وجھہ یضحک۔ "

"پھر وہ ایک کڑیل نوجوان کو بلائے گا اور تلوار مار کر اس کے دو ٹکڑے کر دے گا جیسے نشانے پر کوئی چیز لگتی ہے پھر وہ اس کو بلائے گا تو وہ (زندہ ہو کر) دمکتے چہرے کے ساتھ ہنستا ہوا آئے گا۔" (۸۰)

یہ طویل حدیث ہے جس میں سے اقتباس پیش کیا ہے اور اس میں دجال بظاہر زندگی اور حیات کا مالک نظر آتا ہے اور جو جو اس کو حیات کا مالک مانتا چلا جائے گا کافر ہوتا جائے گا۔ اسلام سے خارج ہوتا جائے گا کیونکہ حیات کا غیر خدا کی طرف حقیقی انتساب درست نہیں۔

اس تمام بحث سے حاصل یہ کہ حیات کا اصل عطا کرنے والا تو اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ البتہ وہ اس حیات کو جس طریقے سے اور جس ذریعے سے چاہتا ہے ظاہر فرماتا ہے۔

اب اگر کلوننگ پر کام کرنے والے سائنس دان کسی مرحلے پر خلاقی کا دعویٰ کریں تو وہ قرآن حکیم کی روشنی میں درست نہیں کیونکہ حیات کا وجود جس طریق سے بھی عمل میں آتا ہے تو حقیقی محی اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ سائنس دان جس بنیادی اکائی (سیل) کو حیات و تولید کی بنیاد قرار دیتے ہیں اس سیل میں موجود پروٹو پلازم کو حیات کون عطا کرتا ہے۔ سائنس دان

Marfat.com

اپنے بارے دعویٰ نہیں کرتے تو ماننا پڑے گا کہ اس کو حیات عطا کرنے والی کوئی دوسری ذات ہے اور وہ ہی ہے جس کو قرآن خالق قرار دیتا ہے۔ لہٰذا کلوننگ کو سائنس دانوں کے حق میں خلاقی قرار نہیں دیا جا سکتا۔

وہ قوم کہ فیضان سماوی سے ہو محروم
حد اس کے کمالات کی ہے برق و بخارات (۸۱)

انسان کی عملی کلوننگ خلاف حکمت:

یہ کارخانہ قدرت اپنے وجود میں آنے کے بعد سے ایک خاص ڈھنگ اور توازن کے ساتھ قائم ہے اور اسے چلانے والا حکیم خبیر ہے۔ لہٰذا اس حکیم و دانا نے جو نظام وضع کر رکھا ہے اس میں ہزارہا حکمتیں اور راز پوشیدہ ہیں۔

" فعل الحکیم (لا یخلو حسن) لا یخلو عن الحکمۃ"
"حکیم کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہیں ہوتا۔"

بعض اوقات ہم اپنی کم علمی کے باعث اس نظام اور کسی طریقہ کار کو بدل دینا چاہتے ہیں لیکن حقیقت میں ہمارے لئے اس میں بے پناہ نقصانات ہوتے ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں بری لگے اور وہ تمہارے حق میں اچھی ہو اور قریب ہے کہ کوئی بات تمہیں پسند آئے اور وہ تمہارے حق میں بری ہو اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔" (۸۲)

اللہ تعالیٰ نے اس آیہ مبارکہ میں ہمارے فہم و ادراک کی رسائی کو واضح فرما دیا ہے کہ وہ اللہ کی حکمتوں کو سمجھنے میں دھوکہ کھا جاتی ہے۔

اب ذرا سوچئے کہ اس دانا اور حکمت والے نے نسل انسانی کی بقا کے لئے جو طریقہ کار وضع فرمایا ہے اس کے خلاف کرنا ہمارے لئے کس قدر نقصان دہ ثابت ہو گا۔ اس علیم و خبیر نے ہمارے لئے جو جنسی طریق تولید پسند فرمایا ہے تو انسان کی بہتری اور عظمت اسی میں ہے کہ وہ اس کی خلاف ورزی کرنے کا نہ سوچے اور اگر انسان ایسا کرتا ہے تو وہ ضرور تباہی کی طرف جائے گا۔

یورپ نے جو خالق و مالک کی حدوں کو عبور کر کے شادی جیسے لطیف رشتے کو پامال کر کے جنسی تسکین کے لئے آزاد نقب زنی اور ہم جنسی پرستی کو رواج ہی نہیں دیا قانونی تحفظ بھی فراہم کیا ہے تو اس کا نتیجہ ایڈز جیسے عذاب کی صورت میں نکلا اور اب نر اور مادہ دونوں سے

آزاد ہو کر وجود میں آنے والا انسان انسانیت کو کس تباہی کی طرف لے جائے گا' اس کا اندازہ بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ہزاروں سال سے نسل انسانی میں نر اور مادہ کا ایک خاص تناسب اس کے خالق نے قائم رکھا ہے۔ اگر صرف یہ توازن ہی بگڑ جائے تو ذرا چشم تصور سے دیکھئے کہ انسان کن کن اخلاقی گراوٹوں کا شکار ہو سکتا ہے اور نسل انسانی کی بقا کو کیسے کیسے خطرات لاحق ہو سکتے ہیں۔

کلوننگ اور اسلام میں نسب کی اہمیت :

اسلام میں نسب انتہائی اہمیت کا حامل ہے اور اسلامی نظام معاشرت نسب کے گرد گھومتا نظر آتا ہے۔ نسب کے سبب ہی باپ بیٹا' ماں' بیٹی اور بہن بھائی جیسے لطیف رشتے وجود میں آتے ہیں۔ اگر نسب کو ہی ختم کر دیا جائے تو تمام نظام ہی تلپٹ ہو کر رہ جائے گا۔ نہ یہ رشتے رہیں گے اور نہ ان کے سبب وجود میں آنے والے پاکیزہ اور لطیف جذبات۔ بس انسان ان جذبات سے آری ایک بے حس پتلا بن کر رہ جائے گا۔

اگر کلوننگ کو نسل انسانی پر آزمایا گیا تو یہ ایک عظیم سانحہ ہو گا۔ لہٰذا اسلام اس تناظر میں بھی انسانی کلوننگ کی اجازت نہیں دیتا۔

ہے دل کے لئے موت مشینوں کی حکومت　　احساس مروت کو کچل دیتے ہیں آلات

ناپاک جسے کہتی ہے مشرق کی شریعت

مغرب کے فقیہوں کا فتویٰ ہے کہ ہے پاک　　(۸۳)

کلوننگ' ٹیسٹ ٹیوب ٹیکنالوجی اور اسلام کا نظام ستر و حجاب :

انسانی عفت' عصمت' عزت' وقار اور خودداری کی جیسی ضمانت اسلام فراہم کرتا ہے اور کوئی دوسرا الہامی یا غیر الہامی مذہب فراہم نہیں کرتا۔ اسلام نے اس سلسلے میں ستر و حجاب کا ایک باقاعدہ نظام وضع فرمایا ہے۔ اس نظام پر عمل اسلامی معاشرے پر فرض اور خلاف ورزی پر شدید گرفت ہے۔

اسلام غیر ضروری طور پر لباس سے آزاد ہونا تو درکنار اسلامی معاشرے کے مردوں اور عورتوں کو نظریں بھی جھکا کر چلنے کی تلقین کرتا ہے۔ عفت و عصمت کی حفاظت اور حیاسازی کی ایسی مثال کسی دوسرے مذہب میں ملنا ممکن نہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

Marfat.com

قل للمؤمنین یغضوا من ابصارھم و یحفظوا فروجھم ذلک ازکی لھم" (۸۴)

"مسلمان مردوں کو حکم دیں کہ اپنی نگاہوں کو کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لئے بہت ستھرا ہے۔"

"اور مسلمان عورتوں کو حکم دیں کہ اپنی نگاہوں کو نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں پر ڈالے رہیں اور اپنا سنگھار ظاہر نہ کریں۔"

"اور پاؤں زمین پر زور سے نہ رکھیں (چلتے ہوئے) کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار۔" (۸۵)

"اور جب تم ان سے کوئی برتنے کی چیز مانگو تو پردے کے باہر (سے) مانگو اس میں زیادہ ستھرائی ہے تمہارے اور ان کے دلوں کی۔" (۸۶)

"اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) اپنی بیبیوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرما دو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ منہ پر ڈالے رہیں۔" (۸۷)

قرآن حکیم کی مذکورہ آیات میں ہم نے دیکھا کہ اسلام مسلم مرد و خواتین کی عزت و عصمت کی کس قدر حفاظت کرتا ہے۔

جب اسلام نظریں نیچی کر کے چلنے اور خواتین کو بے پردہ کسی کے سامنے آنے کی اجازت نہیں دیتا وہ بلاوجہ کلوننگ اور ٹیسٹ ٹیوب کے لئے بے لباس ہو کر شرمگاہوں کے خورد بینی جائزے کی اجازت کس طرح دے سکتا ہے۔ ہاں علاج کی صورت میں اسلام کسی حد تک اجازت دیتا ہے۔ جس کا ذکر ہم آئندہ صفحات میں کریں گے۔

اسلام میں کسی قسم کی بے حیائی کی کوئی گنجائش نہیں ہے اور نہ ہی یہ عریانی فحاشی کی اجازت دیتا ہے۔ بعض بزعم خویش جدت پسند لوگ نقاب و حجاب کو قدامت پسندی اور دقیانوسی کی علامت قرار دے کر اپنی ترقی پسندی اور وقت کے تقاضے جیسے شیطانی جملے کے سہارے قوم کو بے لباس و بے حجاب کر دینا چاہتے ہیں اور پردے کو منافقت جیسے طعنے دے کر لباس کی قید سے آزاد کر دینا چاہتے ہیں ایسے ترقی پسندوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ اپنا شوق ضرور پورا کریں۔ انہیں کون روک سکتا ہے۔ لیکن براہ کرم اسے اسلام قرار نہ دیں مہربانی ہو گی اور

خدا توفیق دے تو قرآن و حدیث سے رہنمائی حاصل کریں۔

"بے شک جو لوگ چاہتے ہیں کہ مسلمانوں کے گروہ میں بے حیائی کی اشاعت ہو ان کے لئے دنیا میں بھی دردناک عذاب ہے اور آخرت میں بھی۔" القرآن (۸۹)

حضور سرور دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد سنئے۔

" لعن الله الواشمات والمستوشمات والنامصات والمتنمصات والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله" (۹۰)

"اللہ تعالیٰ نے لعنت فرمائی ہے بالوں کو گودنے والیوں گدوانے والیوں' بالوں کو نوچنے والیوں' نچوانے والیوں' حسن کے لئے دانتوں کو کشادہ کرنے والیوں اور اللہ کی تخلیق (خلقت) میں تبدیلی کرنے والیوں پر۔

"وہ عورتیں جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوں گی' لہرا لہرا کر چلنے والی ہوں گی ان کے سر بختی اونٹوں کی طرح ایک طرف جھکے ہوئے ہوں گے وہ جنت میں داخل ہوں گی نہ جنت کی خوشبو پائیں گی۔ حالانکہ جنت کی خوشبو بڑی مسافت سے آتی ہے۔" (۹۱)

قرآن اور حدیث کی روشنی میں آپ نے عریانی و فحاشی کا حشر دیکھا اگر اب بھی یہ کوئی قدامت پسندی ہے تو شوق سے لباس کو خیرباد کہہ دیں۔ پہلی حدیث میں تو بال نچوانے وغیرہ اور بے حجاب فیشن کو اللہ کی کی خلقت میں تبدیلی قرار دیا گیا ہے۔ جب ایسی تبدیلی پر اللہ نے لعنت بھیجی ہے تو کیا کلوننگ کو خلقت میں تبدیلی قرار نہیں دیا جا سکتا اور پھر قرآن میں ہے۔

" لا تبديل لخلق الله' - فليغيرن خلق الله۔ "

جس اسلام میں مرد و عورت کی عزت' عصمت اور عفت کا اس قدر اہتمام ہو اس میں شوقیہ کلوننگ اور ٹیسٹ ٹیوب بے بی کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے۔ ایسے غیر فطری افعال یقیناً اسلام کی روح کے منافی ہیں۔

یورپ میں بہت روشنی علم و ہنر کی ہے
حق یہ ہے کہ بے چشمہ حیواں ہے یہ ظلمات (۹۲)

انسانی کلوننگ کا عدم جواز:

کسی بھی علم کا حصول یا جستجو فی نفسہ قبیح اور ممنوع نہیں البتہ اس کا استعمال اچھا یا برا ہو

سکتا ہے۔ تخلیق میں انسان کی جستجو اور تحقیق کرنا کوئی خلاف شرع نہیں بلکہ انسان کے اس راز کو دریافت کرنے سے کہ نر کے اختلاط کے بغیر (غیر جنسی تولید کے ذریعے) بھی کسی جاندار کو پیدا کیا جا سکتا ہے۔ ہمارے حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق عقیدے کی تصدیق کر رہا ہے اور ہمارے ایمان اور اعتقاد کو مزید پختہ کر رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا اور عیسائیوں کے اس عقیدہ کی نفی ہو رہی ہے کہ آپ اللہ کے بیٹے ہیں۔

یہ سب کچھ علم اور تحقیق کی حد تک تو درست ہے لیکن اس کو رواج دینا اسلام کے منافی ہے کیونکہ یہ ایک غیرفطری عمل ہے اور منشاء الٰہی کے خلاف ہے اس کے عموم سے بنی نوع انسان بے شمار مسائل کا شکار ہو سکتی ہے اور نسل انسانی کی بقا کو خطرات لاحق ہو سکتے ہیں تو اسلام کسی ایسے علم کی اجازت نہیں دیتا جس میں تھوڑا نفع اور نقصان زیادہ ہو جبکہ اس میں تو خسارہ ہی خسارہ ہے۔ انسانی کلوننگ کے متوقع پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد رائے اسی جانب جاتی ہے کہ کلوننگ ناجائز اور اسلام کے بنیادی اصولوں سے متصادم ہے۔

Marfat.com

حواشی و حوالہ جات

۱۔ اقبال، بال جبرئیل
۲۔ روزنامہ دن، بدھ ۱۱ر جون ۱۹۹۷ء
۳۔ روزنامہ پاکستان، ۳ر جون ۱۹۹۷ء
۴۔ اقبال، بال جبرئیل
۵۔ یہ دوسری بھی مادہ بھیڑ تھی۔
۶۔ دونوں مادہ بھیڑوں کے خلیے تھے۔
۷۔ روزنامہ جنگ، سنڈے میگزین، جرنلسٹ فیصل رؤف
۸۔ روزنامہ جنگ، ۲۶ر مارچ ۱۹۹۷ء منور علی صدیقی
۹۔ روزنامہ خبریں، میگزین، ۲۷ر اپریل ۱۹۹۷ء عبدالحمید
۱۰۔ آف ڈے میگزین پاکستان، ۶ر اپریل ۱۹۹۷ء
۱۱۔ سنڈے میگزین خبریں، ۲۷ر اپریل
۱۲۔ روزنامہ جنگ، ۲۶ر مارچ، منور علی
۱۳۔ " " " "
۱۴۔ " " " "
۱۵۔ " " " "
۱۶۔ اقبال، بال جبرئیل، ص ۱۴۳
۱۷۔ روزنامہ جنگ، ۲۶ر مارچ ۱۹۹۷ء
۱۸۔ " " " "
۱۹۔ روزنامہ جنگ، سنڈے میگزین، ۲۶ مارچ ۱۹۹۷ء
۲۰۔ پاکستان فورم میں اظہار خیال۔
۲۱۔ پاکستان فورم میں اظہار خیال
۲۲۔ " " " "
۲۳۔ پاکستان فورم میں اظہار خیال۔
۲۴۔ " " " "
۲۵۔ اقبال، بال جبرئیل، ۱۳۹
۲۶۔ البقرۃ، آیہ ۲۶
۲۷۔ ۳ آل عمران، آیہ ۷
۲۸۔ اقبال، بال جبرئیل
۲۹۔ ۳ آل عمران، آیہ ۷
۳۰۔ اقبال، بال جبرئیل
۳۱۔ سورۃ حج، آیہ ۵
۳۲۔ ۲۳ المومنون، آیہ ۱۷
۳۳۔ ۷۶ الدھر، آیہ ۲
۳۴۔ ۸۶ الطارق آیات ۵ تا ۸
۳۵۔ ۶ نساء، آیہ ۲۸
۳۶۔ ۶ نساء، آیہ ۱
۳۷۔ ۷ اعراف، آیہ ۱۱
۳۸۔ ۷ اعراف، آیہ ۱۲
۳۹۔ ۷ اعراف، ۱۸۹
۴۰۔ ۵۵ الرحمٰن، ۱۴
۴۱۔ ۳ آل عمران، ۵۹
۴۲۔ ۳ آل عمران، ۴۷
۴۳۔ ۱۹ مریم، ۹
۴۴۔ ۱۹ مریم ۲۰ تا ۲۲
۴۵۔ ۱۵ حجر، ۲۸، ۲۹

۴۶۔ ۵۳ النجم، ۴۵ تا ۴۷
۴۷۔ ۵۶ واقعہ، ۵۷ تا ۵۹
۴۸۔ ۷۱ نوح، ۱۴
۴۹۔ ۷۱ نوح، ۱۳
۵۰۔ ۷۷ مرسلت، ۲۰۔ ۲۱
۵۱۔ ۹۲ اللیل، ۳
۵۲۔ ۹۵ التین، ۴
۵۳۔ ۹۵ علق، ۲
۵۴۔ ۳۰ الروم، ۲۷
۵۵۔ ۲۲ حج، ۷۳، ۷۴
۵۶۔ ۸۴ انشقاق، ۱۹ تا ۲۱
۵۷۔ ۳ آل عمران، ۴۷
۵۸۔ ۷ اعراف، ۱۸۹
۵۹۔ ۴ نساء، ۱
۶۰۔ ۳ آل عمران، ۵۹
۶۱۔ ۱۵ حجر، ۲۸، ۲۹
۶۲۔ ۹۴ التین، ۴
۶۳۔ ۴ نساء، ۸۲
۶۴۔ ۵۴ قمر، ۱۷
۶۵۔ ۸۶ الطارق، ۵ تا ۸
۶۶۔ ۸۶ الطارق، ۶
۶۷۔ خبریں سنڈے میگزین، ۲۷ر اپریل ۱۹۹۷ء
۶۸۔ ۹۴ التین، ۴
۶۸ (ب) ۸۶ الطارق، ۸
۶۹۔ اقبال، بال جبرئیل، ۱۴۳
۷۰۔ ۵۰ ق، ۱۶
۷۱۔ ۴ نساء، ۲۸
۷۲۔ ۲۲ حج، ۷۴
۷۳۔ ۲۲ حج، ۷۳، ۷۴
۷۴۔ ۵۶ الواقعہ، ۵۷ تا ۵۹
۷۵۔ خبریں سنڈے میگزین، ۲۷ر اپریل ۱۹۹۷ء
۷۶۔ ۲ بقرۃ، ۲۵۸
۷۷۔ ۲ بقرۃ، ۲۶۰
۷۸۔ ۲۰ طٰہٰ، ۸۸
۷۹۔ ۲۰ طٰہٰ، ۹۶
۸۰۔ کتاب الفتن واشراط الساعہ، صحیح مسلم شریف
۸۱۔ بال جبرئیل، اقبال، ص ۸۸
۸۲۔ ۲ بقرۃ، ۲۱۶
۸۳۔ اقبال، بال جبرئیل، ۱۳۸
۸۴۔ ۲۴ نور، ۳۰
۸۵۔ ۲۴ نور، ۳۱
۸۶۔ ۳۳ الاحزاب، ۵۳
۸۷۔ ۳۳ الاحزاب، ۵۹
۸۸۔ تفسیر بیضاوی شریف
۸۹۔ ۲۴ النور، ۱۹
۹۰۔ صحیح مسلم کتاب اللباس والزنیہ
۹۱۔ " " " "
۹۲۔ اقبال، بال جبریل، ۸۷

حیات ثانی کے عقیدے پر "کلوننگ" کی شہادت

(مولانا محمد شہاب الدین ندوی)

انسان نے یہ تجربہ کر کے مادیت کی تردید اور اسلامی عقیدے کی تصدیق کی ہے

انسان جب ایک بار مر کر مٹی میں مل جائے گا اور اس کے سارے اجزاء و عناصر بکھر کر ختم ہو جائیں گے تو کیا اسے دوبارہ زندہ کیا جانا ممکن ہے؟ تو دور قدیم سے لے کر اب تک وہ تمام قومیں اور وہ تمام لوگ جو خدا اور اس کی قدرت پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اس حقیقت کا نہایت شدومد کے ساتھ انکار کرتے رہے ہیں اور ملحدین و مادہ پرست تو اسے مذہبی خرافات اور انسانی ذہن کی اختراع قرار دیتے رہے ہیں کہ یہ سب باتیں عقل و فہم سے بعید تر ہیں جو کسی بھی طرح صحیح نہیں ہو سکتیں۔

وقوع قیامت ایک اٹل صداقت:

لیکن اب "کلوننگ (Cloning) یعنی غیرازدواجی عمل کے ذریعہ کسی خلیہ (Cell) سے مصنوعی طور پر کسی جانور کا ہم شکل پیدا کرنے کے کامیاب تجربے نے وقوع قیامت کے موقع پر انسان کے دوبارہ اپنی ہو بہو شکل میں زندہ کئے جانے کے عقیدہ کی ناقابل تردید شہادت فراہم کر دی ہے۔ اس تجربے کے اغراض و مقاصد خواہ کچھ بھی ہوں، مگر اس حیرت انگیز مظاہرہ کے بعد ایک ملحد سے ملحد بھی وقوع قیامت اور حیات ثانی کا انکار کرنے کی جرات نہیں کر سکے گا۔ اب کسی کو بھی عقیدہ قیامت کی صحت و صداقت میں کوئی شک و شبہ نہیں ہو سکتا۔ یہ وہ عظیم انکشاف ہے جس نے تمام انسانوں کو انگشت بدنداں کر دیا ہے۔

اب انسانوں کی کاشت کی جائے گی؟

وقوع قیامت پر سب سے زیادہ انکار خود سائنس دانوں اور سائنس زدہ لوگوں ہی کو تھا کہ انسان جب مر جائے گا تو پھر اس کو دوبارہ زندہ کیا جانا کسی بھی طرح ممکن نہیں ہو سکتا اور وہ اسے ایک خرافاتی عقیدہ قرار دیتے تھے۔ مگر اب اسکاٹ لینڈ کے ایک سائنس دان ڈاکٹر ایان ولمٹ نے بھیڑ کے ایک خلیہ کو لے کر لیبارٹری میں سائنسی تجربے کے ذریعہ مصنوعی طور پر

ہو بہو اس بھیڑ کا ایک "ہم شکل" (Clone) بر آمد کر کے ایک تہلکہ مچا دیا ہے۔ بندروں اور مینڈکوں پر بھی اس قسم کے کامیاب تجربے کئے جا چکے ہیں۔ کلوننگ کے ذریعہ اب انسانوں کے بھی ہم شکل (بالکل جڑواں بھائیوں کی طرح) مصنوعی طور پر یعنی کسی لیبارٹری میں بغیر ازدواجی عمل کے پروان چڑھا کے اور پھر اسے کسی "کرائے کے رحم" میں منتقل کر کے بر آمد کئے جا سکتے ہیں۔ اس طرح کہ وہ ایک دوسرے کے ہو بہو فوٹو کاپی ہوں گے اور ان دونوں میں رتی برابر بھی فرق نہ ہو گا۔ چنانچہ ایان ولمٹ کا کہنا ہے کہ سائنس صرف دو سال کے عرصے میں انسانی کلون (Human clone) یعنی کسی بھی انسان کا ہم شکل تیار کرنے میں کامیاب ہو سکتی ہے۔

مذکورہ بالا بھیڑ کا نام ڈولی رکھا گیا ہے اور اس کی عمر سات ماہ ہے۔ جب کہ اس کا خلیہ ساڑھے چھ سال پرانا ہے۔ یعنی اس خلیہ کو ساڑھے چھ سال پہلے حاصل کر کے اسے سائنسی طریقے سے محفوظ رکھا گیا تھا۔ بغیر ازدواجی عمل کے کسی خلیہ سے اس طرح کے ہم شکل مصنوعی طور پر بر آمد کرنے کا نام کلوننگ (Cloning) ہے اور یہ عمل "جینیاتی انجنیئرنگ" (Genetical Engineering) کے تحت وقوع میں آتا ہے۔ جو ایک جدید علم ہے۔ مگر یہ ایک انتہائی مشکل اور مہنگا عمل ہے اور اس طرح کے تجربوں پر لاکھوں ڈالر خرچ ہو جاتے ہیں۔

بہرحال اس طرح کے ظہور و ارتکاب کے اخلاقی و معاشرتی نتائج کیا ہوں گے؟ اس موضوع پر علمی حلقوں میں گرما گرم بحث شروع ہو گئی ہے اور مذہبی حلقوں میں انسانوں پر اس قسم کے تجربات کئے جانے کی مذمت کی جا رہی ہے۔ لہٰذا بہت سے ملکوں نے اس قسم کا تجربہ انسانوں پر کئے جانے پر پابندی عائد کر دی ہے۔ مگر کب تک؟

دنیائے حیات کا ایک بنیادی نظام :

کسی بھی انسان کے صرف ایک خلیہ (سیل) سے اس کا ہم شکل بر آمد کیا جانا اس بات کی دلیل ہے کہ ایک انسان کے ٹکڑے کر کے اس سے متعدد انسان پیدا کئے جا سکتے ہیں۔ یعنی اس کے ہر ایک خلیہ سے ایک نیا انسان وجود میں لایا جا سکتا ہے۔ ایک انسان میں کھربوں کی تعداد میں خلیے ہوتے ہیں۔ یعنی اس کا گوشت پوست' خون' ہڈیاں اور بال سب کے سب نہایت درجہ ننھے خانوں کا مجموعہ ہوتے ہیں۔ جو صرف خوردبین سے نظر آتے ہیں۔ دنیا بھر میں پائے جانے والے تمام حیوانات و نباتات میں بھی اسی طرح کا نظام پایا جاتا ہے۔ جس طرح کہ ایک عمارت بے شمار اینٹوں سے مل کر بنتی ہے۔ اسی طرح ایک انسان یا حیوان بھی لاتعداد خلیوں کا

مجموعہ ہوتا ہے۔ ہر خلیہ یا خانہ ایک ایسا یونٹ ہوتا ہے جو اپنی جگہ پر ایک مکمل فیکٹری کی طرح کام کرتا ہے اور ان خلیوں میں زندگی سے بھرپور ایک متحرک مادہ پایا جاتا ہے۔ جسے اصطلاح میں پروٹو پلازم کہا جاتا ہے اور اس میں متعدد چیزوں کے علاوہ ایک "وراثتی مادہ" بھی پایا جاتا ہے۔ جسے "کروموسوم" اور ڈی این اے (DNA) کہتے ہیں۔ اس مادہ میں ہر نوع کی اپنی خصوصیات پائی جاتی ہے۔ مثلاً بکری ہے تو بکری کی خصوصیات ماں باپ سے بچوں میں نسل در نسل منتقل ہوتی رہتی ہیں۔ اسی بناء پر بچے رنگ روپ' چہرہ مہرہ اور عادات و اطوار میں اکثر و بیشتر ماں باپ کے مشابہ ہوتے ہیں۔ گویا کہ ہر ایک خلیہ میں ایک پورے انسان کی "شبیہ" موجود رہتی ہے۔ ماں کے پیٹ میں بچے کا آغاز اس قسم کے دو خلیوں سے ہوتا ہے' جن میں سے ایک باپ کا دوسرا ماں کا ہوتا ہے اور یہ دونوں مل کر "جفتہ" (یک جان) ہو جاتے ہیں۔ پھر یہ جفتہ اپنی بڑھوتری میں "جرا ثیمی نظام" کی طرح نشوونما پاتا ہے۔ یعنی خلیہ نشوونما پاتے ہوئے بیس سے تیس منٹ کے اندر خود بخود ٹوٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ اس طرح بڑھتے بڑھتے ماں کے پیٹ میں ۱۲۰ دن میں مکمل جنین کی شکل اختیار کر لیتا ہے۔

خدائی تخلیق کی نقل :

اس لحاظ سے انسان نے اس "قانون قدرت" کا گہرائی کے ساتھ جائزہ لینے کے بعد ایک "واحد خلیے" کو لے کر یہی "عمل تخلیق" مصنوعی طور پر (ازدواجی عمل کے بغیر) انجام دینے کا طریقہ دریافت کر لیا ہے۔ مگر اس نے ایسا کر کے انجانے پن میں قیامت کے موقع پر انسان کے دوبارہ زندہ کئے جانے کے مذہبی عقیدے کی تصدیق و تائید کر دی ہے۔ گویا کہ مادہ پرست سائنس دانوں نے اپنے ہی فعل کے ذریعہ غیر شعوری طور پر انبیائے کرام کی تعلیمات کو صحیح اور برحق ثابت کر دیا ہے۔ چنانچہ کسی بھی انسان کے مرنے کے بعد اگر اس کا ایک بھی خلیہ (سیل) باقی رہ جائے تو اب خود سائنٹفک نقطہ نظر سے دوبارہ وہی انسان زندہ ہو سکتا اور زندہ کیا جا سکتا ہے۔ اب یہ کوئی انہونی یا ناممکن بات نہیں رہی۔

حدیث شریف کا ایک انکشاف :

اس سائنٹیفک حقیقت کے ملاحظہ کے بعد اب بعض احادیث کا مطالعہ کیجئے تو اس سے حیات ثانی کے مسئلے پر ایک نئی روشنی پڑتی ہے اور بعض نئے حقائق سامنے آتے ہیں۔ چنانچہ بعض احادیث میں صراحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ جب کوئی انسان مر جاتا ہے تو اس کے سارے اعضاء مٹی میں مل کر ختم ہو جاتے ہیں' سوائے "دمچی" کے (دم کے سرے پر پائی جانے

Marfat.com

والی ایک ہڈی کے) جس کے ذریعہ دوبارہ تخلیق عمل میں آئے گی۔ (بخاری و مسلم) ایک دوسری حدیث میں بتایا گیا ہے کہ وہ دمچی ایک رائی کے دانے کی طرح ہے۔ (فتح الباری)

اس سے مراد یہ ہے کہ بالکل ایک ننھی سی چیز ہو گی۔ راقم سطور چونکہ حیاتیات کا ایک طالب علم ہے، اس لئے میں نے کافی غور و خوض کے بعد اس کا مصداق بڑی جرات کے ساتھ خلیہ (Cell) قرار دیتے ہوئے اپنی بعض کتابوں میں اس پر تفصیلی بحث کی ہے اور اب جدید انکشافات کی روشنی میں یہ بحث محکم بن گئی ہے۔ یعنی راقم سطور نے دس پندرہ سال پہلے اس بارے میں جو کچھ لکھا تھا وہ صحیح ثابت ہو چکا ہے کہ ایک واحد خلیے سے دوبارہ اسی قسم کا انسان برآمد کیا جا سکتا ہے۔ اس اعتبار سے اب فکر و فلسفہ کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب آنے والا ہے جو اسلامی انقلاب ہو گا اور یہ کوئی معمولی انقلاب نہیں ہے، بلکہ علمی و عقلی نقطہ نظر سے ایک ایسا عظیم الشان انقلاب ہے جو تمام فرسودہ افکار و نظریات اور مادہ پرستانہ فلسفوں کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دینے کا باعث ہو گا۔

زندگی بعد الموت کا ایک نظارہ :

اب رہا یہ مسئلہ کہ ایک واحد خلیہ ایک لمبی مدت تک کس طرح زندہ رہ سکتا ہے؟ تو اس مسئلے پر جدید تحقیقات کی رو سے ایک نئی روشنی پڑ گئی ہے۔ چنانچہ مختلف قسم کے جراثیم اور بیکٹیریا "یک خلوی" (واحد خلیے والے) ہوتے ہیں اور وہ طبعی اعتبار سے ناسازگار حالات میں ہزاروں سال تک بظاہر مردہ رہ کر سازگار حالات میسر آنے پر دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں۔ یہ ننھی منی مخلوق صرف خوردبین سے نظر آتی ہے اور ان کی مختلف قسمیں مٹی، پانی اور ہوا میں ہر جگہ پائی جاتی ہیں۔ جیسا کہ اوپر عرض کیا جا چکا تمام حیوانات و نباتات میں اسی طرح کا یکساں "خلوی نظام" پایا جاتا ہے۔ یعنی ہر جاندار خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا متعدد اور کثیر خلیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جراثیم ایک خلیے کے حامل ہوتے ہیں۔ کیڑے مکوڑے سینکڑوں، ہزاروں خلیوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ ان سے بڑے جاندار لاکھوں کروڑوں خلیوں والے اور بڑے بڑے جاندار اربوں کھربوں خلیوں کے حامل ہوتے ہیں۔ جیسے انسان، بکری اور شیر وغیرہ۔ غرض پوری "دنیائے حیات" میں یکساں قسم کا خلوی نظام پایا جاتا ہے اور حیاتیاتی اجسام میں "ٹوٹ پھوٹ" ہوتی رہتی ہے۔ یعنی نئے خلیے بنتے اور پرانے خلیے ختم ہوتے ہیں۔ انسان کا ایک خلیہ اپنی ہیئت میں جراثیم ہی کے مشابہ ہوتا ہے، جو زندگی کی ایک اکائی (یونٹ) ہے۔

بہرحال جدید تحقیقات کے مطابق بعض جراثیم ہزاروں سال تک وزنی مٹی کے نیچے دبے

Marfat.com

رہنے اور بظاہر "مردہ" رہنے کے بعد جب انہیں سازگار حالات میسر آجائیں تو وہ دوبارہ زندہ ہو کر پھر سے نشوونما پانے لگتے ہیں۔ اس مدت میں یہ جراثیم "غنودگی" (Dormancy) کے عالم میں ہوتے ہیں اور انہیں اسپور (Spore) کہا جاتا ہے۔ (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا - ۱۰/ ۸۹۳ مطبوعہ ۱۹۸۳ء)

مردے نیند کی حالت میں:

حیات ثانی کی نوعیت پر یہ ایک بہت بڑی شہادت ہے' جو نہایت درجہ اہم ہے۔ گویا کہ خلاق عالم نے انسان کی بصیرت اور اس کی رہنمائی کے لئے اس عالم مادی میں قدم قدم پر اسباق و بصائر کا ایک دفتر سمو دیا ہے۔ غرض اس اعتبار سے اگر انسان کا ایک بھی خلیہ (جو ایک جرثوے کے مشابہ ہوتا ہے) زمین میں گلنے سڑنے سے محفوظ رہ جائے تو اس سے ہوبہو وہی انسان دوبارہ جنم لے سکتا ہے۔ گویا وہ بظاہر "مردہ" مگر "خوابیدہ" حالت میں ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن اور حدیث کی تصریح کے مطابق جب قیامت کے موقع پر تمام انسانوں کو دوبارہ زندہ کیا جائے گا تو ہر شخص کو یہی محسوس ہو گا کہ گویا وہ اب تک سو رہا تھا۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

> "اور جب صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ اپنی قبروں سے نکل کر اپنے رب کی طرف دوڑ پڑیں گے اور کہیں گے کہ ہائے ہماری خرابی کہ ہم کو نیند سے کس نے جگا دیا؟ یہ تو وہی (سچی) بات ہے جس کا خدائے رحمان نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا وہ تو ایک زور دار آواز ہو گی' پھر سب کے سب ہمارے روبرو حاضر ہو جائیں گے۔
> (یٰسین - ۵۱ - ۵۳)

خدائی تخلیق اور انسانی تخلیق:

کلوننگ کے ذریعہ کسی جانور کا ہم شکل پیدا کرنے کے سلسلے میں موجودہ انسان نے جو کامیابی حاصل کی ہے وہ کوئی آسان کام نہیں ہے۔ بلکہ یہ ایک انتہائی مشکل اور دشوار عمل ہے۔ چنانچہ بھیڑ کے مذکورہ بالا ہم شکل (کلون) کو تیار کرنے کے لئے تقریباً" تین سو "جنینوں" (Embryos) کو قربان کرنا پڑا۔ یعنی مسلسل تین سو بار یہ تجربہ کیا گیا' تب کہیں جا کر ایک تجربہ کامیاب ہوا۔ مگر خلاق عالم کے نزدیک اس قسم کا "اسراف" نہیں ہے۔ بلکہ محض اس کے ایک ہی حکم یا ڈانٹ پر ساری مخلوق اٹھ کھڑی ہو جائے گی۔ جیسا کہ اوپر مذکورہ قرآنی آیات سے ظاہر ہو رہا ہے۔

پچھلے صفحات میں مذکورہ حدیث کے مطابق "دمچی" کے ذریعہ دوبارہ تخلیق کی جو بات کی گئی ہے وہ محض انسان کی عبرت و بصیرت کی خاطر ہے۔ ورنہ خالق کائنات اس بات کا پابند نہیں ہے کہ ان مادی قوانین کے سہارے وہ اپنی قدرت کا مظاہرہ کرے۔ کیونکہ وہ ہر چیز کو عدم سے وجود میں لاتا ہے۔ للٰذا اس کے لئے تو کسی چیز کے وقوع کے لئے بس اتنا ہی کہنا کافی ہے کہ "ہو جا" اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔

"اس کا معاملہ تو بس اس قدر ہے کہ جب وہ کسی چیز کا ارادہ کرلیتا ہے تو اسے صرف اتنا کہنا ہوتا ہے کہ "ہو جا" اور وہ چیز ہو جاتی ہے۔ للٰذا پاک ہے وہ ذات برتر جس کے ہاتھ میں ہر چیز کی تکیل ہے اور تم سب اسی کے پاس لوٹائے جا رہے ہو۔" (یٰسین۔ ۸۲۔۸۳)

ایک واحد خلیہ کے ذریعہ ایک مکمل جانور برآمد کر کے موجودہ انسان نے جو کامیابی حاصل کی ہے اس سے حیات ثانی کی نوعیت واضح ہو گئی اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ انسان اس فعل کو بار بار دہرا سکتا ہے تو کیا خالق ارض و سما (جس نے اس کائنات اور اس کی ساری چیزوں کی تخلیق کی ہے) وہ اپنی تمام مخلوق کو دوبارہ وجود میں لانے سے عاجز رہ جائے گا؟ واقعہ یہ ہے کہ موجودہ سائنس دانوں نے کلوننگ کا کامیاب تجربہ کر کے عقیدہ قیامت کی صحت و سچائی پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔

واحد خلیہ سے تخلیق کا عمل انسان کے مشاہدہ میں ہر دن "جین" کی شکل میں سامنے آ رہا ہے۔ قیامت کے موقع پر بھی اس طرح واحد خلیہ سے ہر انسان کی دوبارہ تخلیق عمل میں آئے گی۔ اسی بناء پر فرمایا گیا ہے۔

"تم اپنی پہلی زندگی سے واقف ہو چکے ہو' تو تم چونکتے کیوں نہیں ہو (کہ وہ تمہیں دوبارہ اسی طرح زندہ کرے گا)۔ (الواقعہ۔ ۶۲)

کیا انسان خدا بن گیا؟

یہ تو ہوئی عقیدے کی بات۔ اب رہا یہ مسئلہ کہ آج کا انسان یہ حیرت انگیز مظاہرے کر کے کیا خود خالق بن گیا ہے؟ جیسا کہ آج کل ہر طرف ایک شور اور ہنگامہ برپا ہو گیا ہے کہ اس فعل سے گویا کہ خدا کی خدائی پر حرف آ گیا ہے۔ تو یہ بات بالکل مہمل اور لایعنی ہے۔ اس سے خدا کی خدائی پر حرف آنا تو درکنار ہمارا عقیدہ خداوند قدوس کی ذات برتر پر اور زیادہ مضبوط ہو گیا ہے کیونکہ انسانی کارنامہ اگرچہ ایک عجوبہ ضرور دکھائی دیتا ہے مگر وہ کسی بھی طرح "خلاف فطرت" نہیں ہے۔ کیونکہ سائنس دانوں نے جو کچھ بھی کیا وہ محض اصول فطرت کے مطالعہ و

مشاہدہ کر کے انہی ضوابط کے تحت اس عمل کو دہرایا ہے۔ یعنی انہوں نے خدائی تخلیق کی نقل (کاپی) کی ہے۔ ہاں اگر انسان مردہ عناصر یا مٹی کو لے کر یہ کارنامہ انجام دیتا تو کوئی بات تھی۔ ظاہر ہے کہ اس نے محض خدائے عزوجل کے پیدا کردہ ایک "خلیہ" کو لے کر یہ عمل کیا ہے۔ جب انسان خلیہ کا خالق نہیں ہے تو پھر وہ اس کلوننگ کا بھی خالق نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا انسان خالق کے مقام و مرتبہ تک کسی بھی حال میں نہیں پہنچ سکتا۔ انسان کو زیادہ سے زیادہ "نقال" کہا جا سکتا ہے۔

قرآن کا ایک چیلنج :

قرآن عظیم تو صاف صاف اور چیلنج کے ساتھ کہتا ہے کہ دنیا کے تمام انسان یا "معبودان باطل" مل کر ایک مکھی تک کی بھی تخلیق نہیں کر سکتے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

اے لوگو! ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو' جن لوگوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے' اگرچہ وہ سب اس مقصد کے لئے جمع ہو جائیں۔ (حج۔ ۷۳)

یہ مثال دور قدیم میں مشرکین کے معبودان باطل پر صادق آتی تھی۔ مگر آج یہ ان سائنس دانوں پر صادق آتی ہے جن کو عام انسان گویا مرتبہ خدائی پر فائز سمجھنے لگے ہیں۔ یعنی موجودہ عوام کا یہ "عقیدہ" بن چکا ہے کہ آج کا سائنس دان جو چاہے کر سکتا ہے۔ لہٰذا دنیائے سائنس کو اگر یہ دعویٰ یا خوش فہمی ہو کہ وہ خالق کے مرتبے پر فائز ہو سکتی ہے تو اسے چاہئے کہ وہ مردہ عناصر سے یہ کام انجام دے۔ جسے وہ کسی بھی حال میں انجام نہیں دے سکتی۔ لہٰذا اس پوری کائنات کا صرف ایک ہی خالق ہے اور ہمیشہ ایک ہی رہے گا۔ وہی ہے اللہ تمہارا رب' ہر چیز کا پیدا کرنے والا اس کے سوا دوسرا کوئی معبود نہیں۔ لہٰذا تم کہاں بھٹکے جا رہے ہو؟ (المومنون۔ ۶۲)

خدائی تخلیق کو بگاڑنا ایک شیطانی عمل :

بہرحال یہ عمل "تخلیقی عمل" تو نہیں بلکہ ایک "تخریبی عمل" ہے' جسے خدائی تخلیقات کو بگاڑنے کا عمل کہا جا سکتا ہے اور اس حقیقت کا انکشاف خود خدائے علیم و خبیر نے یوں ازل ہی میں ابلیس کی زبانی اس طرح کرا دیا تھا' جب کہ اسے ملعون و مردود قرار دے کر راندہ بارگاہ الٰہی قرار دیا گیا تھا۔ "میں انہیں حکم دوں گا تو وہ اللہ کی بنائی ہوئی خلقت کو بدل کر رہیں گے۔" (النساء۔ ۱۱۹)

Marfat.com

پھر اس کے بعد مذکور ہے۔ "شیطان ان سے وعدے کرتا اور (جھوٹی) امیدیں دلاتا ہے اور شیطان محض جھوٹ موٹ کے وعدے کرتا ہے۔" (النساء۔ ۱۲۰)

اس موقع پر قرآن مجید میں لفظ "غرور" استعمال کیا گیا ہے۔ جس کے معنی اصل عربی میں دھوکہ دینے اور جھوٹے وعدے کرنے کے ہیں۔ اس اعتبار سے یہ فعل (تبدیل خلقت) پوری انسانیت کو دھوکہ دینے اور جھوٹے وعدے کرنے کے برابر ہے اور اس فعل کے سنگین نتائج ضرور بر آمد ہو کر رہیں گے، جس سے پوری نوع انسانی دوچار ہو گی۔

کلوننگ کے اخلاقی و معاشرتی پہلو:

اب رہے اس سلسلے کے اخلاقی و معاشرتی پہلو کہ اس عمل کے نتیجے میں جو نئے نئے سماجی مسائل اور پیچیدگیاں پیدا ہو جائیں گی ان کا حل کیا ہو گا؟ تو اس کا جواب دینا اور اس بحرانی دور کے مسائل حل کرنا ان ہی کی ذمہ داری ہو گی جو اس مذموم حرکت کے مرتکب ہوں گے اور جو انسانوں کو اشرف المخلوقات کے درجے سے نکال کر انتہائی پست درپست اور حیوانی سطح پر لانا چاہتے ہیں اور اپنے گندے اور ذلیل مقاصد کی بجاآوری کے لئے انسانوں کو بھی تختہ مشق بنا کر اخلاقیات کی ساری حدود سے تجاوز کرنا چاہتے ہیں۔ یہ اس لئے کہ آج کا انسان اپنے خالق و مالک اور معبود برحق کو بھول کر مادیات کی دنیا میں کھو گیا ہے اور مادی کھلونوں ہی سے دل بہلا کر اپنی تسلی کر لینا چاہتا ہے۔ کیونکہ اس کی نظر میں سوائے مادہ کے اس کائنات میں کسی دوسری چیز یا کسی برتر ہستی کا وجود نہیں ہے، جس کے سامنے وہ جواب دہ ہو سکتا ہو۔ لہٰذا وہ من مانی پر اتر آیا ہے اور غیبی اشاروں کو نظرانداز کرتے ہوئے اپنی آنکھیں پوری طرح موند لی ہیں۔ وہ روئے زمین پر اپنے آپ کو بالکل آزاد سمجھتا ہے اور چاہتا ہے کہ اسے کوئی نہ روکے اور کوئی اس کا ہاتھ نہ پکڑے۔

لیکن اب وقت آگیا ہے کہ وہ خدا، روح اور آخرت کے تصورات کو مزید نظرانداز نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اب اسلامی عقائد و تعلیمات کو تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں ہے۔ انشاء اللہ خدائے عظیم اپنے وجود برحق کے جلوے اسی طرح دکھاتا رہے گا۔

"ہم منکرین حق کو اپنی نشانیاں (علامات قدرت) انسان کے اندر اور باہر دکھا کے رہیں گے۔" (حم سجدہ۔ ۵۳)

مادی فلسفوں کا خاتمہ:

بہرحال "کلوننگ" کے ظہور کی وجہ سے فکر و فلسفے کی دنیا میں ایک عظیم انقلاب آنے والا

ہے۔ جو مذہب کی حقانیت کو ثابت کرتے ہوئے تمام مادی و الحادی فلسفوں کو خس و خاشاک کی طرح بہا لے جائے گا۔ کیونکہ اب خود سائنس دانوں نے یہ کامیاب تجربہ کر کے ان تمام مادی فلسفوں کی کمر توڑ دی ہے جو مذہبی عقائد کو ایک ڈھکوسلہ قرار دیتے ہوئے اور محض ''عقلیت'' اور ''تجربیت'' کے ذریعہ حاصل ہونے والی ''معلومات'' کو بنیاد بنائے جانے کا نعرہ بلند کرتے ہوئے ادعا کرتے ہیں کہ جو علم محسوسات کے ذریعہ حاصل نہ ہو اس کی کوئی بنیاد نہیں ہو سکتی۔ لہٰذا وہ لائق اعتناء نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مادیت (میٹریلزم) عقلیت (ریشنلزم) مذہب سائنس (سائنٹزم) اور منطقی ایجابیت (لاجیکل پاز یٹیو ازم) وغیرہ اسی طرز فکر کی پیداوار ہیں۔ لیکن اب کلوننگ کے اس زبردست مظاہرہ کے بعد یہ تمام فلسفے آوٹ آف ڈیٹ قرار پاتے ہیں۔ کیونکہ اب مذہبی عقائد کی سچائی پوری طرح ظاہر ہو چکی ہے اور ثابت ہو گیا کہ علم صرف وہی نہیں ہے جو محسوسات سے حاصل ہوتا ہو۔ بلکہ علم وہ بھی ہے جو وحی و الہام سے حاصل ہوتا ہے۔ کیا یہ ایک حیرت انگیز واقعہ نہیں ہے کہ آج علم انسانی خود اپنے ہی فعل و عمل اور تحقیق و تفتیش کے ذریعہ ''علم الٰہی'' اور ''وحی الٰہی'' کی تصدیق و تائید کر رہا ہے؟ فکر و فلسفے کی دنیا میں اس سے بڑھ کر عجیب و غریب واقعہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ انسان جس چیز کا انکار اپنی زبان سے کرتا ہے اسی کا اقرار و اثبات وہ اپنے فعل و عمل سے کر کے اپنے قول کی تکذیب خود ہی کرے؟ ظاہر ہے کہ یہ اپنے قول و فعل کا ایک زبردست تضاد ہے' جو خود عقلی (ریشنلٹی) کے اعتبار سے بھی صحیح نہیں ہے۔

ایک لمحہ فکریہ:

بہرحال مذکورہ بالا مباحث کے ملاحظہ سے کیا یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس کائنات میں ایک اعلیٰ اور برتر ہستی ضرور موجود ہے جس کا علم ازلی ہے اور جس کی منصوبہ بندی کے تحت سارے واقعات ظہور پذیر ہو رہے ہیں؟ اور یہ روز جزا (قیامت) ایک اٹل ناقابل تردید صداقت ہے جس میں تمام انسانوں کو اکٹھا کر کے (یعنی دوبارہ زندہ کر کے) ان کے اعمال کی بازپرس کی جائے گی؟

> ''آنے والی چیز (قیامت) قریب آ پہنچی ہے۔ اللہ کے سوا کوئی اسے ظاہر کرنے والا نہیں ہے تو کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو؟ اور ہنستے ہو' روتے نہیں؟ تم تو غفلت میں پڑے ہو۔ لہٰذا تم (غفلت کی نیند سے جاگ کر پوری سنجیدگی کے ساتھ) اللہ کے آگے سجدہ ریز ہو جاؤ اور اسی

کی بندگی کرو۔" (النجم۔ ۵۷۔۶۲)

نوٹ : حیات ثانی پر سائنٹیفک نقطہ نظر سے مفصل بحث کے لئے راقم سطور کی حسب ذیل دو کتابیں دیکھنی چاہئے۔

(۱) قرآن حکیم اور علم نباتات' (۲) قرآن اور عالم طبعی۔ کتاب ثانی کا انگریزی ایڈیشن شائع ہو گیا ہے۔ اردو اور عربی ایڈیشن زیر طبع ہیں۔ ان کتابوں کے ملنے کا پتہ حسب ذیل ہے۔
فرقانیہ اکیڈمی ٹرسٹ نمبر ۸۲' دسواں مین پہلا کراس بی ٹی ایم پہلا اسٹیج نبگلور نمبر ۲۹' انڈیا

نفسیاتی کلوننگ سے جسمانی کلوننگ تک

(مغرب کے نئے انحراف اور نئے گناہ کی ایجاد کا جائزہ)

شاہنواز فاروقی

کسی زمانے میں مغرب ایک جغرافیہ کا نام تھا۔ اب ایک ذہنیت کا نام ہے۔ اس ذہنیت نے خدا کاانکار کیا تھا' مذہب کا انکار کیا اور نام نہاد انسان پرستی کو اپنا شعار بنایا۔ لیکن یہ جعلی انسان پرستی زیادہ عرصے نہ چل سکی۔ اس کے بیخ و بن بہت جلد ادھڑ کر رہ گئے۔ یہ عمل بھی اب وہاں اپنے آخری مراحل میں ہے۔ خدا اور مذہب کو مسترد کرنے والی ذہنیت بالآخر انسان کو بھی بری طرح رد کر رہی ہے۔ اس کی تازہ ترین صورت مغرب میں جینیات (Genetics) کے شعبے میں ہونے والی پیش رفت ہے' جس کے تحت بھیڑ اور بندر بنائے گئے ہیں اور انسان کے خلیے سے انسان سازی کے بارے میں سوچا جا رہا ہے اور مغرب کے سائنس دانوں کا خیال ہے کہ یہ کارنامہ آئندہ دوچار برسوں میں انجام پا جائے گا۔ یعنی وہ دن دور نہیں جب انسان کی فوٹو اسٹیٹ کاپیاں تیار کی جا سکیں گی۔ دیکھنا یہ ہے کہ بندر اور بھیڑ کی کلوننگ کے بعد انسان کی کلوننگ کا مرحلہ کب آتا ہے؟

سائنس اور ٹیکنالوجی کے شعبے میں ہونے والی اس "پیش رفت" نے پوری دنیا میں ایک ہنگامہ برپا کر دیا ہے اور بحث و تمحیص کے ہزار در کھول دیئے ہیں۔ اس معاملے کا نہ صرف یہ کہ مذہبی اور اخلاقی نقطہ نظر سے جائزہ لیا جا رہا ہے' بلکہ مذہب اور اخلاق سے صرف نظر کرتے ہوئے بھی اس کے امکانات و مضمرات کا اندازہ لگانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ حیوانات کی کلوننگ تو ٹھیک ہے لیکن انسان کی کلوننگ کی اجازت نہیں ہونی چاہئے کیونکہ اس سے بہت بڑا فساد فی الارض پیدا ہو گا۔ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ اس عمل سے "انسانیت" کی بھی خدمت ہو سکتی ہے' مثلاً یہ کہ انسان اس طرح حیات ابدی پا سکتا ہے۔ دنیا میں ذہین ترین افراد کی تعداد میں ضرورت کے مطابق اضافہ کیا جا سکتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ تاہم بھیڑ کے خلیے سے ڈولی نام کی بھیڑ تیار کرنے والے اسکاٹش سائنس دانوں کی جماعت کے سربراہ ڈاکٹر ایان ولمٹ (Ian Wilmut) نے اپنے ایک تازہ ترین انٹرویو میں کہا ہے کہ کلوننگ کے عمل سے حیوان تیار کرنے کا عمل تو ٹھیک ہے لیکن انسان تیار کرنے کا عمل ایک غیر انسانی فعل ہے۔

ایک خبر کے مطابق امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ایسے تمام تحقیقی مراکز کے فنڈز روک لئے ہیں جہاں کلوننگ کے شعبے میں کام ہو رہا ہے اور جن کے بارے میں خیال ہے کہ وہاں انسان کی فوٹو اسٹیٹ کاپی تیار کی جا سکتی ہے۔ بل کلنٹن نے نجی شعبے میں کام کرنے والے تحقیقی مراکز سے بھی کہا ہے کہ وہ بھی اس سلسلہ میں سرکاری شعبے میں کام کرنے والے مراکز کی تقلید کریں۔ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا اس عمل کو پابندیوں سے روکا جا سکے گا؟ اس سوال کا جواب واضح نفی میں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ مغرب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کا جن بوتل سے نکل چکا ہے اور اب اس جن کو دوبارہ بوتل میں لے جانا تقریبا" ناممکن ہے۔ کیونکہ اس جن کو شیطان نے دیکھ لیا ہے اور وہ اس سے جو کام لینا چاہتا ہے لے رہا ہے۔

مذہب میں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے بارے میں کئی Myth پائے جاتے ہیں۔ جن میں سے اہم ترین یہ ہے کہ وہاں سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی آزادانہ تحقیق و تفتیش کی مرہون منت ہے۔ لیکن یہ بات جتنی درست نظر آتی ہے اس سے کہیں زیادہ غلط ہے۔ کمرشل آرٹ اور کمرشل فلم کی طرح مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی بھی کمرشل ہو چکی ہے۔ اسے بھی سرمایہ داروں نے اچک لیا ہے۔ مغرب میں بیشتر تحقیق یا تو نجی شعبے میں ہو رہی ہے یا اگر نیم سرکاری یا سرکاری اداروں میں یہ کام ہو رہا ہے تو وہاں بھی سرمایہ داروں ہی کا پیسہ لگ رہا ہے۔ یہ مغربی دنیا کا ایک روشن پہلو سمجھا جاتا ہے' علم اور دولت کی یکجائی بظاہر بہت شاندار اتحاد نظر آتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داروں کے تجارتی مفادات تحقیقاتی سمت کا تعین کر رہے ہیں۔ سرمایہ دار تحقیق کے صرف ان امکانات پر پیسہ صرف کرتے ہیں جن کے ذریعہ انہیں دولت حاصل ہونے کی توقع ہوتی ہے' خواہ ان کے نتیجہ میں "علم" ترقی نہ کرے۔ وہ ان امکانوں کے لئے ایک پائی دینے پر تیار نہیں ہوتے جن سے علم ترقی کر سکتا ہے لیکن تجارتی فائدہ حاصل نہیں ہوتا۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو مغرب میں ہونے والی سائنسی تحقیق کی آزادی کا نعرہ نعرے کے سوا کچھ نہیں' چنانچہ اس پس منظر میں اس امکان کو مسترد نہیں کیا جا سکتا کہ کلوننگ کا سارا سلسلہ سرمایہ داروں کے تجارتی مفادات کا مرہون منت ہو اور یہ ٹیکنالوجی بالآخر منافع کے حصول کے لئے وقف ہو کر رہ جائے اور اس سلسلہ میں مقابلے اور مسابقت کی فضا تمام اخلاقی حدوں کو پھلانگ جائے اور مسٹر بل کلنٹن کی پابندیاں دھری کی دھری رہ جائیں۔ آسٹریلیا سے یہ خبر آ چکی ہے کہ وہاں ماس کلوننگ کے منصوبے پر عمل درآمد شروع ہو چکا ہے اور اس سلسلہ کے پہلے منصوبے کے تحت ۵۰۰ بھیڑیں تیار کی جا رہی ہیں' امریکہ سے خبر آئی ہے کہ ریس کے مشہور ترین گھوڑے سگار کی فوٹو اسٹیٹ تیار کرنے کا فیصلہ

ہو چکا ہے۔ کیونکہ اس طرح ریس جیتنے والا ایک گھوڑا سٹے بازوں کو دستیاب ہو جائے گا۔
بلاشبہ مغرب کبھی ایک جغرافیہ کا نام تھا لیکن اب ایک ذہنیت کا نام ہے اور یہ ذہنیت دنیا کے کسی بھی ملک' کسی بھی قوم اور کسی بھی طبقے میں پائی جا سکتی ہے۔ اس ذہنیت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ یہ نت نئے انحرافات بلکہ گناہ ایجاد کرتی ہے اور پھر انہیں تخلیقی کارنامہ باور کراتی ہے۔ کبھی یہ کارنامہ سائنس اور ٹیکنالوجی کے دائروں میں انجام پاتا ہے' کبھی فکر و فلسفے کے دائرے میں' کبھی انسانی رشتوں کے دائرے میں اور کبھی کسی اور دائرے میں۔ انحرافات اور گناہوں کی ایجاد مغرب سے مخصوص نہیں' انسانی تاریخ کے مختلف ادوار میں انسان یہ کام کرتا رہا ہے۔ لیکن جدید مغرب نے اس سلسلہ میں انسانی تاریخ کے ہر دور پر سبقت حاصل کر لی ہے۔ مثال کے طور پر مغرب نے بعض زندگی کے دائروں میں جو انحرافات اور گناہ ایجاد کئے ہیں انسانی تاریخ میں اس کی نہ صرف یہ کہ کوئی نظیر نہیں ملتی بلکہ اگر ان انحرافات اور گناہوں کا موازنہ حیوانات کی جنسی زندگی کے دائرے میں موجود مواد سے کیا جائے تو حیوانات انسان سے بہت بہتر نظر آتے ہیں۔

مغرب نے نعوذ باللہ خدا کو مسترد کر کے اس کی جگہ انسان کو تو بٹھا دیا لیکن وہ اس بھیانک جرم کی خلش سے نجات حاصل نہ کر سکا۔ بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ یہ خلش بڑھتی چلی گئی۔ اس کا لاشعوری طور پر یہ علاج دریافت کیا گیا کہ انسان ہی کو خدا بنا دیا جائے۔ نطشے کا سپرمین ایک ایسی ہستی ہے جو اپنی طاقت' اختیار اور ارادے میں بے مثال ہے۔ مغرب کے سائنس دانوں نے تواتر کے ساتھ یہ بات کہی کہ ہم رفتہ رفتہ تمام فطری قوانین کو دریافت کر لیں گے اور جس دن ایسا ہو جائے گا ہمیں خدا کے وجود کی کوئی نفسیاتی ضرورت بھی نہیں رہے گی۔ انسان اپنی تقدیر کا خود مالک بن جائے گا۔ ماہر نفسیات ایرک فرام کی تو ایک پوری کتاب بھی اس موضوع پر ہے۔ جس کا عنوان ہے (Man Shall be as God) مرزا ایاس یگانہ چنگیزی نے کہا ہے۔

خودی کا نشہ چڑھا آپ میں رہا نہ گیا
خدا بنے تھے یگانہ مگر بنا نہ گیا

دلچسپ بات یہ ہے کہ جسمانی کلوننگ کے مسئلے پر پوری دنیا میں ہنگامہ برپا ہو گیا ہے اور خاص طور پر مذہبی حلقے اس سلسلے میں غیر معمولی رد عمل ظاہر کر رہے ہیں۔ انہیں کرنا بھی ایسا چاہیے لیکن حیرت انگیز بات یہ ہے کہ مغرب نے نفسیاتی اور جذباتی کلوننگ کے جس عمل کو پوری دنیا میں پھیلا دیا ہے اس پر نہ اس عمل کی ابتدا کے وقت کوئی ہنگامہ برپا ہوا تھا اور نہ اب کوئی بڑا

ہنگامہ برپا ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس عمل کو سرے سے کلوننگ سمجھا ہی نہیں گیا حالانکہ یہ عمل سر تا سر کلوننگ سے عبارت ہے۔ کیا یہ حقیقت نہیں کہ انسانوں کی عظیم اکثریت ذہنی، نفسیاتی اور جذباتی طور پر ایک دوسرے کی فوٹو اسٹیٹ محسوس ہوتی ہے۔ دنیا کے لوگوں کی عظیم اکثریت کے نام، ان کے ملک، قومیتیں اور برادریاں بلاشبہ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ لیکن ان کی نفسیات یکساں ہے۔ ان کا جذباتی عمل اور ردعمل یکساں ہے۔ ان کی خواہشات، آرزوئیں، تمنائیں اور مقاصد حیات یکساں ہیں۔ اصول ہے کہ پہلے انسان کی روح نفس اور ذہن میں تبدیلی آتی ہے پھر جسم بدلتا ہے۔ مغرب نے پہلے دنیا بھر کو نفسیاتی و جذباتی طور پر کلوننگ کے عمل کا شکار کیا اور اب جسمانی کلوننگ کے عمل سے گزارنا چاہتا ہے۔ چونکہ یہ سرا سر ایک خارجی عمل ہے اس لئے اس پر شدید ردعمل سامنے آ رہا ہے۔ لیکن نفسیاتی و جذباتی کلوننگ چونکہ ایک واقعی عمل تھا اور ہے اس لئے اس پر کوئی خاص ردعمل سامنے نہیں آیا۔ حالانکہ اصل اہمیت داخلی عمل کی ہے۔

جہاں تک مذہب اور خاص طور پر اسلام کا تعلق ہے تو اس مسئلے کے سلسلے میں اس کا نقطہ نظر بہت واضح ہے اور وہ یہ کہ اس نوع کے کسی بھی عمل کو فی نفسہ قبول نہیں کیا جا سکتا۔ ظاہر ہے کہ کلوننگ ایک حال ہی کا واقعہ ہے اس لئے اس ضمن میں کوئی واضح بات اسلامی لٹریچر مین نہیں ملتی لیکن بنیادی اصول بہت سے ہیں اور ہم ان اصولوں سے جس اصول سے چاہیں اس ضمن میں استفادہ کر سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر اسلام میں جانداروں اور خاص طور پر انسانوں کی شبیہہ سازی کی ممانعت کی گئی ہے اس ممانعت کا نتیجہ ہے کہ اسلامی دنیا میں فن مصوری اور اس سے متعلق دیگر شعبے کبھی بہت ترقی نہیں کر سکے۔ شبیہہ سازی کی ممانعت کیوں کی گئی؟ اس سوال کے مختلف جواب دیئے گئے ہیں ان میں سب سے اہم جواب یہ ہے کہ اس بات کا اندیشہ تھا کہ کہیں مسلمان بھی دوسری قوموں کی طرح بت پرستی کا شکار نہ ہو جائیں۔ سنا ہے کہ جناب جاوید غامدی نے اس بنیاد پر تصویر کو جائز قرار دے دیا ہے کہ اب مسلمانوں میں بت پرستی کے پھیلنے کا کوئی امکان موجود نہیں۔ ممکن ہے اصل مسئلہ کی اصل توجیہ یہی ہو لیکن نظر یہ آتا ہے کہ جانداروں اور خاص طور پر انسانوں کی شبیہہ بنانے کی ممانعت اس لئے کی گئی کہ قرآن مجید اور حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے آدم کو اپنے ہاتھوں سے تخلیق کیا۔ اس پوری کائنات میں صرف انسان وہ واحد مخلوق ہے جس کے بارے میں یہ بات کہی گئی ہے۔ یہ بات دراصل دوسری مخلوقات پر انسان کی فضیلت کا اعلان ہے۔ لیکن انسان کی اصل فضیلت یہ ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ نے اپنی صورت پر خلق کیا اور اللہ تعالیٰ تمام

تعبیرات سے ماورا ہے۔ چنانچہ کسی بھی اعتبار سے اس کا تعین نہیں کیا جا سکتا۔ چونکہ انسان میں عنصرِ ربانی موجود ہے' اس لئے ایک خاص درجے میں اس کا تعین بھی مناسب نہیں اور چونکہ شبیہہ سازی ایک طرح کا تعین ہے اس لئے اس کی ممانعت کی گئی ہے۔ یہ عمل ایک اعتبار سے اللہ تعالیٰ کی نقل بھی ہے اور اگر ہمارا حافظہ درست ہے تو ہم نے کہیں پڑھا ہے کہ شیطان خدا کی نقل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

بہرحال یہ امر واضح ہے کہ مغرب کی سائنس اور ٹیکنالوجی جو پہلے ہی اخلاقیات سے بے نیاز تھی سرمایہ داروں کے ہاتھوں میں آ کر اخلاقیات سے اور بھی بے نیاز ہو گئی ہے اور اب اس کے آگے کوئی دیوار کھڑی کرنا ممکن نہیں۔ ممکن ہے کہ مغربی ملکوں کی حکومتیں کلوننگ کے عمل کو محدود رکھنے کی کوشش کریں لیکن ان کی یہ کوشش کامیاب ہوتی دکھائی نہیں دیتی۔ قربِ قیامت کی پیش گوئی ہزاروں برس سے کی جا رہی ہے۔ لیکن اب یہ پیش گوئی حقیقی معنوں میں دور کی بات محسوس نہیں ہو رہی۔

Marfat.com

جدید اقتصادیات پر تحقیقی تحریر

کریڈٹ کارڈ

کی

تاریخ ۔ تعارف ۔ شرعی حیثیت

پروفیسر ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

ناشر

اسکالرز اکیڈمی

پوسٹ بکس نمبر 17777 گلشن اقبال، کراچی 75300

کلوننگ جینیاتی انجنیئرنگ میں انقلاب
یا مخلوق خدا کا مذاق

مفتی ذاکر حسن نعمانی

ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ میں فرق :

۱۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں نر اور مادہ کے خلیوں کے ملاپ سے جاندار جنم لیتا ہے، جبکہ کلوننگ میں صرف نر یا صرف مادہ کے خلیے کو استعمال کیا جاتا ہے۔

۲۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں خلیہ نطفے سے حاصل کیا جاتا ہے جبکہ کلوننگ میں خلیہ بدن کے کسی بھی حصے سے لیا جا سکتا ہے۔

۳۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی کے لئے جو خلیہ حاصل کیا جاتا ہے اس میں کروموسوم کی تعداد نصف ہوتی ہے۔ جبکہ کلوننگ کے خلیہ میں کروموسوم کی تعداد پوری ہوتی ہے۔

۴۔ ٹیسٹ ٹیوب بے بی میں ماں باپ دونوں کی خصوصیات ہوتی ہیں، جبکہ کلوننگ سے پیدا کئے گئے بچے میں صرف (One Parent) کی خصوصیات ہوں گی اور وہ پیرنٹ کے مشابہ ہو گا۔

نوٹ : (One Parent) کا مطلب ہے کہ والدین میں سے صرف ایک، کلوننگ سے پیدا ہونے والے بچے کے لئے والدین نہیں ہوتے، بلکہ نر سے بنے گا یا مادہ سے۔ اس لئے انگریزی میں ون پیرنٹ کی اصطلاح ہے۔ مجھے اس کا ٹھیک اردو ترجمہ کہیں نہیں ملا۔ اس کے لئے ذہن میں ایک مناسب اصطلاح ہے اور وہ ہے "یک اصل" ہر بچہ کے لئے ماں باپ دونوں اصل ہوتے ہیں، لیکن کلوننگ میں اصل ایک ہوتا ہے۔

کلوننگ سے پیدا شدہ بچے کی مشابہت اپنے "یک اصل" کے ساتھ ہو گی۔ لیکن ذہنی صلاحیت کے بارے میں فی الحال کچھ نہیں کہا جا سکتا۔

کلوننگ اور عقیدہ :

بعض دین سے نابلد سادہ لوح مسلمانوں کو کلوننگ کے بارے میں سننے سے بڑی تشویش ہو رہی ہے کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ "انسانی کلون" تیار ہو جائے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ شاید اسکاٹ لینڈ

کے سائنس دان ڈاکٹر ولمٹ اور اس کی ٹیم نے کوئی تخلیقی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ غیراللہ کبھی خالق نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد باری ہے۔ "ھل من خالق غیر اللہ" (سورۃ فاطر' آیت - ۳) کیا اللہ کے سوا کوئی خالق ہے۔ قرآن مجید کی بہت سی آیات میں خلق (تخلیق) کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف ہوئی بلکہ غیراللہ کو چیلنج ہے۔ ایک ارشاد ہے "لن یخلقوا ذبابا"" وہ ایک مکھی کو تو پیدا کر ہی نہیں سکتے۔ (سورۃ الحج' آیت - ۷۳)

سائنس کی حقیقت :

سائنس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ اشیاء ہیں۔ سائنس ہر چیز کے خواص معلوم کر کے جوڑ توڑ کے عمل کے ساتھ ایک نتیجہ تک پہنچنا چاہتی ہے۔ کبھی کامیاب ہو جاتی ہے کبھی ناکام۔ گویا تخلیقی نہیں بلکہ مصنوعی عمل سے گزرتی ہے۔ ناواقف لوگ سائنسی عمل اور نتیجہ دیکھ کر تعجب کے بعد سائنس دانوں سے مرعوب ہو جاتے ہیں۔ بلکہ ان سے ڈرتے بھی ہیں۔ اس کے مقابلہ جو خالق حقیقی اور کن فیکون کا مالک ہے اس کی انوکھی تخلیقات کے بارے میں غور و فکر نہیں کرتے تاکہ اس کی خلاقیت اور قدرت کے سامنے سجدہ ریز ہو جائیں۔ جب کسی لیبارٹری میں ہائیڈروجن اور آکسیجن H_2O فارمولہ پر عمل کرتے ہوئے پانی تیار کر لیا جائے تو دلوں میں سائنس دان کی عظمت بیٹھ جاتی ہے۔ حالانکہ ہائیڈروجن اور آکسیجن کا خالق اللہ ہے اور اگر ہائیڈروجن اور آکسیجن گیس بھی لیبارٹری میں تیار کر لیں تو پھر سوال یہ ہو گا کہ ان گیسوں کے اجزاء کہاں سے آئے۔ آدمی ضرور اس نتیجہ پر پہنچے گا کہ ہر شے کا خالق اللہ ہے تو کمال اللہ کی ذات کا ہوا۔ لہٰذا اگر کوئی سائنس دان جینیاتی انجینئرنگ میں کسی حیوان یا انسان کا خلیات سے کلون تیار کر لے تو یہ ممکن ہے لیکن تخلیق نہیں کیونکہ سائنسدان خلیہ (Cell) نہیں بنا سکتا اور کلون کا اصل خلیہ ہے اور خلیے کا خالق اللہ تعالیٰ ہے۔

کلون اور تصور گناہ :

دنیا میں جہاں جہاں انسان بس رہے ہیں ان میں نیکی اور برائی کا تصور ہے۔ کسی چیز کو اچھا سمجھتے ہیں کسی کو برا۔ نیکی اور برائی کے مابین خط امتیاز کے لئے مختلف عوامل ہیں۔ نیکی اور برائی میں تمیز ہم مسلمانوں کے لئے تو شریعت کی طرف سے ہے۔ لیکن جہاں نہ تو آسمانی شریعت ہے اور نہ اسلام کو مانتے ہیں نہ کسی منسوخ شریعت پر عمل کرتے ہیں تو وہ لوگ بھی بعض کاموں کو برا بعض کو اچھا سمجھتے ہیں۔ نیکی اور گناہ میں یہ فرق کبھی "عقلا" کرتے ہیں۔ عقل کسی چیز کو اچھا سمجھتی کسی کو برا۔ اسی طرح کبھی ایک چیز اخلاقی طور پر مناسب ہوتی کبھی نامناسب۔

Marfat.com

کبھی ویسے معاشرے میں لوگ معاشرتی طور پر کسی چیز کو اچھا کسی چیز کو برا سمجھتے ہیں۔ گویا شروع سے ایک پرانی روایت کا تسلسل ہوتا ہے رہی یہ بات کہ کسی چیز یا کام کا اچھا یا برا ہونا اس کی وجہ کیا ہے تو اس کا علم صرف اللہ کو ہے وہ حکیم علی الاطلاق ہے۔ وہی اس کی سب حکمتیں جانتا ہے۔ ہم اجمالی طور پر اتنا جانتے ہیں کہ ہر گناہ انسانیت کے حق میں دنیا و آخرت کے اعتبار سے مضر ہے۔ البتہ بعض گناہوں میں حکمتیں اور فوائد بھی ہیں۔ مثلاً چوری ایک گناہ ہے۔ چوری وجود میں آئے یا نہ آئے لیکن لوگ مضبوط دروازے' آہنی گیٹ' کنڈیاں' تالے وغیرہ بنا رہے ہیں۔ لوہار اور بڑھئی کو حلال کاروبار ہاتھ آگیا۔ چور کو سزا دینے کے لئے جیل اور پولیس وجود میں آگئی۔ چوکیدار کو نوکری مل گئی۔ لیکن ان حکمتوں کا یہ مطلب نہیں کہ چوری جائز ہو جائے۔ اسی طرح جینیاتی انجنیئرنگ طب کا ایک وسیع شعبہ ہے۔ جس کے فوائد بھی ہیں اور کلوننگ اس کا ایک حصہ ہے۔ ممکن ہے کہ کلوننگ کے کچھ فوائد بھی ہوں جو آج نہیں تو ہو سکتا ہے کہ آئندہ سامنے آجائیں۔ لیکن پھر بھی کلوننگ کو اس وقت ساری دنیا جواز کے دائرے میں جگہ دینے کو تیار نہیں اگر معمولی معمولی فوائد کی وجہ سے جواز ڈھونڈی جائے تو میرے خیال میں دنیا کا ہر گناہ جائز ہو کر رہ جائے گا۔ کیونکہ کوئی گناہ اور برائی ایسی نہیں جس میں کوئی حکمت اور فائدہ نہ ہو۔ جیسا کہ اوپر چوری کی چند حکمتیں ذکر ہوئی۔ ا یکسیڈنٹ سے بچنے کے لئے کتنے سخت قوانین ہیں حالانکہ ا یکسیڈنٹ کے فوائد دیکھیں۔ زخمی آدمی کو جب کرایہ کی گاڑی میں لے جایا جائے تو ڈرائیور اور گاڑی کے مالک کو مالی فائدہ ملا۔ دوائی بیچنے والے کی دوائیاں بک گئیں۔ ڈاکٹر کو تنخواہ مل گئی۔ اسی طرح ہسپتال کے سارے عملے کو مالی فائدہ مل گیا۔ ان فوائد کو مدنظر رکھتے ہوئے اگر کوئی زور دار مضمون لکھ ڈالے کہ ڈرائیونگ کے تمام قوانین کو بہ یک جنبش قلم منسوخ کر دیا جائے تو ساری دنیا یکدم اس مضمون نگار کی مخالف بن جائے گی۔

کلوننگ کے بارے میں لوگوں کا ردعمل :

کلوننگ کے بارے میں جونہی لوگوں کو پتہ چلا تو لوگوں کی اکثریت اس عمل کے خلاف ہو گئی کہ یہ تجربات انسانوں پر نہیں کرنے چاہئیں۔ یورپی حکومتیں' مذہبی حلقے اور سنجیدہ قسم کے سب لوگ اس کے حق میں نہیں۔ رسائل میں اس کے بارے میں مختلف رپورٹیں پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے عدم جواز پر عوام اور خواص اگر آج نہیں تو کل ضرور متفق ہو جائیں گے۔

کلوننگ کے مفاسد :

۱۔ کلوننگ فطری سلسلہ توالد و تناسل کو ختم کرنے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے اور حضرت حوا کو حضرت آدم علیہ السلام سے پیدا کیا۔ اس کے بعد نسل انسانی کو ماں باپ کے ذریعے آگے بڑھایا۔ میاں بیوی میں ایک دوسرے کے لئے محبت اور رحمت پیدا کر دی۔ ماں باپ کے دلوں میں اولاد کی محبت ڈال دی۔ پیار و محبت کا یہ کارواں کشاں کشاں آگے بڑھ رہا ہے۔ لیکن کلوننگ بالکل اس فطری سلسلہ کے خلاف ہے۔ ایک کلون اس حیوان کے لئے جس کے رحم میں Embryo رکھا جاتا ہے۔ کیونکہ حمل کا بوجھ اور بچہ جننا ایک تکلیف دہ عمل ہے لیکن پیدا ہونے والا ایک "اصل بچہ" اس حیوان کا کہلائے گا جس سے خلیہ حاصل کیا گیا تھا۔ اگر انسانوں پر یہ تجربات کر کے سائنس دان کامیاب ہو گئے تو پیدا ہونے والا بچہ پیدائشی طور پر مادر یا پدر آزاد ہو گا۔ یک اصل ہونے کی وجہ سے ایک اصل کی محبت سے محروم رہے گا۔ یا اس کے باپ کا پتہ نہیں چلے گا یا اس کی ماں کا۔ اس طرح اس بچے کے ساتھ یک اصل کے علاوہ دو اور عورتیں بھی شریک ہیں۔ ان کے ساتھ بھی جھگڑے کا قوی احتمال ہے۔ پتہ نہیں یہ یک اصل بچہ تینوں میں سے کس کے پاس جائے گا۔ یا تینوں اس کو اس طرح چھوڑ دیں گے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے انسان سے ہر لحاظ سے مختلف پیدا کیا ہے۔ ان اختلافات میں نمایاں اختلاف رنگوں کا ہے۔ کالے انسانوں میں ہر ایک کا کالا رنگ دوسرے سے مختلف ہے۔ اسی طرح گوروں میں بھی رنگوں کا اختلاف ہے۔ گندمی رنگ والوں میں بھی بڑا فرق ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ "**اختلاف السنتکم و الوانکم**" اور تمہارے لب و لہجہ اور رنگوں کا الگ الگ ہونا۔ (سورۃ الروم/ ۲۲) ان رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے سارے انسانوں کی پہچان اور آپس کا امتیاز بڑا آسان ہے۔ ایک دوسرے کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوتی۔ اگر کلوننگ کامیاب ہو گئی تو ایک شخص کے اگر سو کلون بنائے گئے تو سب ایک جیسے ہوں گے۔ جن میں امتیاز انتہائی مشکل بلکہ محال ہو گا۔

۳۔ شکل و صورت اور رنگوں کے اختلاف کی وجہ سے مجرم کی پہچان بڑی آسان ہوتی ہے۔ آج کل اگر مجرم روپوش ہو جائے تو اخبارات میں اس کی شکل کا خاکہ دیا جاتا ہے تاکہ لوگ مجرم کی نشاندہی میں حکومت کی مدد کریں۔ اگر ۱۰ آدمی اپنے سو سو کلون بیک وقت کرا لیں تو ایک ہزار کلون بن جائیں گے۔ ایک آدمی کے سو کلونز میں سے اگر کسی نے جرم کا ارتکاب کیا تو

اس کو روپوش ہونے کی ضرورت نہیں۔ دوسری طرف اس مجرم کی نشاندہی محال ہو جائے گی۔ جس کے نتیجے میں روز افزوں جرائم میں اضافہ کے علاوہ کسی مجرم کو سزا نہیں ملے گی۔ ہاں ایک علاج ہے کہ ایک مجرم کے ساتھ اس کے سارے کلونز سزا بھگتیں۔ لیکن یہ انصاف کا تقاضہ نہیں۔

۴۔ یہ تغیر لخلق اللہ ہے۔ جو ایک شیطانی فعل ہے ارشاد الہٰی ہے شیطان نے کہا: **"ولامرنهم فليغيرن خلق الله"** اور میں ان کو تعلیم دوں گا جس سے وہ اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی صورت کو بگاڑا کریں گے۔ اس سے معلوم ہوا کہ کلوننگ ایک شیطانی عمل ہے۔ اللہ تعالیٰ جس طریقے سے انسانوں کو جس حکمت کے تحت پیدا فرما رہے ہیں تو کلوننگ اس طریقہ اور حکمت کو بگاڑ کر فساد پھیلائے گا۔ کیونکہ کلوننگ کے نتائج اچھے نہیں نکلیں گے۔ یہاں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ سائنس دان اللہ کی قدرت کا کیسے مقابلہ کر سکتے ہیں؟ کیا العیاذباللہ' اللہ تعالیٰ اتنے کمزور ہو گئے کہ ان کے کلوننگ کے عمل روک دیں۔ یقیناً" اللہ عزیز' علیم اور حکیم ہیں۔ لیکن اس نے سلسلہ اسباب اور خواص جو بنایا ہے۔ سبب پر مسبب اور خواص پر اثرات مرتب ہوں اور ایسا ہونا اس کی قدرت اور حکمت و علم کے منافی نہیں۔ مثال کے طور پر کوئی کسی کو تھپڑ مارے تو اللہ بدن میں درد پیدا کریں گے۔ اگر تھپڑ نہ مارے تو درد پیدا نہ کریں گے۔ لیکن تھپڑ مارنے سے شریعت نے منع کر دیا۔ درد کی نسبت سلسلہ اسباب میں تھپڑ کی طرف بھی صحیح ہے اور درد کی نسبت سلسلہ تخلیق میں اللہ تعالیٰ کی طرف صحیح ہے۔ اسی طرح کلوننگ کا عمل سلسلہ اسباب میں جب لیں تو اللہ اس کے نتیجے میں ہم شکل پیدا کریں گے۔ ہاں کبھی اللہ تعالیٰ اظہار قدرت کے لئے سبب پر اثر مرتب نہیں ہونے دیتے۔ جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے وہ آگ ٹھنڈی پڑ گئی بلکہ گلزار بن گئی' تو ہر سبب اور علت کا نتیجہ تو اللہ مرتب فرمائیں گے۔ لیکن ہمیں منع کر دیا کہ جرائم کا ارتکاب نہ کرو۔ اس لئے ارشاد ہے **(لا تبديل لخلق الله)** اللہ تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدلنا نہ چاہئے۔ (سورۃ الروم/ ۳۰)

اگر ہم اسباب اور عقلوں کو اختیار نہ کریں تو اللہ نتیجہ مرتب نہ فرمائیں گے۔

سوال : سوال یہ ہے کہ کیا شریعت میں مالدار بے اولاد آدمی کو اس بات کی اجازت ہے کہ اپنا کلون بنوا لے تاکہ مال کا وارث بن سکے؟

جواب : اللہ تعالیٰ کسی کو بیٹے اور بیٹیاں کسی کو صرف بیٹے کسی کو صرف بیٹیاں عطا کرتا ہے اور کسی کو بے اولاد کر دیتا ہے۔ اللہ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے۔ خارج میں ان تینوں باتوں کی نسبت ساری مثالیں ہمارے سامنے موجود ہیں۔ اگر ہر بے اولاد کی کوشش اولاد کے لئے جس

طرح بھی ہو خاص کر کلوننگ کے ذریعہ تو اللہ تعالیٰ کے قول ''**و یجعل من یشاء عقیما**'' کا مصداق کون ہو گا؟ یعنی اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں بے اولاد کر دیں۔ جب ہم دیکھتے ہیں کہ بعض انسان بے اولاد ہیں تو اللہ تعالیٰ کے قول کی حقانیت پر یقین پختہ ہو جاتا ہے۔ رہی یہ بات کہ اللہ کس کو عقیم بنائے یہ کسی کو معلوم نہیں۔ ہر آدمی کوشش کرتا ہے کہ صاحب اولاد بن جاؤں۔ لیکن اولاد کے لئے اللہ نے واضح طریقہ (شادی) بتا دیا۔ کلوننگ تو اس فطری اور شرعی طریقے سے کوسوں دور ہے۔ کلوننگ میں تو قوت مرد اور بالغ ہونا بھی شرط نہیں۔ پیدائشی نامرد اور بچے کا کلون بھی تیار ہو سکتا ہے۔ صاحب اولاد ہونے کے لئے شرعی طور پر رشتہ ازدواج سے منسلک ہونا ضروری ہے۔ اس کے علاوہ کسی غیر شرعی طریقہ کو اپنانا صحیح نہیں۔ اولاد پیدا کرنا نہ فرض ہے اور نہ واجب نہ سنت۔ البتہ شادی کرنا سنت طریقہ ہے۔ بچے پیدا کرنا اللہ کا فعل ہے۔ اس میں بندہ بے بس اور بے اختیار ہے۔ زیادہ سے زیادہ اپنے یا بیوی کے بانجھ پن کا علاج کر سکتا ہے تو جو چیز بندہ کی قدرت سے باہر ہو وہ فرض' واجب یا سنت نہیں ہو سکتی اور نہ عقیم ہونا کوئی جرم اور گناہ ہے۔ لہٰذا صاحب اولاد بننے کے لئے اپنا کلون بنوانا جائز نہیں۔

خلاصہ :

کلوننگ طبی دنیا میں کوئی اہم انقلاب نہیں بلکہ انسان کو تختہ مشق بنا کر انسانیت کی تضحیک اور توہین ہے' اس کی مخالفت ہر مسلمان کا فرض ہے بلکہ ہر انسان کو اس کی مخالفت کرنی چاہئے۔

انسانی کلوننگ

فوائد اور نقصانات

ڈاکٹر عبدالروف شکوری

۲۲ر فروری ۱۹۹۷ء کو روزلن انسٹیٹیوٹ ایڈنبرا اسکاٹ لینڈ کے باون سالہ ڈاکٹر ایان ولمٹ نے ایک بھیڑ کا ڈولی نامی کلون بنا کر دنیا کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا اس کلون کی شکل و صورت ہوبہو اس بھیڑ سے ملتی جلتی تھی جس کا جینیاتی مادہ یہ کلون بنانے کے لئے استعمال ہوا تھا۔ اس کلون کے لئے تین بھیڑیں استعمال کی گئی تھیں۔ اس بھیڑ کا نام ایک مشہور زمانہ اداکارہ ڈولی پارٹن کے نام پر ڈولی رکھا گیا۔

ڈولی کے کلون کی وجہ سے سائنس کی دنیا میں ایک تہلکا مچ گیا اس لئے نہیں کہ اب سائنس دان اپنی مرضی کے جانور پیدا کرنے شروع کر دیں گے جو کہ انسانی فلاح و بہبود اور اس کی زندگی کی آسائشوں میں اضافہ کا موجب بنیں گے بلکہ اس لئے کہ کہیں سائنس داں انسانی کلون بنانا شروع نہ کر دیں۔ اس خطرے کو بھانپتے ہوئے امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے ڈولی کلون کے اعلان کے فوراً بعد امریکی سائنس دانوں کو تنبیہہ کی کہ حکومتی پیسہ انسانی کلوننگ کے لئے استعمال میں نہ لایا جائے صدر کلنٹن نے نجی تحقیقی مراکز کو جو کلوننگ کے موضوع پر تحقیق میں مصروف تھے' یہ ہدایت دی کہ وہ انسانی کلوننگ سے اس وقت تک پرہیز کریں جب تک اس کے تمام سماجی اور مذہبی پہلوؤں پر غور و خوض مکمل نہیں ہو جاتا یہ معاملہ ایک قومی کمیشن جس کا نام NATIONAL Bivethics Advisory Commission رکھا گیا' کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ ردعمل نہ صرف امریکہ میں سرکاری طور پر ہوا بلکہ امریکہ یورپ اور ایشیا کے بہت سارے ممالک میں عوام کی طرف سے بھی کیا گیا۔ اور بہت سارے خدشات کا اظہار کیا گیا اس ردعمل نے دنیا کے مختلف تعلیمی' سیاسی' سماجی اور مذہبی ایوانوں میں بحث و تمحیص کے ایک لامتناہی سلسلہ کو جنم دیا جو زیادہ تر اس مفروضے پر مرکوز رہا کہ اگر سائنس دانوں نے انسانی کلون بنانے شروع کر دیئے تو دنیا کا مستقبل کیسا ہو گا۔ اچھا یا برا!!!

حیران کن بات یہ تھی کہ دنیا کے وہ ممالک جو سائنس اور ٹیکنالوجی میں سرکردہ حیثیت رکھتے ہیں وہاں پر عوام الناس کے ساتھ ساتھ حکومتوں کے سربراہوں اور مذہبی رہنماؤں نے

انسانی کلوننگ کے خوفناک پہلوؤں کے پیش نظر تحقیق کے اس پہلو کو زیادہ پذیرائی نہیں بخشی بلکہ ایسے قوانین کی حمایت کی جو انسانی کلوننگ کی تحقیق کی حوصلہ شکنی کریں یہ ردعمل امریکہ کے علاوہ سب سے زیادہ شدت کے ساتھ جرمنی' فرانس' ارجنٹائن' پولینڈ وغیرہ کے ممالک میں ہوا۔

اسی بحث کے پیش نظر یہ سوچا گیا کہ ممکنہ انسانی کلوننگ کے مضمرات کا جائزہ لیا جائے اور اس کے فوائد اور نقصانات کا احاطہ کیا جائے۔

۱۹۸۰ء کے اواخر میں امریکہ نے انسانی جینیاتی پروگرام کی ابتدا کی تو بعض حلقوں کی طرف سے اس کی خاصی مخالفت کی گئی مگر اس کے باوجود یہ پروگرام جاری رہا اور آج کل اپنے آخری مراحل طے کر رہا ہے' اب اس کی مخالفت آہستہ آہستہ ختم ہوتی جا رہی ہے۔ اگر انسانی کلوننگ کے فوائد اور نقصانات کا جائزہ لے لیا جائے تو اس مسئلہ کے دوسرے پہلو سمجھنے میں آسانی رہے گی۔

فوائد:

اس سے کوئی انکار نہیں کہ کلوننگ بالعموم انسانی فلاح و بہبود کے لئے ایک نہایت ہی موثر اور معاشرتی نقطہ نظر سے نہایت ہی مفید ہتھیار ہے اس ٹیکنالوجی میں ورطہ حیرت میں ڈال دینے والی ممکنات موجود ہیں انسانی لحمیات جو جسمانی ساخت اور فطری نظام میں بنیادی حیثیت کی حامل ہوتی ہیں اس ٹیکنالوجی کی بدولت کسی بھی جاندار میں پیدا کی جا سکتی ہیں لہٰذا بے شمار بیماریوں کا علاج جو چند سال پہلے تک ناممکن تھا اب ممکن ہوتا نظر آ رہا ہے بلکہ بعض حالتوں میں ممکن ہو چکا ہے۔

کلوننگ کے ذریعے انسان جو کسی مخصوص کردار یا خصوصیات کا حامل ہو گا' کی ہوبہو کاپیاں بنائی جا سکیں گی نہایت طاقتور ذہین اور خوبصورت انسان کلون کئے جا سکیں گے اور ان خصوصیات کو لازوال بنایا جا سکے گا والدین اپنے بچوں کو ہمیشہ کے لئے لازوال بنا سکیں گے۔ گویا کلوننگ ایک طرح سے انسان کے خوابوں کی تعبیر ہے۔ ایک آئیڈیل انسان جس کا پہلے تصور کیا جاتا تھا اب ممکن نظر آ رہا ہے۔

ماسوائے انسانی کلوننگ کے کلوننگ (جانوروں اور پودوں) بذات خود ایک نہایت ہی مفید ٹیکنالوجی ہے۔

حیوانی کلون انسانی اعضا کی پیوند کاری میں استعمال ہو سکتے ہیں۔ یہ حیوانی کلون اس طرح

Marfat.com

بنائے جائیں گے کہ ان کے اعضاء کے اردگرد انسانی لحمیات کی تہہ موجود ہو اس لحمیات کی موجودگی میں یہ اعضاء انسانی جسم کو بغیر کسی پیچیدگی کے قابل قبول ہوں گے۔

والدین جو اولاد سے محروم ہو چکے ہیں وہ کلوننگ کے ذریعے بچے پیدا کر سکتے ہیں حتیٰ کہ ایسے بچے جو کسی حادثہ میں ہلاک ہو چکے ہوں ان کی کلوننگ کے ذریعے ہوبہو کاپیاں بنائی جا سکتی ہیں اور یہ ایک طرح سے بچوں کو دوبارہ زندہ کرنے کے مترادف ہو گا۔

ممکنہ خطرات و نقصانات:

۱۔ ڈولی کی کلوننگ کے دوران تقریباً" سات سو انڈوں سے تجربہ شروع کیا گیا تھا اور آخر میں صرف ایک کامیابی تک ڈولی کی شکل میں نمودار ہوا یعنی کامیابی کی شرح نہایت ہی کم رہی۔

۲۔ کلوننگ کے ذریعے بننے والے انسان یا جانور میں وہ تمام خصوصیات (اچھی یا بری) ہوں گی جو ابتدائی انسان یا جانور میں ہوں گی لہٰذا ہم انجانے میں بیمار انسانوں کو بھی کلون کر سکتے ہیں اور اس طرح صحت مند نسل بنانے کی بجائے بیماریوں کو آبادی میں پھیلنے پھولنے کا موقع فراہم کریں گے جو کسی بھی لحاظ سے انسانیت کے لئے فائدہ مند نہیں ہو سکتا۔

۳۔ انسانوں کی کلوننگ کے عمل سے ایک اور قباحت آبادی میں اضافے کی ہے۔

شادی کے نظام کو خاصا دھچکا پہنچ سکتا ہے اس میں وہ تعلق اور پیار جو ایک خاندان کے ناطے میاں بیوی بچوں اور ماں باپ یا بہن بھائیوں کے درمیان ہوتا کلوننگ کے نظام کی وجہ سے ناپید ہو جائے گا۔ خاندانی نظام جو ایک جزو لاینفک ہوتا ہے تباہ ہو جائے گا اور انسانی سوسائٹی کے آہستہ آہستہ بکھر جانے کا شدید خطرہ ہے۔

(ب)شادی کا نظام ختم ہونے کی وجہ سے جنسی بے راہ روی کو فروغ ملے گا۔

۴۔ انسانی کلوننگ سے ایک ہی طرح کے مخصوص قسم کے انسان پیدا کئے جا سکیں گے جو کہ قدرتی نظام میں موجود توازن کو بگاڑ سکتے ہیں۔

۵۔ یہ ٹیکنالوجی انسانی فلاح و بہبود میں استعمال ہونے کی بجائے انسان کی تباہی کا سبب بن جائے

۶۔ کلوننگ سے جرائم بڑھنے کا اندیشہ ہے ایک ہی طرح کے انسان ایک ہی وقت میں قانونی اور سماجی پیچیدگیاں پیدا کر سکتے ہیں۔

شکاگو امریکہ کے سائنس دان ڈاکٹر رچرڈ سیڈ نے انسانی کلوننگ کے بارے میں جن عزائم کا اظہار کیا ہے وہ غیر متوقع نہیں ہیں ڈولی کی کامیاب کلوننگ کے بعد کسی بھی سائنس دان کے دماغ میں انسانی کلون بنانے کا خیال آ سکتا ہے اس کی امید تھی کہ ایسا ہو گا اور یہ ہوا۔

انسانی کلوننگ کی اجازت دینا انسانی معاشرہ کے لئے بہت خطرناک ثابت ہو سکتا ہے اور وہ تمام تحفظات جن کا اوپر والے حصہ میں ذکر کیا گیا ہے اس راہ پر چلنے سے منع کرتے ہیں کلوننگ بذات خود ایک مفید ٹیکنالوجی کے طور پر مروج رہی ہے اور آج کل بھی ہے جس کے ذریعے جانوروں اور پودوں کو انسانی فلاح و بہبود کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مگر اس ٹیکنالوجی کا بعینہ اطلاق انسانوں پر کرنا خطرات سے خالی نہیں ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ' لاہور' ۲۰ جنوری ۱۹۹۸ء)

کلوننگ پر مسلم دنیا کا ردعمل

ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

۱۹۹۷ء کے اوائل میں دنیا بھر کے انسانوں کے لئے جو بات حیرت انگیزی کا باعث بنی وہ یہ تھی کہ اب ایک انسان کی بہت سی فوٹو کاپیاں حاصل کی جا سکیں گی۔

اس حیران کن خبر نے انسانوں کو اس مخمصہ میں ڈال دیا کہ اس طرح حاصل ہونے والے نسخے "طبق الاصل" ہوں گے یا نہیں؟ یعنی ان میں تمام خوبیاں بھی وہی ہوں گی جو اصل میں پائی جاتی ہیں یا محض یہ ایک شکلی ہم آہنگی ہو گی اور جڑواں بچوں (Twins) کی طرح ان کے صرف خدوخال ایک جیسے ہوں گے؟

نیز یہ کہ انسانی کلوننگ سے نظام کائنات میں کیا کیا تبدیلیاں رونما ہوں گی یہ اور اس جیسے دیگر متعدد سوالات نے پوری دنیا کے انسانوں کو اسکاٹ لینڈ کے ان سائنس دانوں یا جینیات (Genetics) کے ماہرین کی طرف متوجہ کر دیا جنہوں نے فروری ۱۹۹۷ء میں اچانک یہ خبر عالمی میڈیا پر اچھال دی کہ وہ ایک ایسی بھیڑ کو مصنوعی طریقہ سے جنم دلانے میں کامیاب ہو گئے ہیں جو اس بھیڑ کے ہوبہو مشابہ ہے جس کے تھن سے انہوں نے ایک غیر تولیدی خلیہ حاصل کیا تھا۔ ان سائنس دانوں یا ماہرین نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ اس نئی جنم لینے والی بھیڑ کی عمر چھ ماہ ہے اور اس کا نام (Dolly) ڈولی تجویز کیا گیا ہے۔ گویا اپنی اس کامیابی کو انہوں نے چھ ماہ تک چھپائے رکھا اور پھر اچانک اس کا اعلان کر کے انہوں نے دنیا میں ایک تہلکہ مچا دیا۔ اس خبر کی اشاعت کے ساتھ ہی اس پر مختلف قیاس آرائیوں، تبصروں اور تنقیدات کا دروازہ کھل گیا۔ دنیا بھر میں موضوع سے متعلق کانفرنسوں اور سیمینارز کا اہتمام ہونے لگا اور اس طرح "کلوننگ" کے اس عمل سے متعلق لوگوں کے خدشات مختلف سوالات کی صورت میں سامنے آنے لگے۔

عالمی پریس میں شائع ہونے والے مقالات و مضامین اور اخبار و اطلاعات کے مطالعہ سے میں اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ پوری دنیا کے انسانوں کے خدشات کا اصل محور "انسانی کلوننگ" ہے اور اس حوالہ سے درج ذیل سوالات سامنے آئے ہیں۔

۱۔ کیا سائنس دانوں نے یہ کہہ کر لوگوں کو محض دھوکہ دیا ہے کہ وہ انسانی کلوننگ (استنساخ بشر) بھی کر سکتے ہیں۔

۲۔ ڈولی بھیڑ جو کہ کلوننگ کے عمل سے پیدا ہوئی ہے وہ بقید حیات ہے مگر کیا وہ زندہ رہے گی جبکہ ابھی اس کی عمر (اعلان کے وقت) صرف چھ ماہ ہے اور جس بھیڑ سے خلیے لے کر اس کی تولید ممکن ہوئی اس کی عمر چھ سال ہے تو کیا یہ بھی اسی طرح طویل عمر پائے گی؟

۳۔ کیا انسانی کلوننگ محض اس لئے کی جائے گی کہ انسانی اسپئیر پارٹس حاصل کئے جا سکیں اور کیا بعض انسان کلوننگ کے ذریعہ محض اس لئے پیدا ہوں گے کہ ان کے اعضاء لے کر پہلے سے موجود لوگوں کی مشکلات آسان کی جائیں کیا یہ اخلاقی اعتبار سے جرم نہیں ہو گا کہ ایک انسان کی ضرورت پوری کرنے کے لئے ایک دوسرے انسان کے اعضاء کاٹ کاٹ کر الگ کر لئے جائیں؟

۴۔ کیا کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے انسان' انسانی اعضاء کی فراہمی کے سلسلہ میں مناسب رہیں گے؟

۵۔ کیا صرف بعض اعضاء کلوننگ کے ذریعہ حاصل نہیں کئے جا سکتے؟ جبکہ ایک عرصہ سے انسانی جلد کے خلیات کی تخلیق کے تجربات ہو رہے ہیں۔ جبکہ کلیجہ جگر' دماغ اور گردوں کے خلایا کی تیاری میں ابھی کامیابی نہیں ہو سکی جن کی ضرورت زیادہ ہے۔

۶۔ کیا کلوننگ کے ذریعہ نسل انسانی تیزی سے بڑھے گی؟ جبکہ بھیڑ پر کئے جانے والے تجربہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ۲۷۷ بار مصنوعی حمل کا یہ عمل دہرایا گیا جس میں ۲۹ حمل کامیاب ہوئے اور وہ بھی چھ دن مکمل کر پائے۔ جبکہ صرف ایک حمل مکمل کامیاب رہا۔ اس سے تو کامیابی کے امکانات ۲۷۷ کے مقابلہ میں ایک کے تناسب سے بہت ہی کم ہیں۔

۷۔ کیا کلوننگ کا عمل انسانی ارتقاء کے منافی ہے؟

۸۔ کیا جنسی یک رنگی کو اس سے فروغ نہیں ملے گا؟

۹۔ کیا انسانی کلوننگ کو قبول عام حاصل ہو سکے گا؟

۱۰۔ کیا حیوانات کی کلوننگ میں بھی اخلاقی یا پروفیشنل اخلاقیات کا کوئی پہلو ہے؟

۱۱۔ کیا کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے انسان ہر اعتبار سے یکساں ہوں گے یا صرف ان کی صورتیں ایک جیسی ہوں گی۔ کیونکہ مشاہدہ یہ ہے کہ دو جڑواں بھائی صلاحیتوں اور عادات و اطوار کے اعتبار سے ۵۰ فیصد سے زائد ایک دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں اور شخصیت سازی پر بیرونی عوامل اور ماحولیاتی اثرات کا حصہ نمایاں ہوتا ہے۔

۱۲۔ کیا کسی انسان کی کلوننگ اس کی مرضی کے خلاف کی جا سکتی ہے؟ اور کسی کے علم میں

لائے بغیر اس جیسے انسان بنائے جا سکتے ہیں؟ کہا جاتا ہے کہ یہ تقریباً" ناممکن ہے' مگر ایک خیال یہ بھی ہے کہ ایسا ہونا ممکن ہے جبکہ اس کے لئے ضروری سامان' اعلیٰ پائے کی لیبارٹری اور اہل علم موجود ہوں' مصر میں کم ازکم چار پانچ مراکز ایسے ہیں جہاں یہ کام کلی طور پر ممکن ہے۔

۱۳۔ کیا کلوننگ کے ذریعہ باپ بیٹوں' بیویوں اور شوہروں کے رشتوں اور تعلقات میں تبدیلی پیدا ہو جائے گی؟

۱۴۔ کیا کلوننگ' خاندانی نظام کی تباہی کا سبب نہیں بنے گی؟

۱۵۔ کیا کلوننگ سے اخلاقی اقدار متاثر نہیں ہوں گی؟

۱۶۔ کیا انسانی کلوننگ' جسم فروشی کا ایک جدید انداز نہیں کہلائے گا؟

۱۷۔ کیا کلوننگ سے وراثت و جانشینی کے مسائل پیدا نہیں ہوں گے؟

میں نے اختصار کے پیش نظر چند بنیادی سوالات کے ذکر پر اکتفاء کیا ہے ضمنی نوعیت کے سوالات اور بعض ثانوی سوالات ان کے علاوہ ہیں۔

میڈیا پر ڈولی (Dolly) کا ذکر آ جانے اور انسانی کلوننگ کی طرف پیش قدمی کرنے کے اعلان کے ساتھ ہی بین الاقوامی افق پر سیمینارز' علمی مذاکروں اور کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہو گیا' نیز مذہبی رہنماؤں اور علم الاحیاء سے تعلق رکھنے والے اہل علم نے اخبارات و جرائد میں انسانی کلوننگ سے متعلق اپنی آراء کو موضوع بحث بنایا۔

اسلامی دنیا میں کلوننگ کے حوالے سے علماء و اسکالرز کی آراء کا جائزہ لینے اور اسلامی موقف جاننے کے لئے میں نے چند ایک علمی مذاکروں کی مختصر روئیداد اور درج ذیل اہل علم کی آراء' عرب جرائد و مجلات سے ترجمہ کر کے شامل مضمون کی ہیں۔ ڈاکٹر نصر فرید واصل: مفتی اعظم مصر' ڈاکٹر عجیل النشمی: سابق ڈین شریعت فیکلٹی جامعہ کویت' ڈاکٹر عبدالعزیز السعید بیومی (قطر)' ڈاکٹر سید رزق الطویل: ڈین کلیہ الدراسات الاسلامیہ' جامعہ الازہر مصر' ڈاکٹر سعد ظلام: عمید کلیہ اللغہ العربیہ جامعہ الازہر مصر' شیخ محمد البری: استاذ جامعہ الازہر' علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی' ممبران و اسکالرز: مجمع الفقہ الاسلامی' سعودی عرب' ڈاکٹر محمد زغلول النجار' فوزان الکریع: کنگ خالد یونیورسٹی ہاسپٹل' سعودی عرب۔

تو آیئے پہلے مفتی مصر کی رائے معلوم کرتے ہیں کہ وہ اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں پھر دیگر اسکالرز کی آرا پیش کی جائیں گی۔

مفتی مصر شیخ فرید نصر کی رائے

مفتی اعظم مصر شیخ فرید نصر نے کہا ہے کہ کلوننگ سائنس دانوں کا شیطانی عمل ہے جو اسلامی نقطہ نظر سے قابل قبول نہیں۔ انہوں نے کلوننگ کو انسانیت اور انسانی معاشرہ کی تباہی کا پیش خیمہ قرار دیا اور کہا کہ اس سے بہن بھائی' ماں باپ اور میاں بیوی کے امتیازات ختم ہو جائیں گے۔ رشتے ناطوں کی تمیز اٹھ جائے گی اور جرائم کا ایک ایسا باب وا ہو گا جس کا بند کرنا کسی قانون و شریعت اور حاکم و ریاست کے بس کی بات نہ ہو گی۔ انسان انسان ہے اسے کھیتی باڑی کی طرز پر کاشت کرنے کی کوشش بہرکیف غیر اسلامی و غیر اخلاقی ہے۔

ازہری اسکالرز کی رائے

جامعہ الازہر کلیہ دراسات اسلامیہ (قاہرہ) کے عمید (Dean) جناب ڈاکٹر سید رزق الطویل نے انسانی کلوننگ کو اللہ کی مخلوق میں مضاہات (SIMILARITY) سے تعبیر کرتے ہوئے اسے انسانیت کے لئے سم قاتل قرار دیا ہے۔ انہوں نے ایک اخباری انٹرویو میں کہا کہ علم کو جب انسانی منافع کی بجائے محض تفریح طبع اور عجوبات دکھانے کے لئے استعمال کیا جائے تو وہ بے فائدہ نتائج ہی مرتب کرے گا۔ علم کو انسانی مصالح و فوائد کی خاطر استعمال کیا جانا چاہئے اور ایسے تجربات سے گریز کرنا چاہئے جو فساد فی الخلق کا باعث بنیں۔ اس قسم کے تجربات کے خلاف آواز بلند کرنا اسلام کی روح کے مطابق ہے کیونکہ اسلام وقت' محنت اور مال کے زیاں کا مخالف ہے اور اس طرح کے تجربات میں یہ سب کچھ بدرجہ اتم موجود ہے۔

انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ بات تسلیم کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں عقل' رنگ' زبان جنس اور دیگر خصوصیات ایک خاص ترکیب سے تقسیم کی ہیں اور ہر شخص کو دوسرے سے کسی نہ کسی وصف میں ممتاز کیا ہے۔ لہٰذا ایسی کوشش کرنا کہ ایک ہی طرح کی خصوصیات اور ایک ہی رنگ و شکل کے لوگ اور ایک ہی جنس (Sex) کے انسان پیدا ہوں عبث فی الخلق ہے۔ انہوں نے کہا یہ بات صرف ہم ہی نہیں کہہ رہے خود ماہرین جینیات' زراعت و طب کا بھی کہنا ہے کہ کلوننگ خاندانی نظام کی تباہی کا سامان ہے اور ایسے تجربات جن سے یکساں رنگ و شکل کے لوگ پیدا ہوں شیطانی عمل ہے جس سے انسانیت کو کسی قسم کا فائدہ نہیں پہنچے گا بلکہ مسائل و مشکلات میں اضافہ ہو گا اور اخلاقی قدریں تباہ ہو کر رہ جائیں گی۔

ڈاکٹر سعد ظلام

عمید کلیہ اللغہ العربیہ جامعہ الازہر

اسلام میں علوم کی بھی حدود مقرر ہیں اور علم مطلق نہیں بلکہ علم مقید ہی کو بنظر استحسان دیکھا جاتا ہے۔ ایسا علم جو انسان کو تختہ مشق بنا کر انسانیت کی تذلیل کی طرف لے جانے والا ہو اسلام میں اس کی اجازت نہیں۔ علم تو نگہبان اور نگران ہے اب اگر اسے غلط مقاصد کے لئے استعمال کیا جائے گا تو یہ خود اس کے ساتھ زیادتی ہو گی۔ علم انسانی مصالح کا پاسبان ہے لیکن اگر اسے اس کے اصل وظیفہ سے ہٹا دیا جائے تو یہ انسانوں کی تدمیر و تباہی کا باعث بنے گا جو کہ امر حرام ہے۔ انسانی کلوننگ ایک شیطانی فعل ہو گا۔ علماء اسلام کو اس کا راستہ روکنا چاہئے۔ یہ جدید دریافتوں میں سے خبیث ترین دریافت ہے جو یورپ کے اخلاق سے عاری دماغوں کی شیطنیت کا شاخسانہ ہے۔ علماء اسلام کو اجماع کے ذریعہ اس کے خلاف فتویٰ حرمت صادر کرنا چاہئے۔

شیخ محمد البری

استاذ۔ جامعہ الازہر

کلوننگ اللہ کے تخلیق کردہ خلایا کو مصنوعی طریقہ سے تولید کے عمل سے گزارنے کا نام ہے، لیکن اگر اسے غیر فطری طریقہ سے عمل تولید سے گزارا جائے تو یہ فطرت کو تبدیل کرنے کی کوشش ہو گی جسے دخل در معقولات ہی کہا جائے گا۔ اسلام علمی ترقی کا قائل ہے مگر ایسی علمی ترقی جو انسانیت کی فلاح اور خیر کا باعث بنے اور جس سے انسانی معاشرہ کو راحت و سکون نصیب ہو، لیکن اگر اس علم کو اللہ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کے لئے استعمال کیا جائے گا تو اس کا رد ضروری ہو گا۔

٥ (بشکریہ مجلہ الدعوہ الریاض، شمارہ ۱۵۸۷)

آیئے اب دیکھتے ہیں کہ ڈاکٹر زغلول نجار کی رائے اس سلسلہ میں کیا ہے؟

کلوننگ۔ (انسانی تباہی کا سامان)

ڈاکٹر محمد زغلول النجار

میں نے یہ بات اپنی متعدد تحریروں میں بارہا دہرائی ہے کہ علمی ترقی اگر اخلاقی ضابطوں کی پابندی کے بغیر ہو گی تو یہ انسانیت کے لئے تباہ کن ہو گی جب تک علمی ترقی کسی دین و شریعت کے تابع نہ ہو گی اس سے شر کے پہلو برآمد ہوتے رہیں گے۔ خود یورپ جس نے علمی ترقی کو آزادی عطا کی تھی آج خود اس کے ہاتھوں پریشان ہے اور اپنے کیمیائی ہتھیاروں کے ذخیرہ سے خوفزدہ ہے۔ صرف کلوننگ ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سے معاملات اللہ تعالیٰ لوگوں پر آشکارا کر رہا ہے اور یہ اس کی طرف سے ابتلاء ہے کہ انسان ان معاملات سے اپنی تعمیر و ترقی کا سامان کرتا ہے یا تخریب و تدمیر کا۔ علمی ترقی میں اگر اخلاقی ضوابط' انسانی زندگی کے مقاصد اصلی اور ایمان و یقین شامل نہ ہوں تو ایسی ترقی تباہی کا سامان لاتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بہت سے علماء کی زندگی مایوسی اور غیر یقینی کے ساتھ اختتام کو پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" فَلَمَّا نَسُوا مَا ذُكِّرُوا بِهِ فَتَحْنَا عَلَيْهِمْ أَبْوَابَ كُلِّ شَيْءٍ "

(یعنی جب انہوں نے نصیحت کا سبق بھلا دیا تو ہم نے ان پر ہر شئے کے دروازے کھول دیئے)

یہ دور جس سے ہم گزر رہے ہیں ایسا دور ہے کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں پر خصوصاً" غیر مسلم انسانوں پر ہر شئے کی معرفت کے دروازے کھول دیئے ہیں اور یہ ابواب خوشنما و پربہار زندگی کے بھی ہو سکتے ہیں اور تباہی کے بھی۔ اگر کوئی چیز حفاظت کر سکتی ہے تو وہ اللہ پر ایمان ہے' دونوں صورتوں میں اللہ پر ایمان ہی سلامتی عطا کر سکتا ہے۔ کیونکہ دین صحیح کے مطابق اللہ پر ایمان ہی میں نجات ہے دیگر ادیان' ادیان باطلہ و محرفہ ہیں۔ مغرب کے مذاہب لوگوں کو گمراہی کے سوا کچھ نہیں دے رہے اور نہ انسانی ذہن کے اطمینان کا سامان ان کے پاس ہے۔

استنساخ یا کلوننگ کو لوگ عجیب نظروں سے دیکھ رہے ہیں مگر میری اس میں ایک خاص رائے ہے اور وہ یہ کہ کلوننگ ایک سبب اور وسیلہ ہے مغرب کے ان لوگوں کو قائل کرنے کا جو حضرت مسیح علیہ السلام کے بن باپ پیدا ہونے کو نہیں مانتے۔ اب جو بات انسان خود کہہ رہا ہے وہ یہ ہے کہ بن باپ کے صرف ماں کے خلیوں سے اولاد ہو سکتی ہے جب انسان اپنے

تجربات سے ایسا کرنے کا دعویٰ کر رہا ہو تو پھر اللہ تعالیٰ کو ایسا کرنے سے عاجز کیسے خیال کیا جا سکتا ہے؟ بہت سے غیر مسلم یورپین کا اعتقاد یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام بن باپ کے پیدا نہیں ہوئے بلکہ وہ یوسف نجار کے بیٹے تھے (معاذاللہ) افسوس ہے کہ مسیح کے پیروکار کہلانے والے مسیح علیہ السلام کے بارے میں ایسا گمراہ کن عقیدہ رکھتے ہیں' جبکہ مسیح علیہ السلام کی ولادت ایک معجزہ ہے' یہ قدرت الٰہی کا ایک شاہکار ہے جس کی تائید آج کی سائنس بھی کر رہی ہے کہ ایک عاجز سا بندہ خدا ایک بھیڑ کے خلیوں سے بغیر نر و مادہ کے امتزاج کے ویسی ہی ایک بھیڑ کو مصنوعی عمل کے ذریعہ لوگوں کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ اسی سے حضرت حوا کے آدم کی پسلی سے نکلنے کا ثبوت بھی مل رہا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو کلوننگ ایمان کی پختگی کا ایک ذریعہ ہے جبکہ دوسری طرف اس کا غلط استعمال عبث فی الخلق کے زمرہ میں آتا ہے۔ انسانی کلوننگ تدمیر آدمیت ہے اور اللہ تعالیٰ نے جو معجزانہ طور پر انسانوں میں تنوع رکھا ہے اس میں جو حکمت ہے اس کو نظرانداز کر کے ایک ہی شکل و صورت کے انسانوں کی تولید کے تجربات کوئی انسانی خدمت نہیں۔ ہاں اگر اس سے انسانوں کی فلاح و بہبود کا کوئی کام جیسے علاج امراض وغیرہ ہو تو اس کا رخ مثبت سمت میں موڑ کر اسے مفید بنایا جا سکتا ہے۔

میں نے غور کیا اور میں نہیں سمجھتا کہ انسانی کلوننگ کامیاب ہو گی کیونکہ انسانوں کی تخلیق خالق کا ایک منفرد معجزہ ہے اور ہر انسان کی صفات' عقل' شعور' بصیرت' حسن و جمال' صوتی حسن اور شخصیت کے دیگر پہلوؤں میں تنوع انسان کے بس میں کہاں؟ یہ قدرت ہی کر سکتی ہے۔ انسان اس میں دخل اندازی کرے گا تو سوائے نقصان' خسارہ اور تباہی کے کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

(الدعوۃ' الریاض' جون ۱۹۹۷ء)

کلوننگ

علامہ ڈاکٹر یوسف القرضاوی کا نکتہ نظر

کلوننگ کے بارے میں قانون دان' علماء اور سوشل اسٹڈیز سے تعلق رکھنے والے اسکالرز کے خدشات بے بنیاد نہیں اور نہ علماء اسلام اور یہود و نصاریٰ کے مذہبی پیشواؤں کی بے چینی بے اصل ہے' ہاں البتہ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ کلوننگ کے کامیاب تجربہ سے انسان خالق ہونے کا دعویدار بن جائے گا تو یہ درست نہیں کیونکہ تخلیق اور چیز ہے اور تصنیع چیزے دگر۔ تخلیق کا وصف صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے جبکہ تصنیع یعنی بنی ہوئی چیزوں کو دیکھ کر ان جیسی چیزیں بنا لینے کا ملکہ انسان میں پایا جاتا ہے مگر اس کے لئے بھی اصل مواد اللہ ہی کا تخلیق کردہ ہوتا ہے۔ کیونکہ انسان وہ مادہ پیدا نہیں کر سکتا جسے مادہ حیات کہا جاتا ہے اور نہ انسان وہ خلیے پیدا کر سکتا ہے جو جاندار خلیے ہیں۔ نہ انسان وہ انڈا (Egg) پیدا کر سکتا ہے جس میں حیات ہے۔ ہاں وہ اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ چیزوں میں سے بعض کی مدد سے بعض نئے نتائج حاصل کر سکتا ہے۔

اسلام کے دروازے ترقی و تقدیم کے لئے کھلے ہیں اور ہم علمی ترقی کو اپنا فرض اور اپنے لئے ضروری خیال کرتے ہیں۔ یہ ہمارا مذہبی فریضہ بھی ہے کہ ہم علمی ترقی کی راہیں تلاش کریں' ہمارے اسلاف نے علمی ترقی کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دیں انہی کا نتیجہ ہے کہ آج دیگر اقوام بھی انہی کے کام کو آگے بڑھا کر مزید فوائد حاصل کر رہی ہیں۔

ہم علمی ترقی کو ویلکم (WELCOME) کرتے ہیں' ہاں مگر ایسی علمی ترقی کہ جس میں علم ایمان کے تابع ہو اور ایمان و اخلاق کا خدمت گار ثابت ہو' جس سے انسانی قدریں مزید بلند ہوں' ہم ایسے علم کے مخالف ہیں جو بلاحدود و قیود ہو اور جس سے انسانیت کو فوائد کی بجائے نقصانات کا اندیشہ ہو۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کو جب ملکہ بلقیس کا تخت منگانے کی خواہش ہوئی تو ایک صاحب علم ہی کی خدمت قبول کی گئی اور اس کے علم کو اس منفعت و مقصد کے لئے استعمال کیا گیا (دیکھئے سورۃ النمل' آیت ۳۸۔ ۴۰) اسی طرح وہ حدیث بھی ملاحظہ کیجئے جس میں یمن سے ملکہ سبا کے تخت کے لائے جانے کا بیان ہے' اس سے اندازہ کیجئے کہ علم کو ایمان کے تابع کرنے کے کیا ثمرات ہیں۔ اسی طرح ذوالقرنین کے دیوار بنانے کے واقعہ میں علم کے استعمال کا کیا خوبصورت انداز بیان ہوا ہے جو انسانیت کی فلاح کی خاطر استعمال کیا گیا۔

اسلامی معاشرہ میں وہی علم پسندیدہ ہے جو انسانیت کی تعمیر کرتا ہو نہ کہ تخریب' موجودہ جدید معاشروں میں علم پر کسی قسم کی اخلاقی یا ایمانی قدروں کی پاسداری و پابندی نہ ہونے کے باعث اس دور کا علم نفع و نقصان دونوں احتمالات رکھتا ہے' جیسا کہ ہم ایٹمی اسلحہ کی دوڑ میں دیکھتے ہیں اور کیمیاوی اسلحہ کے استعمال کے سلسلہ میں تجربہ کر چکے ہیں۔

اس موضوع کو تین اہم نکات پر تقسیم کیا جا سکتا ہے

ا۔ پہلا نکتہ : اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو ایک دوسرے سے مختلف و ممتاز پیدا کیا ہے اور کائنات کی تخلیق میں اختلاف و تنوع رکھا ہے اور رنگ و نسل کی تمیز مقرر کی ہے۔ جیسا کہ ارشاد خداوندی ہے۔

"اَلَم تَرَ اَنَّ اللّٰہ اَنزلَ مِنَ السَّمَآءِ مَاءً فَاَخرَجنَا بِہٖ ثمرات مختلفا" الوانہا و من الجبال جد د بیض و حمر مختلف الوانہا و غرابیب سود و من الناس والدواب والانعام مختلف الوانہ کذالک۔ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء

(سورہ فاطر' آیت ۲۷' ۲۸)

یہاں وہ علماء مراد ہیں جو اس کائنات کے اسرار و رموز سے واقف ہیں اور اللہ کی خشیت رکھتے ہیں۔ کیونکہ جو اللہ کی آیات کی معرفت رکھتا ہو وہی صحیح معنوں میں اس کی خشیت کا مالک ہو سکتا ہے' چنانچہ یہ جائز نہیں کہ ہم اللہ کی مخلوقات میں یکسانیت پیدا کرنے کی کوشش کریں جبکہ اس نے تنوع کو پسند کیا ہو۔ ارشاد باری ہے "اللہ تعالیٰ کی نشانیوں میں سے اس کا زمین و آسمان کو پیدا کرنا ہے اور تمہارے رنگ و زبان کو ایک دوسرے سے مختلف بنانا ہے۔" چنانچہ یہاں اختلاف زبان سے مراد صوتی اختلاف ہے کہ ہر شخص کے بولنے بات کرنے کا انداز اور اس کی آواز دوسرے سے مختلف ہے اور رنگوں میں اختلاف سے مراد شکلوں میں تنوع ہے تاکہ ہر شخص دوسرے سے الگ اور نمایاں ہو۔ اگر ایک ہی شکل کے انسان بننے لگیں تو پہچان کیسے ہو گی اور اسی طرح مختلف جرائم میں مجرموں کو غیر مجرموں سے الگ کیسے کیا جائے گا۔ شادی بیاہ میں کیسے پتہ چلے گا کون کس کا شوہر ہے اور کون کس کی بیوی؟ اس طرح تو حیات انسانی میں ایک فساد برپا ہو جائے گا۔ تنوع اور اختلاف نے انسان کو ایک مستقل شخصیت اور پہچان دی ہے اسی کی بدولت اسے مخاطب کیا جاتا ہے۔ اسی کی بناء پر اسے کسی انعام سے نوازا سزا سے گزارا جاتا ہے۔ اسی شخصیت کی پہچان ہی کی بناء پر مجرم گرفتار ہوتے اور لوگوں کا محاسبہ

ہوتا ہے۔ اسی پر دنیا و آخرت کی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے کا وہ مکلف ٹھہرتا ہے۔ اگر اس فرق اور پہچان کو ختم کر دیا جائے تو متعدد مسائل جنم لیں گے۔ یعنی اگر ایک کو کسی وائرس کا اثر ہو گیا تو سب کو ہو جائے گا کیونکہ سب کے خلایا اور موروثی اوصاف ایک جیسے ہوں گے۔ یقیناً" شرپسند گروہ ہی یہ چاہے گا کہ اس طرح کا فساد پیدا کیا جائے اور ایک جیسے نسخے انسانوں کے تیار کر کے نئے مسائل کو جنم دیا جائے۔

دوسرا نکتہ : اللہ تعالیٰ نے کائنات میں ہر چیز کے جوڑے جوڑے پیدا کئے ہیں جیسا کہ اس کے اپنے ارشاد سے واضح ہے۔ "خلقناکم ازواجا" جدید سائنس نے یہ بات ثابت کی ہے کہ تمام قسم کے پودوں میں مذکر و مونث ہوتے ہیں' صرف انسانوں اور حیوانوں ہی میں نہیں بلکہ کائنات کی ہر شئے میں تذکیر و تانیث کا سلسلہ رکھا ہے۔ حتیٰ کہ بجلی اور ایٹمی ذرات میں بھی مثبت و منفی موجود ہیں' پوری کائنات اسی طرح ہے۔ قرآن نے اس اصول کائنات کو یوں بیان کیا ہے۔

ومن کل شی ء خلقنا زوجین لعلکم تذکرون ○

اور ہم نے ہر شئے کے جوڑے بنائے ہیں تاکہ تم نصیحت پکڑو۔

اب یکسانیت کی کوشش یا مرد و عورت کی بجائے صرف مرد ہی مرد یا صرف عورتیں ہی عورتیں بنانے کا ارادہ یا ایک ہی جنس کی مخلوق کے تجربات فطرت کی مخالفت اور زندگی کی تباہی کا سامان ہے۔ قوم لوط نے اس قسم کا جرم کیا تھا جب انہوں نے ہم جنس پرستی کو فروغ دیا تو اللہ نے انہیں' فسادی' مجرم' دشمن' جاہل اور مُسرِف کہہ کر پکارا اور ان کی رذیل حرکت کو ان الفاظ سے ذکر کیا۔

اتاتون الذکران من العالمین و تذرون ما خلق لکم ربکم من ازواجکم بل انتم قوم عٰدون ○

یعنی پھر اللہ تعالیٰ نے ان کے اس جرم پر انہیں دو طرح کی سزا دی' ایک تو یہ کہ ان پر پتھروں کی بارش کی دوسرے یہ کہ ان کی بستی کو اکھاڑ کر پلٹ کر زمین پر دے مارا۔

تیسرا نکتہ : انسانی معاشرہ کی تشکیل کی خاطر اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں خاندانی نظام قائم فرمایا تاکہ ایک بچہ ایک خاندان میں ماں اور باپ کے ہاتھوں میں پروان چڑھے۔ اس کی پرورش ایک ایسے گھر میں ہو جہاں اسے محبتیں اور شفقتیں میسر آئیں۔ تمام جانداروں میں انسانی بچے کی تربیت اور ارتقاء کا عمل طویل تر ہے اس طویل عرصہ میں اس بچے کی نگہداشت کون کرے گا

جبکہ اس کی کوئی ماں ہو نہ باپ؟ اور وہ صرف ایک خلیے سے پیدا ہوا ہو جسے کسی بھی جگہ محفوظ کر کے پروان چڑھایا گیا ہو اور اب تو مصنوعی رحم بنانے کا تصور بھی ابھر رہا ہے۔ جس میں ایسے خلایا کی پرورش ہو سکے۔ ماں کا مطلب ایک انڈے دینے والی مشین نہیں بلکہ ایک ایسی مستقل قابل احترام شخصیت ہے جو نو ماہ تک اس حمل کی پرورش کرتی ہے۔

تمام مذاہب میں شادی کو تشکیل خاندان کی بنیاد قرار دیا گیا ہے۔ اب اگر کلوننگ کے عمل سے ازدواجی نظام کو ختم کر دیا جائے تو انسان بھی دیگر حیوانات کے مشابہ ہو جائے گا جن پر کسی قسم کے قوانین کا اطلاق یا کسی شریعت کا لاگو کرنا ناممکن ہو گا۔ یہ سب ان خاندانی اور معاشرتی اقدار کی تباہی کا سامان ہے جو ماں باپ سے بچوں کو منتقل ہوتی ہیں اور جو ایک بچے کو اپنے والدین کے زیر عاطفت رہنے سے نصیب ہوتی ہیں' اسی نظام میں اسے یہ سبق ملتا ہے۔

کلکم رَاعٍ وَ کلکم مَسْئولٌ عَنْ رعیتہ

(تم میں سے ہر شخص نگہبان ہے اور ہر ایک سے اس کے زیر دستوں کے بارے میں پوچھا جائے گا)

اگر اس رسی کو چھوڑ دیا گیا تو اس کائنات کا نظام بگڑ کر رہ جائے گا۔

چنانچہ ضروری ہے کہ ہم اس خطرناک منصوبہ کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ بہت سے ماہرین جینیات خود اس کے خلاف ہیں۔ ہاں البتہ اگر کلوننگ ٹیکنالوجی کے ذریعہ بعض خطرناک امراض کا علاج' موروثی بیماریوں کی روک تھام' بانجھ پن کے علاج اور اسی طرح کے دیگر مفید کام لئے جا سکتے ہوں تو ان کے لئے اس قسم کے تجربات بلاشبہ درست ہیں بشرطیکہ سائنسی تحقیقات نئے خطرات کے دروازے نہ کھولیں اور اگر یہ امکان ہو کہ اس طرح کی تحقیقات سے ایسے خطرناک دروازے کھلیں گے جن کا بند کرنا بعد میں مشکل ہو گا تو ابھی سے اس راستہ کو بند کر دینا چاہئے جو اسلام کے اصول "سد ذرائع" کے عین مطابق ہے اور اس کا مفہوم یہ ہے کہ اگر کسی جائز اور مباح کام سے ناجائز اور باعث فساد کام کا دروازہ کھلتا ہو تو اس جائز اور مباح کام کی اجازت بھی نہ دی جائے۔ اس کی بنیاد اللہ کا یہ حکم ہے۔

"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ فَيَسُبُّوا اللَّهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ"

(کہ ان کے بتوں کو گالی مت دو کہ پھر وہ جواب میں اللہ کو دشمنی و عداوت کی بناء پر بغیر سوچے سمجھے گالی دیں گے)۔

اس نئے تجربہ نے انسانی کلوننگ کا نظریہ اور فکر دے کر فساد کا دروازہ کھول دیا ہے جس

کے عواقب و نتائج بہتر نہیں ہوں گے بلکہ یہ انسانوں کے ہاتھوں انسانیت کے قتل اور خاتمہ کی راہ ہو گی جس پر چل کر آئندہ کیا کچھ ہو گا' کچھ نہیں کہا جا سکتا' اس لئے اس در کو ابھی سے بند کر دینا ہی مناسب ہے۔

(بشکریہ' مجلّہ المجتمع الکویت)

عالم اسلام کے ان اسکالرز کی آراء جاننے کے بعد' آیئے اب دنیائے اسلام کی چند یونیورسٹیوں میں منعقد ہونے والے سیمینارز اور کانفرنسوں میں پیش کئے گئے نقطہ ہائے نظر کا جائزہ لیں' اب تک جن ممالک کی قابل ذکر علمی مجالس مذاکرہ کی روئیدادیں دستیاب ہو سکی ہیں ان میں' مصر' کویت' قطر' متحدہ عرب امارات' مراکش (المغرب) اور سعودی عرب شامل ہیں۔

مصر میں سیمینار

۱۶ مارچ ۱۹۹۷ء کو مصر کے دارالحکومت قاہرہ میں مصری ڈاکٹروں کی ایسوسی ایشن نے ایک علمی مذاکرے کا اہتمام کیا جس میں ملک کے نامور اطباء، جینیات کے ماہرین، علماء کرام اور یونیورسٹیوں کے اساتذہ نے شرکت کی، مذاکرہ کا مقصد اس نئے چیلنج پر گفت و شنید کر کے اس کے تمام پہلوؤں کا جائزہ لینا تھا اور اس کے مثبت و منفی اثرات کے پیش نظر قومی شعو کو بیدار کرنا اور نئی صدی کے چیلنجز کو قبول کرنے کے لئے عوامی ذہن کی تیاری تھا۔ اس مجلس مذاکرہ سے جن ممتاز ماہرین نے خطاب کیا ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر حمدی السید، نقیب الاطباء
۲۔ ڈاکٹر مسز اکرام عبدالسلام، چیئرمین شعبہ وراثیات، قاہرہ یونیورسٹی
۳۔ ڈاکٹر اسامہ رسلان، پروفیسر مائیکرو بیولوجی جامعہ عین شمس۔
۴۔ ڈاکٹر نصر فرید واصل، مفتی اعظم مصر
۵۔ الانبا موسیٰ، اسقف (پادری) آرتھوڈکس چرچ مصر
۶۔ ڈاکٹر محمد یحییٰ، پروفیسر امراض نسوانیہ
۷۔ ڈاکٹر خالد الحفیی
۸۔ ڈاکٹر محمود سلیم نصار
۹۔ ڈاکٹر مسز لطفیہ السبع
۱۰۔ ڈاکٹر رضا عبدا لطاہر
۱۱۔ ڈاکٹر مسز نعمت رضا
۱۲۔ ڈاکٹر سامیہ الساعاتی
۱۳۔ ڈاکٹر عمر شاہین۔

اس علمی مذاکرہ میں جس بات پر زور دیا گیا وہ یہ تھی کہ فی الفور ایسے قوانین وضع کئے جائیں جن سے "انسانی کلوننگ" کی روک تھام ہو سکے اور کوئی بھی ادارہ یا فرد کسی بھی شخص کی لاعلمی میں اس کے کلون تیار نہ کر سکے۔ نیز یہ کہ کسی مخصوص نسل کے لوگوں کے کلون تیار کرنے پر بھی پابندی عائد کی جانی چاہئے۔ علاوہ ازیں انسانی کلوننگ میں چونکہ اس بات کے امکانات بہت زیادہ ہیں کہ حقیقی ماں اور باپ کے خلیے (Cells) لینے کی بجائے کسی کے بھی خلیے لے کر یہ کام کیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے کسی سے بھی کرائے کا رحم حاصل کیا جا سکتا

ہے۔ جس سے خاندانی نظام کی تباہی اور وراثت و جانشینی کے مسائل کے علاوہ اخلاقی قدروں کے گرنے کے ساتھ جسم فروشی کو فروغ حاصل ہونے کا امکان ہے اس لئے اس سلسلہ میں ملکی سطح پر قانون سازی ضروری ہے۔

مذاکرہ میں اس بات پر بھی غور کیا گیا کہ عمل **استنساخ** یا کلوننگ سے دکھی انسانیت کو کیا فوائد پہنچ سکتے ہیں؟ شرکاء مذاکرہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ حیوانات اور پودوں پر اس عمل کے فوائد و ثمرات یقیناً مفید انسانیت ہیں مگر انسانی کلوننگ میں فوائد کم اور نقصانات کا زیادہ امکان ہے۔

شرکائے مذاکرہ نے اس خدشہ کو بے بنیاد قرار دیا کہ کلوننگ کے نتیجہ میں انسان مرتبہ خالق تک پہنچ جائے گا اور تخلیق انسان' انسانوں کا فعل ٹھہرے گا۔ ڈاکٹر اسامہ رسلان نے اس حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ کلوننگ کا عمل حیوانات پر ہو یا انسانوں پر یہ محض **استنساخ** ہے تخلیق نہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کا چیلنج ہے کہ ''اگر ان سے ہو سکے تو کوئی مکھی مچھر ہی بنا دکھائیں'' اور تخلیق کے لئے اصل مادہ کی تخلیق ضروری ہے جبکہ **استنساخ** میں اصل مادہ تو اللہ تعالیٰ ہی کا تخلیق کردہ استعمال کیا جاتا ہے۔

مجلس مذاکرہ نے انسانی کلوننگ کو رد کرتے ہوئے اس پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا اور انسانوں کو مشق تجربات بنانے کے عمل کی پرزور مذمت کرتے ہوئے انسانی کلوننگ کی کسی بھی کوشش کو سختی سے روکنے اور ایسا کرنے والوں کے لئے شدید سزاؤں کا قانون بنانے پر اتفاق کیا۔

کویت یونیورسٹی میں مجلس مذاکرہ

۲۳ر مارچ ۱۹۹۷ء کو کویتی دارالحکومت میں کویت یونیورسٹی کے زیراہتمام ایک مجلس مذاکرہ کا اہتمام کیا گیا جس کا موضوع تھا "بیولوجیکل کلوننگ کا انکار یا اعتراف" اس مجلس مذاکرہ میں جن علماء و اسکالرز، اطباء و ماہرین جینیات نے اظہار خیال کیا ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

۱۔ ڈاکٹر مختار الظواہری

۲۔ ڈاکٹر طلعت عطیہ

۳۔ ڈاکٹر عبدالمجید بہمن

۴۔ ڈاکٹر عجیل النشمی

شرکاء مذاکرہ نے کلوننگ کے جدید موضوع کو قدیم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ کوئی نیا مسئلہ نہیں بلکہ کلوننگ کے تجربات نصف صدی سے زائد عرصہ سے جاری ہیں بلکہ پودوں پر کلوننگ کا عمل زمانہ قدیم سے جاری ہے اور تلقیح اسی کی ایک صورت ہے۔

انسانی کلوننگ پر گفتگو کرتے ہوئے شرکاء مذاکرہ نے کہا کہ کلوننگ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے صوری اعتبار سے تو اپنے اصل کے مشابہ ہوں گے مگر خصوصیات کے اعتبار سے ان کا یکساں ہونا صرف اس حد تک ہے کہ ان کے اندر استعداد اور وراثی مواصفات تو ہوں گے لیکن ان صفات کو جب تک وہی ماحول اور ویسے ہی حالات میسر نہیں آئیں گے جیسے اصل کو میسر تھے اس وقت تک وہ اپنے اصل کا سا کردار ادا کرنے کے قابل نہ ہوں گے۔ یعنی اگر ایک سائنس دان کے کلون حاصل کئے جائیں تو یہ ضروری نہیں کہ لازمی طور پر وہ تمام کلون بھی ویسے ہی قابل سائنس دان ہوں۔ ہاں البتہ اگر ان تمام نسخوں (Clones) کو ویسی ہی تعلیم و تربیت اور ویسا ہی ماحول میسر آئے تو ان تمام مراحل سے گزر کر وہ اسی طرح کے سائنس دان ہو سکتے ہیں جیسا کہ اصل تھا۔

ڈاکٹر عجیل نشمی (سابق ڈین شریعت فیکلٹی جامعہ کویت) نے اسلامی نقطہ نظر سے بحث میں حصہ لیتے ہوئے واضح کیا کہ کلوننگ سے عبث فی الخلق کا پہلو نکلتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کائنات کی ہر شئے میں غور و فکر کی دعوت دیتا ہے مگر ہر شئے میں مداخلت کی اجازت نہیں دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے انسانوں میں توالد و تناسل کا جو سلسلہ رکھا ہے وہی فطری ہے اور اسی سے انسانوں کے باہمی تعلقات اخوت و محبت پروان چڑھتے ہیں ورنہ انسان ایک وحشی اور درندہ بن کر رہ جائے۔

Marfat.com

کلوننگ کا عمل چونکہ خلاف فطرت ہے اس لئے اسے قبول نہیں کیا جا سکتا۔ علاوہ ازیں اللہ کے نظام میں مداخلت اور خلل شیطانی عمل ہے جس کی کسی صورت بھی تائید نہیں کی جا سکتی۔ پھر کلوننگ میں تذلیل آدمیت ہے اور انسانی خلیات سے کھیلنا اور انسانی خلیوں کو تجربات سے گزار کر ازدواجی عمل کی ضرورت کے خاتمہ کی طرف بڑھنا بذات خود انسان دشمنی ہے۔ انہوں نے کہا کہ استنساخ سے نسبی تعلقات اور خاندانی نظام بری طرح متاثر ہو گا۔

مجلس مذاکرہ کے شرکاء نے متفقہ طور پر انسانی کلوننگ کو رد کرتے ہوئے اس کے خلاف ضروری قانون سازی پر زور دیا۔ مجلس مذاکرہ نے انسانی کلوننگ کے مفید پہلوؤں پر بھی غور کیا مگر بعض ایسے امراض کے علاج کے لئے جو موروثی ہیں کلوننگ کے جواز کی حمایت نہیں کی بلکہ اس کے لئے متبادل وسائل کی تلاش پر زور دیا۔ تاہم مجلس مذاکرہ نے حیوانی کلوننگ کو نفع بخش قرار دیتے ہوئے اس کی حمایت کی۔

قطر یونیورسٹی میں کلوننگ پر سیمنار

مارچ ۹۷ء ہی میں قطر یونیورسٹی میں ایک سیمینار منعقد ہوا جس میں کلوننگ پر اظہار خیال کے لئے درج ذیل علماء و اسکالرز کو دعوت دی گئی۔

۱۔ ڈاکٹر عبدالعزیز السعید البیومی

۲۔ ڈاکٹر خالد عبداللہ العلی

۳۔ ڈاکٹر علی محمدی

۴۔ ڈاکٹر علی القرہ داغی

ڈاکٹر عاشور عبدالجواد

ڈاکٹر عبدالحمید مدکور

سیمینار کے منتظمین نے کلوننگ کا عمومی تعارف کرانے کے بعد مقررین کو اس کی ایجابیات و سلبیات پر گفتگو کی دعوت دی۔ مقررین نے کلوننگ کے عمل کو ایک حقیقت واقعہ قرار دیا۔ مگر انہوں نے اسے ایک مہنگا اور دشوار عمل قرار دیا جس میں کامیابی کے امکانات فی الوقت بہت ہی کم ہیں۔ ڈاکٹر بیومی نے کہا کہ کلوننگ میں اس وقت کامیابی کی شرح تین چار فیصد سے زائد نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ڈولی بھیڑ کا تجربہ ۲۷۷ جانوروں پر کیا گیا جن میں سے ۲۹ بھیڑوں کو صرف قبول حمل کے قابل پایا گیا جبکہ ان میں صرف ۹ فیصد میں استقرار حمل ہوا اور ایک یا دو فیصد کا حمل تمام مراحل بخیر و خوبی طے کر پایا اور صرف ایک بچہ مصنوعی عمل سے پیدا ہو کر ڈولی کی شکل میں زندہ رہ سکا۔

ڈاکٹر بیومی نے اس امکان کو رد کیا کہ کلوننگ کے نتیجہ میں پیدا ہونے والے بچے ہر معاملہ میں اصل کے مشابہ ہوں گے بلکہ انہوں نے کہا کہ صرف صوری اعتبار سے ایسا ہو گا اور وراثی خصوصیات کے لحاظ سے بھی یہ ممکن ہے تاہم ان تمام خصوصیات کا ظہور اور ویسی ہی شخصیات کا دوبارہ بن جانا محال ہے۔

انسانی کلوننگ کے مفاسد پر بات کرتے ہوئے مقررین نے اسے عبث فی الخلق قرار دیا اور احترام آدمیت کے خلاف گردانا۔ علاوہ ازیں انہوں نے انسانی اسپیئر پارٹس کے حصول کی خاطر مکمل انسانی کلوننگ کو بھی جائز نہیں کہا۔ مقررین نے متفقہ طور پر انسانی کلوننگ کو خاندانی نظام کی تباہی اور اخلاقی قدروں کی بربادی قرار دیا۔ نیز انسانی کلوننگ کو مردوں کے زمانہ کے خاتمہ سے تعبیر کرتے ہوئے اس بات کی مذمت کی کہ محض کسی عورت کے خلایا سے انسانوں کی پیدائش کا مصنوعی عمل ازدواجی سلسلہ کی نفی پر منتج ہو گا اور اس طرح ایک غیر شادی شدہ عورت بھی بچوں کی ماں کا درجہ پائے گی جو کہ انسانی اقدار اور قدرتی نظام کے خلاف ایک طوفان بدتمیزی کا پیش خیمہ ہو گا۔

Marfat.com

اس موقع پر ایک سوال کے جواب میں کہ انسانی کلوننگ نازی ازم کو دہرا سکتی ہے اور کوشش و تجربات سے پوری نازی نسل دوبارہ کھڑی کی جا سکتی ہے کہا گیا یہ امرفی الحال محض قیاس آرائی ہے کیونکہ ابھی تک انسانی کلوننگ کے تمام پہلو سامنے نہیں آسکے۔

ڈاکٹر خالد العلی نے اس موقع پر ایک سروے کے اعداد و شمار پیش کئے جو امریکہ میں حال ہی میں کلوننگ کے سلسلہ میں کیا گیا اور جس میں لوگوں سے یہ سوال کیا گیا تھا کہ کیا وہ اپنے کلون (نسخے) تیار کرانے کو آمادہ ہیں؟ اس سلسلہ کے سوالات کے جوابات کی شرح حسب ذیل رہی ہے۔

۱۔ سوال: کیا آپ اپنا کلون تیار کرانا پسند کریں گے؟

ج: اس کے جواب میں صرف سات فیصد لوگوں نے ہاں جبکہ ۹۱ فیصد نے نفی میں جواب دیا۔

۲۔ دوسرا سوال یہ تھا کہ کیا آپ اس عمل (کلوننگ) کو خلاف مذہب سمجھتے ہیں؟

ج: اس کے جواب میں ۷۴ فیصد نے ہاں اور ۱۹ فیصد نے نہ میں جواب دیا۔

۳۔ تیسرا سوال یہ تھا کہ کیا اس کی روک تھام کے قوانین بننے چاہئیں؟

ج: اس کے جواب میں ۶۵ فیصد نے ہاں میں جبکہ ۲۹ فیصد نے نہ میں جواب دیا۔

یہ سوالات پندرہ سو مختلف افراد سے فون پر پوچھے گئے تھے۔

سیمینار کے شرکاء نے انسانی کلوننگ کو نظام قدرت میں مداخلت قرار دیا اور کہا کہ ہر پیش آمدہ مسئلہ کو شریعت مطہرہ کے مقررہ اصولوں کی روشنی میں پرکھا جانا چاہئے اور محض قدامت پسندی اور بنیاد پرستی کے الزام کے خوف سے ہر نئی بات کو بلا سوچے سمجھے جائز قرار نہیں دیا جانا چاہئے۔

دبئی' متحدہ عرب امارات' میں کانفرنس

۵ر اپریل ۱۹۹۸ء کو متحدہ عرب امارات کے شہر دبئی میں وزارت دفاع کے زیر اہتمام کلوننگ پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں دنیا بھر سے متعدد سائنس دان شریک ہوئے۔ کانفرنس کا عنوان تھا "THE CLONING DILEMMA" مندوبین نے کلوننگ کا مفصل تعارف پیش کرنے کے علاوہ اس کے مثبت و منفی پہلوؤں پر بھی گفتگو کی۔ مقررین نے حیوانی کلوننگ کو نہایت مفید قرار دیا جبکہ انسانی کلوننگ پر خدشات و تحفظات کا اظہار کیا گیا۔

اگلے روز نالج مینجمنٹ سسٹمز یو ایس اے (Knowledge Management Systems U.S.A) کے ایگزیکٹو ڈائریکٹر اور کانفرنس کے ایک مہمان مندوب جناب ڈاکٹر منور انیس نے "گلف نیوز" کو اپنے ایک خصوصی انٹرویو میں بتایا کہ "کانفرنس کے مندوبین نے انسانی کلوننگ کے حوالہ سے اسلامی نکتہ نظر پیش کرتے ہوئے جن خدشات کا اظہار کیا وہ اپنی جگہ بجا ہیں کیونکہ یہ ایک ایسا شعبہ ہے کہ جس میں بلیک مارکیٹنگ کے امکانات قوی ہیں اور انسانی کلوننگ کو غلط طور پر استعمال کئے جانے کے امکانات بہت زیادہ ہیں۔ تاہم انہوں نے کہا کہ خلیج کی ریاستیں کلوننگ کو اپنی ترقی کی رفتار تیز کرنے میں استعمال کر سکتی ہیں' حیوانی کلوننگ سے گوشت کی درآمد پر خرچ ہونے والی بھاری رقوم بچائی جا سکتی ہیں اور مقامی طور پر ڈیری فارم قائم کر کے گوشت اور دیگر غذائی اجناس حاصل کی جا سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ زراعت اور صنعت کے شعبہ میں بھی کلوننگ سے انقلاب لایا جا سکتا ہے۔

(گلف نیوز' ۶ر اپریل ۱۹۹۸ء)

کلوننگ سے خوفزدہ ہونے کی ضرورت نہیں

رباط۔ المغرب (MORROCCO) میں تین روزہ سیمینار

اکادیمیہ المملکہ المغربیہ (مراکش اکیڈمی) کے زیر اہتمام ۲۴ تا ۲۶ نومبر ۱۹۹۷ء ایک سہ روزہ سیمینار کا اہتمام کیا گیا جس کا موضوع تھا "حقوق الانسان والتصرف فی الجینیات" واضح رہے کہ مراکش اکیڈمی ایک سرکاری ادارہ ہے جس کے سرپرست اعلیٰ شاہ مراکش شاہ حسن الثانی ہیں۔ اکیڈمی کے مستقل ممبران میں دنیا کے ممتاز و معروف اسکالرز شامل ہیں۔ اکیڈمی مختلف فقہی موضوعات پر وقتاً فوقتاً سیمینارز اور کانفرنسوں کا اہتمام کرتی ہے اور علمی مقالات کو کتابی صورت میں شائع کرتی ہے۔ اکیڈمی کا سالانہ مجلہ "الاکادیمیہ" بذات خود ایک مستقل فقہی کتاب کی حیثیت رکھتا ہے۔

کلوننگ کے موضوع پر ہونے والی اس کانفرنس میں درج ذیل اسکالرز نے شرکت کی اور اظہار خیال کیا۔

۱۔ پروفیسر جیک روفی' اعزازی پروفیسر' ڈو فرانس کالج پیرس۔
۲۔ پروفیسر رافع بن عاشور' وائس چانسلر تیونس یونیورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی۔
۳۔ پروفیسر جان میشو' رئیس قومی مشاورتی کمیشن برائے اخلاقیات' فرانس
۴۔ پروفیسر محمد الشیوی' پروفیسر فیکلٹی آف سائنس ابن طفیل یونیورسٹی' القنیطرہ مراکش
۵۔ پروفیسر زید الکیلانی' پروفیسر علم الاحیاء و ڈائریکٹر فرح ہاسپٹل' عمان الاردن
۶۔ محمد فاروق' نبہان' ممبر مراکش اکیڈمی
۷۔ جناب السید عبدالوہاب بن منصور' ممبر مراکش اکیڈمی
۸۔ جناب عبدالہادی بو طالب' ممبر مراکش اکیڈمی
۹۔ جناب محمد الکتانی' ممبر مراکش اکیڈمی
۱۰۔ جناب عباس الجراری' ممبر مراکش اکیڈمی
۱۱۔ جناب محمد الحبیب بلخوجہ (تیونسی) ممبر مراکش اکیڈمی
۱۲۔ جناب عبدالمجید مزیان (الجزائری) ممبر مراکش اکیڈمی

ان کے علاوہ جن دیگر مقررین و مندوبین نے اس علمی بحث میں حصہ لیا ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں۔

جناب امادو مختار امبو' جناب جارج ماطی' جناب فرنون والٹرز' جناب احمد صدقی الدجانی' جناب عبدالہادی التازی' جناب موریس ڈریون' جناب ماریو شواریس' جناب نیل آرمسٹرونگ'

جناب ایڈورڈ ڈی ارانطیس ای اولیور' جناب ادریس خلیل' جناب ادریس الفحاک' مندوبین نے کلوننگ کے تمام پہلوؤں پر تفصیلی بحث کی اور انسانی کلوننگ پر انسانی حقوق کے حوالہ سے روشنی ڈالتے ہوئے مقررین نے اسے موجودہ دور اور مستقبل کی صدی کا اہم مسئلہ قرار دیا۔

سیمینار کا اعلامیہ :

تین روزہ سیمینار کا اعلامیہ جناب محمد فاروق نبہان نے پڑھ کر سنایا' جس میں انہوں نے کہا کہ شاہ حسن ثانی سرپرست اعلیٰ مراکش اکیڈمی کے ایماء پر اس سیمینار کا موضوع ''حقوق الانسان والتصرف فی الجینیات'' طے کیا گیا تھا۔ مندوبین نے اس حوالہ سے پیدا ہونے والے تمام سوالات پر علمی گفتگو کی اور اس نتیجہ پر پہنچے کہ ''بحث و تحقیق'' کی حوصلہ افزائی کی جانی چاہئے کیونکہ بحث و تحقیق علم ہے اور علم احترام آدمیت سکھاتا ہے۔ تاہم کلوننگ کے حوالہ سے یہ بات واضح کرنا ضروری ہے کہ کیا اس کا مقصد علم جینیات میں ایسی ترقی ہے جو انسانیت کی خادم ہو یا ایسی ترقی جو انسانوں کی ہلاکت و بربادی اور تذلیل انسانیت پر مبنی ہو۔ اگر کلوننگ کے ذریعہ مسخ شدہ انسانی ڈھانچے اور ایسے انسانی اعضاء تیار کرنا مقصود ہے جو اسپیئر پارٹس کے گوداموں میں رکھے جائیں اور انسانیت کی تذلیل کا باعث ہوں تو ظاہر ہے ایسے کسی بھی تجربے اور عمل کی حوصلہ افزائی نہیں کی جاسکتی کہ یہ احترام آدمیت کے خلاف ہے اور خالق کائنات نے اشرف المخلوقات کو جو وقار و احترام بخشا ہے یہ اس کے زیاں کا عمل ہو گا۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ ہم علم الاحیاء اور جینیات میں مزید ترقی و تحقیق کے دروازے بند کرنا چاہتے ہیں' اس علم میں ترقی ہونی چاہئے۔ تاہم ایسے قوانین وضع کرنے کی ضرورت سے انکار ناممکن ہے جو انسانوں کو انسانی حدود کے اندر پابند کرتے ہوئے علمی ترقی کی اجازت بخشیں۔

انہوں نے کہا کہ ''ہمیں کلوننگ کے حوالے سے کسی خوف میں مبتلا ہونے کی ضرورت نہیں' ہم نے یہ فرض کر لیا ہے کہ آئندہ کچھ عرصے میں لازمی طور پر ہر طرف سڑکوں کے کنارے انسانی ہاتھ پاؤں' نامکمل سر اور دیگر اعضاء بکھرے نظر آئیں گے۔ حالانکہ ایسا نہیں' ہمیں ٹھنڈے دل سے غور کرنا ہو گا اور علمی ترقی کا راستہ روکنے کی بجائے اسے اخلاقی قوانین کے تابع کرنا ہو گا۔ اس طرح ہم اللہ کی مخلوق میں غور و فکر کر کے اپنے اس ایمان کو مزید مضبوط بنا سکیں گے کہ اللہ تعالیٰ تخلیق خلق میں اسباب کا محتاج نہیں۔ قرآن کریم نے ہمیں کائنات میں غور و فکر کی دعوت دی ہے۔''

یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموٰت والارض فانفذوا' لا تنفذون الا بسلطان ○

(خصوصی اشاعت' مراکش اکیڈمی' سیمینار منعقدہ' ۱۹۹۷ء)

مجمع الفقہ الاسلامی کی رائے

اسلامی کانفرنس تنظیم کے مجمع الفقہ الاسلامی نے کلوننگ کے موضوع پر اپنے اجلاس ۲۳ سے ۲۸ صفر ۱۴۱۸ھ میں غور و فکر کے بعد درج ذیل فقہی رائے قائم کی۔

۱۔ انسانی کلوننگ خواہ وہ کسی بھی طریقے سے تکاثر بشری کی خاطر ہو حرام ہے۔

۲۔ اگر مندرجہ بالا حکم شرعی سے تجاوز کیا گیا تو اس تجاوز کے احوال و آثار شرعی حکم حاصل کرنے اور بیان کرنے کے لئے پیش کرنا ہوں گے۔

۳۔ ایسی تمام صورتیں حرام ہیں جن میں کسی طرح بھی ازدواجی تعلقات میں کسی تیسرے فریق کو داخل کیا گیا ہو' اگرچہ یہ فریق ثالث کوئی تیسرا رحم ہو یا بیضہ ہو یا منوی حیوان ہو یا کلوننگ کی خاطر حاصل کیا گیا خلیہ ہو۔

۴۔ کلوننگ کی وہ تمام صورتیں جو نباتات یا حیوانات پر تحقیق سے متعلق ہوں یا وراثتی انجینئرنگ کا عمل ہو اگر وہ شرعی حدود کے اندر رہیں تو جائز ہیں۔

۵۔ تمام اسلامی حکومتوں کو دعوت دی جائے کہ وہ کلوننگ کے سلسلہ میں ضروری قانون سازی کریں تاکہ انسانی کلوننگ اور انسانی جسم پر کلوننگ کے تجربات کا راستہ بند کیا جا سکے۔ خواہ یہ براہ راست ہو یا بالواسطہ طور پر۔ مقامی طور پر ہو یا بیرونی ممالک کے توسط سے' اس پر کام کرنے والے ماہرین ہوں یا ادارے اور کمپنیاں' تاکہ اسلامی ممالک کو انسانی کلوننگ کی تجربہ گاہوں کے طور پر استعمال نہ کیا جا سکے اور نہ ان میں اس طرح کے تجربات کو فروغ حاصل ہو سکے۔

۶۔ اسلامی آرگنائزیشن اور مجمع الفقہ الاسلامی کی طرف سے مشترکہ طور پر ایک ایسا نظام قائم کیا جائے جس کے تحت کلوننگ کے سلسلہ میں ہونے والی مزید پیش رفت اور اس سلسلہ میں مزید علمی ترقی کی نگرانی کی جا سکے۔ نیز اس موضوع پر سیمینار اور کانفرنسیں منعقد کروائی جائیں تاکہ اس سے متعلق شرعی حکم بیان ہوتا رہے۔ علاوہ ازیں اس کی اصطلاحات کو بھی منضبط کیا جا سکے۔

۷۔ ایسی خصوصی کمیٹیاں قائم کی جائیں جن میں اہل علم' تجربہ کار ماہرین اور علماء شامل ہوں تاکہ علم الاحیاء (بیولوجی) میں تحقیق کے لئے اخلاقی ضابطے تیار کئے جا سکیں۔

۸۔ ایسے اداروں کے قیام و انصرام کی دعوت دی جائے جو علم الاحیاء اور وراثتی انجینئرنگ کے سلسلہ میں انسانی کلوننگ سے ہٹ کر بحث و تحقیق کریں اور شرعی ضوابط کے مطابق

خدمات انجام دیں تاکہ عالم اسلام اس معاملہ میں دوسروں کے ہاتھ میں کھلونا نہ بنے۔

۹۔ نئی نئی ایجادات کو اسلامی نقطہ نظر سے دیکھا جائے اور ان کے بارے میں شرعی موقف اختیار کیا جائے نیز اس قسم کے معاملات کے لئے میڈیا کو یہ باور کرایا جائے کہ وہ نہایت احتیاط کے ساتھ اس قسم کی خبریں نشر کریں اور ایسی بات نہ پھیلائیں جو اسلامی روح کے منافی ہو بلکہ عوامی رائے کو مثبت سمت مقرر کرنے کی کوشش کریں اور کوئی بات یقینی طور پر تسلیم کرنے اور آگے بڑھانے سے قبل اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پیش نظر رکھیں کہ

"وَ اِذَا جَاءَ هُمْ اَمْرٌ مِّنَ الْاَمْنِ اَوِ الْخَوْفِ اَذَاعُوا بِهٖ وَلَو رَدُّوْهُ اِلَى الرَّسُوْلِ وَ اِلَى اُولِي الْاَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلِمَهُ الَّذِيْنَ يَسْتَنْبِطُوْنَهٗ مِنْهُمْ"

(الدعوۃ، الریاض ۱۵۹۹)

عالم اسلام کے علمی و تحقیقی اداروں کی آراء کے مطالعہ کے بعد آیئے دیکھتے ہیں کہ پاکستانی علماء کا موقف "کلوننگ" کے سلسلہ میں کیا ہے۔

Marfat.com

پاکستانی علماء کا موقف

پاکستان عالم اسلام کا ایک بڑا ملک اور پہلی اسلامی ایٹمی طاقت ہے، مگر افسوس کہ یہاں کی کسی جامعہ یا کسی تحقیقی ادارے نے اب تک کلوننگ کے حوالہ سے ایسا کوئی باقاعدہ سیمینار کرانے کا اہتمام نہیں کیا جس میں ملک کے نامور علماء، محققین اور ماہرین جینیات شریک ہو کر ایک متفقہ موقف اختیار کر کے قوم کو اس مسئلہ کی جزئیات اور اس کے مثبت و منفی پہلوؤں سے آگاہ کرتے۔ تاہم تنظیم المدارس اہل سنت پاکستان مبارکباد کی مستحق ہے کہ اس نے ۱۹۹۷ء کے سالانہ امتحانات برائے الشہادۃ العالیہ (مساوی ایم اے) کیلئے جو عنوانات برائے تحقیقی مقالہ جات تجویز کئے ان میں ایک عنوان "ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ کے ذریعہ تولید کی شرعی حیثیت" بھی تھا۔ علماء کرام سے کلوننگ کی شرعی حیثیت دریافت کرنے کیلئے درج ذیل استفتاء متعدد دینی مدارس، دارالافتاء اور علماء کرام کو ارسال کیا گیا تھا، اسکے جواب میں جو فتاویٰ یا فقہی آراء موصول ہوئیں، وہ پاکستانی علماء کے موقف کے عنوان سے پیش خدمت ہیں۔

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ ایک مادہ بھیڑ سے تولیدی سیل اور بیضہ لیا گیا پھر ایک دوسری بھیڑ کے رحم میں رکھ دیا گیا۔ جس سے دوسری بھیڑ نے بچے کو جنم دیا۔ یہ تجربہ ابھی انسانوں پر نہیں ہوا اسے کلوننگ کہتے ہیں۔ اب اگر یہ تجربہ انسانوں پر کیا جائے تو

۱۔ کیا انسانی پیدائش کلوننگ کے عمل سے جائز ہو گی؟

۲۔ شرعاً ایسی تولید پر کوئی پابندی تو نہیں کہ بغیر نر کے صرف مادہ سے تولیدی عمل مکمل کر لیا جائے۔

۳۔ ایک ہی شکل کے بچے اس عمل سے ہزاروں کی تعداد میں پیدا ہو سکتے ہیں کیا ایسا کرنا درست اور جائز ہو گا۔

۴۔ کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچے کی پیدائش میں ایک کا سیل اور بیضہ جبکہ دوسری کا رحم استعمال ہو گا تو وہ بچہ کس کا کہلائے گا؟ اور وراثت کس کی پائے گا۔

۵۔ کیا یہ عمل انا خلقناکم من ذکر و انثی اور ادعوھم لاباءھم کیخلاف تو نہ ہو گا؟

۶۔ کیا یہ عمل اللہ کے "مرد و عورت کے ذریعہ" انسانوں کی تخلیق میں مداخلت تو متصور نہیں ہو گا؟

۷۔ کیا انسانی کلوننگ سے کوئی اخلاقی مسائل جنم لے سکتے ہیں؟

۸۔ کیا انسانی کلوننگ عبث فی الخلق کے زمرے میں تو نہیں آتی؟

۹۔ بچہ کے ذمہ کس ماں کے حقوق ہونگے حاملہ و جنم دینے والی کے یا بیضہ و سیل والی کے؟

دارالافتاء دارالعلوم کراچی کی رائے

(۱) انسانی پیدائش کلوننگ کے عمل سے جائز نہیں ہو گی' کیونکہ اس سے بہت سارے مفاسد پیدا ہو جائیں گے جس کی شریعت قطعاً" اجازت نہیں دے سکتی ہے' مثلاً جیسے کلوننگ کی وجہ سے نسب جس کی بدولت انسانیت کی بقا ہے وہ ختم ہو جائے گا۔ اسی طرح عفت کا مسئلہ بھی قصہ پارینہ بن کر رہ جائے گا اور جرم کی ایسی فراوانی ہو گی کہ اس سے چھٹکارا حاصل کرنا بظاہر محال ہی ہو گا' کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو دوسرے انسان سے ہر لحاظ سے مختلف پیدا کیا ہے' خصوصاً" شکل و صورت میں' اور یہ بات ظاہر ہے کہ شکل و صورت کی وجہ سے مجرموں کی شناخت بہت ہی آسان ہے جبکہ کلوننگ کی وجہ سے ایسے متعدد افراد کا وجود لازمی ہے جو شکل و صورت میں ہو بہو ایک ہی جیسے ہوں گے' اب ان میں سے اگر کسی نے جرم کا ارتکاب کیا ہے تو اصل مجرم کی شناخت اور پہچان ممکن نہیں ہو گی جس کی وجہ سے معاشرہ میں خطرناک قسم کے لاینحل اور مشکل مسائل کھڑے ہو جائیں گے۔

(۲) نر کے بغیر صرف مادہ سے پیدائشی عمل اگر کلوننگ کے طریقہ سے ہو تو وہ ناجائز ہے جیسا کہ اوپر گزرا ہے' البتہ دوسرے طریقے مثلاً ٹیسٹ ٹیوب میں یہ مندرجہ ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہو سکتا ہے۔

۱۔ اب دونوں طرف میاں بیوی ہوں اور ان کے جرثومے کے ساتھ کسی اجنبی کا جرثومہ قطعاً" نہ ہو۔

۲۔ یہ اسوقت ہے جب کہ میاں بیوی میں سے کسی کو ایسا عذر درپیش ہو جس کی وجہ سے منی کے رحم میں داخل ہونے میں کوئی رکاوٹ پیدا ہو۔

۳۔ اس پیدائشی عمل کے دوران کسی حرام فعل کا ارتکاب لازم نہ آئے جیسے ستر کھولنا وغیرہ

(۴) اولاً تو یہ جائز ہی نہیں ہے' البتہ اگر کلوننگ سے بچہ پیدا ہو گیا ہو تو اس بچہ کی نسبت جنم دینے والی ماں کی طرف ہو گی کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے **ان امھاتھم الا اللائی ولدنھم۔** (الایہ) یعنی ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے ان کو جنا۔

(۵) کلوننگ کا عمل قولہ تعالیٰ "**انا خلقناکم من ذکر و انثی**" کے منافی نہیں ہے

کیونکہ اس میں مرد اور عورت دونوں کے خلیوں کو عمل میں لانا پڑتا ہے۔
اسی طرح اس سے " ادعوھم لاٰبائھم" پر بھی کوئی اشکال نہیں ہوتا ہے' کیونکہ شریعت کا قاعدہ ہے "الولد للفراش" یعنی جو عورت بچہ جنم دے گی اس کا شوہر ہی شرعاً" اس بچہ کا باپ تصور ہو گا چاہے حقیقت میں نطفہ اور کسی کا ہو' اگر اس عورت کا شوہر نہ ہو تو جس طرح غیرشادی شدہ لڑکی سے پیدا ہونے والا بچہ ولد الزنا شمار ہو گا اسی طرح کلوننگ سے پیدا شدہ بچہ بھی ولد الزنا متصور ہو گا۔

(۶) کلوننگ کا عمل اللہ تعالیٰ کے کام میں مداخلت نہیں ہے اور نہ ہی اس سے قدرت خداوندی پر کوئی حرف آتا ہے' کیونکہ سائنس دان یہ کام "خلیہ" کے اندر اللہ تعالیٰ ہی کی پیدا کردہ D.N.A کو استعمال میں لائے بغیر نہیں کر سکتے' دراصل کلوننگ میں سائنس دانوں نے کوئی چیز ایجاد نہیں کی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کی بے پایاں قدرتوں کو صرف دریافت کیا ہے' اس سے خداوند کریم کی قدرت پر کوئی بات آنا تو دور کی بات ہے بلکہ اس سے ان کی عظیم قدرت مزید آشکارا ہوتی ہے۔

(۷) ہاں اس میں کوئی شک نہیں ہے جیسا کہ اوپر گزر چکا۔

(۸) ہاں آتا ہے' حدیث شریف میں بھی ہے **من حسن اسلام المرء ترکہ مالا یعنیہ** یعنی لوگوں کے اسلام کی خوبیوں میں سے یہ بھی ہے کہ وہ بے فائدہ کام ترک کریں۔

(۹) جنم دینے والی ماں کے ذمہ ہوں گے۔ واللہ اعلم بالصواب

ہارون اظہار

دارالافتاء دارالعلوم' کراچی۔ ۱۴

۱۴۱۹/۱/۱۲ھ

جواب صحیح ہے' ابھی تک انسانوں میں کلوننگ کا تجربہ نہیں ہوا' لیکن مذکورہ بالا مفاسد کی وجہ سے ایسا تجربہ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں دی جا سکتی۔ واللہ سبحانہ اعلم

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ

مفتی جامعہ فاروقیہ کراچی کی رائے

شریعت اسلامیہ نے انسان کی طبعی اور فطری ضرورت کو پورا کرنے کے واسطے نکاح کا پاکیزہ اصول رکھا ہے' اسی طرح حصول اولاد کی فطری خواہش کی تکمیل کے لئے ازدواجی قانون کا نظام رکھ دیا ہے' انہیں اصولوں کو بروئے کار لانے کے واسطے غیر منکوحہ اور غیر مملوکہ عورتوں سے زنا اور جنسی ملاپ خواہ ظاہراً یا خفیہ' رضا و رغبت سے ہو' یا جبر و اکراہ سے' اجرت کے ساتھ ہو' یا بغیر اجرت' حرام قرار دیا ہے اور اس کے واسطے سخت سے سخت ترین سو سو کوڑے یا رجم کی سزا رکھی ہیں' اور آخرت میں عذاب جہنم کی وعید بھی ہے' اسی طرح بدفعلی اور اغلام بازی کو حرام و ممنوع قرار دیا ہے' دنیا میں اس کے لئے زنا کی طرح کوڑے' قتل' سنگساری پہاڑ کے اوپر سے گرا کر ہلاک کر دینے کی سزائیں رکھی ہیں' جہنم کے عذاب کی وعید الگ ہے' نیز یہ کہ ہر قسم کی بے حیائی اور عریانی اور بے پردگی کو ممنوع اور حرام قرار دیا ہے' مقصد ان سارے احکام سے یہ ہے کہ انسان کی طبعی اور فطری ضرورت' پاکیزہ معاشرہ میسر ہو' اور اس کی ازلی شرافت اور پیدائشی کرامت بحال رہے' اور اصول شریعت کے مطابق توالد و تناسل کا سلسلہ بھی یوں ہی چلتا رہے' لیکن انسان اگر مذکورہ اصول شریعت اور حدود الہیہ کی پابندی نہیں کرتا' اور حصول اولاد کی مقررہ اصول سے ہٹ کر اپنی مرضی سے کوئی طریقہ اختیار کرتا ہے تو یہ اپنے خالق کائنات کے قانون سے کھلی بغاوت کرتا ہے اور محسن انسانیت آقائے نامدار جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایات کی صریح خلاف ورزی کرتا ہے' صراط مستقیم سے نکل کر گمراہی اور شیطان کا راستہ اختیار کرتا ہے' جنت کے راستہ کو چھوڑ کر جہنم کا راستہ اختیار کرتا ہے' جو انسان کے واسطے ہلاکت اور تباہی کے سوا اور کچھ نہیں۔

۱۔ ۲۔ ۳۔ ۵۔ اس تفصیل کے بعد یہاں صورت مسئولہ میں جس طریقہ کا ذکر کیا گیا ہے "یعنی کلوننگ کے عمل کے ذریعہ ایک مادہ سے تولیدی سیل اور بیضہ لے کر دوسری مادہ کے رحم میں رکھ دیا جائے' جس سے وہ دوسری مادہ بچے کو جنم دے" وہ غیر فطری طریقہ ہے' اس کا استعمال توالد و تناسل کے لئے کیا جا رہا ہے' جو کوئی ایسی ضرورت نہیں ہے کہ اس پر انسان کا وجود اور اس کی بقاء موقوف ہو' اس لئے مذکورہ طریقہ یقیناً ان اسلامی اصولوں کے خلاف ہونے کی وجہ سے از روئے شرع ناجائز و حرام ہے' کیونکہ قرآن و حدیث میں حصول اولاد کے لئے دو ہی اصول مقرر کر دیئے ہیں کہ انسان اپنی منکوحہ بیوی سے فطری طریقہ سے جماع کرے اور ارادہ اولاد کی پیدائش کا کرے۔

Marfat.com

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"فَالْآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَكُمْ"

(سورۃ البقرہ' رقم الآیہ ۱۸۴)

دوسری یہ کہ مملوکہ عورت سے فطری طریقہ سے جماع کر کے حصول اولاد کرے۔

۴۔ اگرچہ شرعاً" کلوننگ کے عمل کے ذریعہ بچہ پیدا کرنا جائز نہیں' البتہ اگر اس طرح تولید کا عمل مکمل کر ہی لیا جائے تو جس عورت کے پیٹ اور حمل سے بچہ پیدا ہو گا' بچہ کی نسبت اس کی طرف ہو گی اور وہ اگر شوہر والی عورت ہے' تو اس کے شوہر سے بچہ کا نسب ہو گا اور اگر عورت بے شوہر ہے' تو صرف اسی عورت سے نسب ثابت ہو گا' جس کے پیٹ میں حمل ٹھہرا تھا' اور جس عورت سے سیل اور بیضہ لیا گیا تھا' اس سے نسب کا ثبوت نہ ہو گا' اور وراثت بھی اسی سے پائے گا' جس سے نسب ثابت ہے اور وہ وہی عورت ہے جس کے پیٹ و حمل سے بچہ پیدا ہو گا۔

۶۔ تخلیق اس عمل کو کہا جاتا ہے جس میں مخلوق کا مادہ و اصل اور شکل و صورت دونوں کوئی پیدا کرے' اگر مادہ و اصل پہلے سے موجود ہو' تو وہ ایجاد ہے تخلیق نہیں' کلوننگ دراصل پہلے سے موجود چیز کا اظہار اور اخراج ہے' کسی غیر موجود چیز کی تخلیق نہیں' یعنی اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ مخلوق کے چھوٹے چھوٹے جز میں یہ صفت موجود تھی کہ اس سے اس قسم کے بے شمار افراد بن سکیں' اس صفت کو دریافت کر لینا اللہ کی کمال خالقیت کا اعتراف و انکشاف ہے خالقیت نہیں۔

۷۔ کلوننگ کے عمل کے ذریعہ اولاد حاصل کرنے کی سعی قرآن و حدیث کی رو سے جائز نہیں' اس سے قرآن و حدیث کی بے شمار نصوص کی خلاف ورزی اور شریعت کے بے شمار اصولوں سے انحراف اور اللہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قانون سے بغاوت لازم آتی ہے اور اس کے علاوہ بے شمار اخلاقی و معاشرتی خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں مثلاً:

الف۔ جس عورت کے رحم میں کلوننگ کے عمل کے ذریعہ سیل اور بیضہ داخل کیا جائے گا' خود کوئی مرد ڈاکٹر یا کوئی اجنبی عورت اس عمل کو انجام دے گی' تو ان کے سامنے بے حیائی کا مظاہرہ ہو گا' حفاظت شرمگاہ اور حفاظت نگاہ کی پابندی ختم ہو جائے گی' غیرت و حمیت باقی نہیں رہے گی۔

ب۔ پاکیزہ عورت اور اس کی شرمگاہ و رحم بکاؤ اور کرائے کا مال بن جائے گی' جب اس کو ضرورت ہو گی' اپنے عضو مخصوص اور رحم کو ذریعہ معاش بنائے گی' یہ سلسلہ

انسانی معاشرے میں بہت فساد کا ذریعہ ہو گا۔

ج۔ اس کلوننگ کے عمل کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچوں کی نسبت چونکہ ماں کی طرف ہو گی' اس لئے جملہ اخراجات نان و نفقہ وغیرہ بھی ماں کے ذمہ واجب ہوں گے' تو اس سے بلاوجہ عورت پر ایک بوجھ ڈالنے کے سوا اور کچھ نہ ہو گا' کیونکہ بچہ کا رشتہ ماں سے ہو گا باپ سے نہیں' اور اس کے سارے اخراجات کا بوجھ بھی اس پر ہو گا۔

د۔ اس طریقہ ولادت سے یہ بھی نقصان ہو گا کہ ایک صحیح النسب بچہ کی جگہ' ایک غیر ثابت النسب بچہ کو جنم دیا جائے گا۔ اگر کوئی مرد اپنی منکوحہ عورت کے رحم میں اپنی منی کے جرثوموں کو داخل کرتا' تو اس سے صحیح النسب بچہ پیدا ہوتا' اس سے صالح معاشرہ پیدا ہوتا' دنیا میں بھی عزت و شرافت والا نسب نصیب ہوتا' اور آخرت میں سرخروی حاصل ہوتی' جب غیر ثابت النسب من الاب کی خود دنیا میں رسوائی ہوتی ہے اور آخرت میں بھی جب کہ اسے باپ کی ولادت کی جگہ ماں کے نام سے پکارا جائے گا رسوائی ہو گی۔

لا۔ کلوننگ کے عمل کے ذریعہ اولاد پیدا کرنے کا گناہ بھی انہیں دونوں عورتوں پر ہو گا' دونوں شریعت اور قانون سے بغاوت کی مرتکب ٹھہریں گی' اگرچہ ان پر کوئی مقررہ حد شرعی نہیں ہے' البتہ اسلامی حکومت ان پر تعزیری سزا عائد کر سکتی ہے۔

۸۔ ہاں انسانی کلوننگ عبث فی الخلق کے زمرے میں ضرور داخل ہے۔

۹۔ بچہ کے ذمہ اس ماں کے حقوق ہوں گے' جس کے پیٹ اور حمل سے بچہ پیدا ہوا ہے' نہ کہ اس عورت کے جس کا سیل اور بیضہ تھا' پوری تفصیل اوپر شق نمبر ۴ میں گزر چکی ہے۔

فقط واللہ اعلم و علمہ اتم۔

کاتب شہزاد علی بن فرزند علی من فیجی

متعلم شعبہ تخصیص فی الفقہ الاسلامی

دار الافتاء جامعہ فاروقیہ' کراچی

الجواب صحیح

مفتی جامعہ فاروقیہ

۲۴/۱۲/۱۴۱۸ھ

Marfat.com

دارالعلوم سراجیہ اعظم آباد
اور
جامعہ قادریہ رضویہ (فیصل آباد) کا فتویٰ

۱۔ یہ شرعاً" جائز نہیں نص قطعی کے خلاف ہے۔

۲۔ ایسا بچہ ولد زناء نہیں ہو گا۔

۳۔ جس کے رحم میں یہ کیا گیا اس کی طرف منسوب ہو گا اور اس کی وراثت پائے گا۔

۴۔ یقیناً نص قطعی کے خلاف ہے' ایسا فعل کرنا شرعاً" حرام ہے۔

۵۔ اگر بچہ حلال جانور سے پیدا کیا گیا تو حلال ہے۔ اگر بکری نے کتا جنم دیا تو جب تک اس میں کتے کی خصوصیات نہ ہوں (اور وہ یہ کہ پانی کتے کی طرح پیے یا ٹانگ اٹھا کر پیشاب کرے) حلال ہے اگرچہ اس کی شکل و صورت کتے جیسی ہو۔ (عالمگیریہ)

واللہ ورسولہ اعلم۔

مفتی غلام رسول رضوی

دارالعلوم سراجیہ اعظم آباد

الجواب صحیح

محمد ریاض احمد سعیدی

جامعہ قادریہ رضویہ مصطفیٰ آباد

سرگودھا روڈ' فیصل آباد۔

۲۲/۱۰/۹۷

مفتی محمد رفیق الحسنی کی رائے

۱۔ کلوننگ کے عمل سے انسانی پیدائش ناجائز ہے۔ کیونکہ زندہ یا مردہ انسان کے جسم کا کوئی حصہ بغیر ضرورت کے کاٹنا اور بغیر جواز شرعی دوسرے انسان کے جسم میں پیوست کرنا ناجائز ہے۔

۲۔ ایک عورت سے سیل لینے کے لئے اس کے جسم کو آپریشن سے کاٹنا بلا ضرورت ہے پھر دوسری عورت کے رحم میں سیل کو رکھنا "جبکہ ان دونوں عورتوں میں کوئی مناکحت نہیں" بلا ضرورت ہے۔ ان دونوں عورتوں کے اجزاء کو ملانا غیر شرعی اور ناجائز ہے۔ نیز کلوننگ توالد و تناسل کے فطری سلسلہ کو ختم کرنے کا باعث ہے اللہ تعالیٰ نے قدرت کاملہ سے حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے، حضرت حوا علیہا السلام کو ان کی بائیں پسلی سے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بغیر باپ کے پیدا فرمایا۔ اس کے علاوہ اولاد آدم علیہ السلام کو مذکر اور مونث دونوں سے پیدا فرمایا یہی اللہ تعالیٰ کی عادت جاریہ ہے اور یہی سنت الہیہ ہے۔ اگر سنت الہیہ سے ہٹ کر کلوننگ کے ذریعہ حیوانات اور انسانوں کو صرف مونث سے پیدا کیا جائے۔ قرآن و سنت اور قواعد شرعیہ کی روشنی میں حیوانات کی کلوننگ تو جائز ہے لیکن انسانوں کی کلوننگ جائز نہیں ہے۔ کیونکہ حیوانات کی تخلیق سے مقصود غذا یا سواری وغیرہ ہے۔ اگر انہیں کلوننگ کے ذریعہ پیدا کیا جائے تو موانع شرعی لازم نہیں آتے لہٰذا یہ جائز ہے۔ کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے حیوانات کا خالق اور موجد بھی اللہ تعالیٰ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے کرم سے موجودہ دور کے سائنس دانوں پر یہ طریقہ منکشف ہوا لیکن انسانوں کی کلوننگ جائز نہیں۔

(الف) کیونکہ کلوننگ کے عمل میں ضروری ہوتا ہے کہ عورت کا سیل لے کر دوسری عورت کے رحم میں رکھا جائے۔ سیل لینے اور رکھنے کا عمل اجنبی مرد یا عورت بغیر ضرورت شرعیہ کے نہیں کر سکتا اور یہاں کوئی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اجنبی آدمی کا اعضاء مستورہ کو چھونا اور ان کی طرف نظر کرنا حرام ہے۔ اگر دونوں عورتوں کا ایک شوہر ہو اور وہ یہ عمل کرے تو سیل لینے کا عمل قطع برید کی وجہ سے ناجائز ہو گا۔ اگرچہ عورت کی عورت سے جنس پرستی ناجائز ہے لیکن اس عمل کو دو عورتوں کی مباشرت نہیں کہا جا سکتا اس لئے عدم جواز کی وجہ قطع برید ہو گا۔

(ب) انسانوں میں کلوننگ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ انسانی وجود اور بقاء اس پر موقوف نہیں ہے بلکہ فطری طریقہ سے توالد و تناسل کافی ہے اور یہی مطلوب شرعی ہے۔ **فالان باشروھن وابتغوا ما کتب اللہ لکم**(الایہ) "اب بیویوں سے مباشرت کرو اور جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے لکھا ہے اسے طلب کرو۔" لہٰذا کلوننگ کے ذریعہ اولاد طلب کرنا جائز نہیں ہے۔

(ج) اگر کلوننگ عام ہو جائے ہو سکتا ہے پاکیزہ عورتیں اپنے سیل اور رحم کرایہ پر دینا شروع کر دیں نیز کلوننگ کی وجہ سے ماؤں پر ان بچوں کے نان و نفقہ کا بلاوجہ بوجھ ہو گا جن کا نسب صرف ان ماؤں سے ثابت ہو گا نیز معاشرہ میں ایسے بچوں کا کوئی مقام نہیں ہو گا۔

۲۔ اخلاقی اور شرعی مفاسد کی وجہ سے ایسی تولید پر پابندی ہے کہ صرف مادہ سے تولیدی عمل مکمل کر لیا جائے لیکن یہ خیال غلط ہے کہ ایسا کرنے سے کفر لازم آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کے خالق ہونے کا انکار لازم آئے گا وغیرہ وغیرہ۔ کیونکہ کلوننگ توالد و تناسل کا ایک طریقہ اور ذریعہ ہے۔ خالق اور موجد اللہ تعالیٰ ہے' سائنس دانوں کے علم ہو جانے سے اسلام کی نفی نہیں ہوتی۔

۳۔ اگرچہ یہ مفروضہ ہے کہ کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچوں میں شکل صورت اور عمر میں کوئی امتیاز نہیں ہو گا تاہم اگر ایسا ہو تو کلوننگ کے ذریعہ ہم شکل بچے پیدا ہونے سے مجرم غیر مجرم کا امتیاز نہیں رہے گا۔ بیویوں اور شوہروں میں امتیاز نہیں ہو سکے گا' حاکم اور محکوم میں فرق مشکل ہو جائے گا۔ اس لئے یہ ناجائز ہے کلوننگ کے ناجائز ہونے کی یہ وجہ بھی بن سکتی ہے۔

۴۔ کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والا بچہ اس عورت کا ہو گا جس کے رحم سے پیدا ہوا۔ اگر مذکورہ عورت شوہر والی ہے تو اس بچے کا نسب اس مرد سے بھی ثابت ہو گا کیونکہ حدیث شریف میں **الولد للفراش وللزانی الحجر او کما قال** یعنی اولاد نکاح والے کی ہو گی زانی کے لئے پتھر ہے (کوئی چیز نہیں) سیل اور بیضہ والی عورت کا اس بچے کے لئے نسب ثابت نہیں ہو گا کیونکہ ان دونوں عورتوں میں نکاح نہیں ہے۔ لہٰذا سیل والی عورت بچے کی ماں نہیں ہو گی بلکہ اجنبیہ ہو گی حتیٰ کہ پیدا شدہ بچہ سیل والی عورت اور اس کی اولاد سے نکاح کرنے کا بھی مجاز ہو گا۔ جس طرح انتقال خون سے رشتہ داری قائم نہیں ہوتی اسی طرح انتقال سیل سے رشتہ داری قائم نہیں ہو گی۔ ثبوت نسب کے

Marfat.com

لئے نکاح کا ہونا یا ولادت سے ماں بننا ضروری ہوتا ہے وراثت بھی نسب کی طرح حاملہ سے متعلق ہوگی۔

۵۔ یہ عمل **انا خلقناکم من ذکر و انثی** اور **ادعوھم لآبائھم** کے خلاف نہیں کیونکہ ان آیات میں اکثر لوگ مراد ہیں جس طرح حضرت آدم، حضرت عیسیٰ علیہم السلام کا بغیر مذکر و مونث کے پیدا ہونا ان آیات کے خلاف نہیں۔ اسی طرح کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونا ان آیات کے خلاف نہیں اس کی مثال **انا خلقنا الانسان من نطفہ** ہے کہ اس آیت مبارکہ میں بھی اکثر انسان مراد ہیں۔ حضرت آدم، حضرت حوا، حضرت عیسیٰ علیہم السلام نطفہ سے پیدا نہیں ہوئے لیکن ان کی پیدائش اس آیت کریمہ کے خلاف نہیں ہے۔

۶۔ کلوننگ کا عمل اللہ تعالیٰ کے "مرد و عورت کے ذریعہ" انسانوں کی تخلیق میں مداخلت نہیں ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی تخلیق انسانوں کے مرد و عورت کے ذریعہ تخلیق میں منحصر نہیں ہے۔ کلوننگ کا ذریعہ توالد و تناسل بھی اللہ تعالیٰ کی تخلیق کا ایک ذریعہ ہے لہٰذا کلوننگ کا عمل اللہ تعالیٰ کی تخلیق کے متبادل اور مداخلت فی الخلق نہیں ہے۔

۷۔ انسانی کلوننگ سے اخلاقی برائیوں کا ذکر سابقہ جوابات میں کر دیا گیا ہے۔

۸۔ انسانی کلوننگ عبث ہے کیونکہ نہ اس میں دنیاوی مصلحت ہے اور نہ شرعی اور اسی کو عبث کہتے ہیں۔

۹۔ کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے والے بچوں پر حاملہ ماں کے حقوق واجب ہوں گے سیل والی عورت ان کی ماں نہیں ہے لہٰذا اس کے حقوق بھی واجب نہیں ہوں گے۔

واللہ تعالیٰ اعلم

افقر الخلق الی اللہ محمد رفیق حسنی عفی عنہ

دارالافتاء جامعہ اسلامیہ مدینۃ العلوم
گلستان جوہر، بلاک ۱۵، کراچی

پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی "منفرد رائے"

۱۔ کلوننگ ٹیکنالوجی اگر جانوروں کی طرح انسانوں میں بھی شروع ہو گئی تو شریعت مطہرہ کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہو گا اور وہ جائز ہو گا۔

۲۔ جب انسانی بچہ تخلیق پاتا ہے اور اس کی تخلیق میں کسی مرد کا کوئی تعلق نہیں، محض عورت کے باعث وجود میں آیا تو وہ "حلالی" کہلائے گا۔

۳۔ بچہ کی تخلیق میں دو عورتیں شریک ہیں تو جس عورت کا بیضہ ہو گا اس عورت کی طرف بچہ کی نسبت ہو گی۔

۴۔ اگر کسی تیسری عورت کا رحم استعمال کیا گیا ہو تو بچہ پھر بھی بیضہ دینے والی عورت کی طرف منسوب ہو گا۔

۵۔ یہ عمل اللہ تعالیٰ کی مشیت کے عین مطابق ہو گا۔

۶۔ کلوننگ کے ذریعے پیدا ہونے والے حلال جانور ہی حلال ہوں گے۔

ادارہ منہاج القرآن

۳۶۵۔ ایم، ماڈل ٹاؤن، لاہور

مورخہ ۹۷/۱۰/۱۶

نتائج

کلوننگ سے متعلق تفصیلی مقالات اور اہل علم کی آراء کے مطالعہ کے بعد میں درج ذیل نتائج تک پہنچا ہوں۔

۱۔ ڈولی کا تجربہ بڑے جانوروں پر کلوننگ کی کامیابی کی ابتدائی نوید ہے اور مزید کوششوں سے جانوروں کی افزائش نسل کا یہ ایک موثر ذریعہ ہو سکتا ہے۔

۲۔ انسانی کلوننگ کے امکانات اگرچہ موجود ہیں تاہم اس میں فوری کامیابی ناممکن ہے۔

۳۔ انسانی کلوننگ ایک غیر فطری طریقہ تولید ہو گا۔

۴۔ انسانی کلوننگ سے بے حیائی کے فروغ اور انسانی قدروں کی پامالی کے خدشات بے بنیاد نہیں۔

۵۔ انسانی کلوننگ ”عبث فی الخلق“ کے زمرے میں آئے گی۔

۶۔ انسانی کلوننگ کو مفید انسانیت ثابت کرنے کے لئے سائنس دانوں کو بڑے پاپڑ بیلنا ہوں گے۔

۷۔ مذہبی رہنما انسانی کلوننگ کے مضمرات کے پیش نظر اس کی مخالفت میں حق بجانب ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے پیرو کاروں کو جدید پیش آمدہ مسائل کے بارے میں شرعی نقطہ نظر سے بروقت مطلع کرتے رہیں تاکہ اللہ کی زمین پر اللہ کا رائج کردہ فطری نظام چلتا رہے اور مخلوق خدا راہ اعتدال پر گامزن رہے۔

۸۔ علماء میں بنیادی طور پر اس بات پر اتفاق ہے کہ انسانی کلوننگ نہیں ہونی چاہئے تاہم انسانی کلوننگ ہو جانے کی صورت میں وہ اس کی بعض شرعی جزئیات میں اختلاف رائے رکھتے ہیں۔

۹۔ غیر مسلم سائنس دانوں اور عالمی سیاستدانوں کی ایک بڑی تعداد بھی انسانی کلوننگ کے فوائد سے زیادہ نقصانات محسوس کرتی ہے اور اس پر مزید تجربات میں وقت و سرمایہ لگانے کی بجائے مفید انسانی امور پر توجہ کی حامی ہے۔

کلوننگ نسخہ (COPY) نہیں

(فوزان الکریع مستشفیٰ ملک خالد الجامعی)

کنگ خالد یونیورسٹی ہاسپٹل کے جناب فوزان الکریع کہتے ہیں کہ کلوننگ کو نسخہ طبق الاصل (True Copy) نہیں کہا جا سکتا۔ اگرچہ وہ اپنے عناصر ترکیبی کے لحاظ سے اپنے باپ جیسا ہی ہو کیوں نہ ہو اس کے اور اس کے باپ کے درمیان ایک بڑا زمانی فاصلہ (Gape) ہے جبکہ نسخہ وہ ہوتا ہے جو کسی اعتبار سے بھی اصل سے مختلف نہ ہو اور انسان کا نسخہ جبھی نسخہ مطابق اصل ہو گا جبکہ عمر میں بھی دونوں میں مطابقت ہو۔

۱- اب ایک شخص جس کی عمر بیس برس ہے اگر اپنا نسخہ (Copy) حاصل کرنا چاہے تو اسے بیس سالہ شخص اس جیسا انہیں صفات کا مالک اسی عمر میں مل جائے تو وہ اس کا نسخہ یا کاپی ہو گا نہ کہ وہ بچہ اس کا نسخہ ہو گا جسے ابھی ابتدائی مراحل طے کرنے میں بیس برس درکار ہیں۔ اگر بیس برس بعد اس شخص کو ایک اسی کا ہم شکل ملے گا تو اس وقت تو اس کی عمر چالیس برس ہو چکی ہو گی اور نسخہ (Copy) کی عمر بیس برس چنانچہ اب بھی فرق قائم رہے گا۔ لہٰذا "کلون" کو نسخہ مطابق اصل کہنا درست نہیں۔

۲- کوئی شخص دعویٰ سے یہ بات نہیں کہہ سکتا کہ "کلون" بچہ ہر اعتبار سے اپنے اصل (باپ) کی کاپی ہو گا کیونکہ اس کی شخصیت کے خدوخال کیسے بنیں گے اس کا دارومدار اسے میسر آنے والے ماحول پر ہے۔

۳- فطرت اور عقل و منطق کا تقاضا یہ ہے کہ کلون بچہ اپنے والد کا بیٹا ہو نہ کہ اس کی کاپی' کیونکہ بہت سے جاندار اور کیڑے مکوڑوں میں ہم دیکھتے ہیں کہ ان کے بہت سے انڈے ایسے ہوتے ہیں جن سے پیدا ہونے والے بچے دوسری جگہ جنم لیتے ہیں مگر انہیں ان حشرات الارض اور پرندوں یا جانداروں کے بچے ہی کہا جاتا ہے نہ کہ ان کی کاپیاں (Copies)۔

۴- انسانی خلیات سے پیدا ہونے والے بچوں کو نسخہ قرار دینا ہمارے مذہب کی متعین کردہ اخلاقی قدروں کے منافی ہے۔ اگر اس کا پاس نہ رکھا جائے تو شیطانی وسوسوں' خیالات و افکار کا ایک باب کھل جائے جبکہ معاملہ بہت صاف اور آسان ہے کہ انسانی خلیہ جس کا خالق اللہ ہے' اس خلیے کو کہیں بھی رکھا جائے جب اس میں اللہ کی طرف سے روح اور

Marfat.com

زندگی ڈالی جائے گی تو یہ اپنے ماں باپ کی اولاد ہی کہلائے گا اگرچہ یہ ماں اور باپ دونوں کے خلیوں اور جرثوموں سے حاصل کیا گیا ہو یا دونوں میں سے کسی ایک کے خلیہ و جرثومہ سے۔

اللہ کا شکر ہے کہ اس نے ہمیں ایمان کی دولت سے مالا مال کیا ہے' رہے وہ لوگ جو اس نعمت سے محروم ہیں ان میں الحاد کیوجہ سے شکوک و شبہات کا پیدا ہونا لازمی امر ہے۔

(بشکریہ مجلہ الدعوۃ الریاض)

کاروبار شروع ہو گیا

اٹلی کے اخبارات میں ایک اشتہار کی اشاعت نے کھلبلی مچا دی ہے۔ اس اشتہار میں ۱۸ سے ۳۵ سال تک کی خواتین کو پیش کش کی گئی ہے کہ وہ Vitrofertilization پروگرام کے لئے Eggs فروخت کر سکتی ہیں۔ انہیں پرکشش معاوضہ دیا جائے گا۔ کیتھولک چرچ نے اس اشتہار کی سختی سے مذمت کی ہے۔ یہ اشتہار ایک بڑے کلینک کی جانب سے دیا گیا ہے۔ ارکان پارلیمنٹ نے حکومت پر زور دیا ہے کہ وہ اس نوعیت کے تجارتی کاموں کی روک تھام کرے تاکہ انسانی زندگی کا احترام برقرار رکھا جا سکے۔ دوسری جانب امریکہ کے سرکاری محکمہ صحت کے ڈائریکٹر ہیرلڈ ای ویلمز نے کہا ہے کہ اگرچہ ابھی انسانی کلون تیار کرنے کے امکان پر سخت بے چینی اور ہنگامہ آرائی موجود ہے اور لوگ اس تصور سے بھی پریشان ہیں لیکن ہو سکتا ہے کہ انسان کسی مرحلہ پر یہ فیصلہ کر لے کہ سخت شرائط اور قواعد و ضوابط کے ساتھ انسانی کلون بنایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے کانگریس کمیٹی کو بتایا کہ میرے خیال میں اس ٹیکنالوجی کو محفوظ رکھنا چاہئے شاید یہ کبھی کام آ سکے۔ انہوں نے کہا کہ شاید مستقبل میں کبھی ایسی کوئی صورتحال جنم لے کہ انسانی کلون بنانے کو ہم اخلاقی طور پر درست قرار دے دیں۔

ڈولی: ڈھول کا پول

سائنس کا ایک اصول یہ ہے کہ کسی بھی تجربے کو انہی حالات میں دہرایا جائے تو نتائج بھی پہلی بار والے ہی حاصل ہوں گے۔ مسئلہ یہ آن پڑا ہے کہ "ڈولی" (پہلی کلون شدہ بھیڑ) کا تجربہ اب تک کامیابی کے ساتھ نہیں دہرایا جا سکا۔ ساری دنیا میں درجنوں تحقیقی تجربہ گاہوں سے وابستہ سینکڑوں سائنس داں، ڈاکٹر ایان ولمٹ کے نقش قدم پر جانداروں کی کلوننگ کی کوشش کر رہے ہیں مگر انہیں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

جرائد و رسائل کے مطابق ایان ولمٹ نے ۲۷۷ کوششوں میں (بعض جگہ ۴۰۰ بھی لکھا ہے) ڈولی حاصل کی تھی۔ سینکڑوں سائنس دانوں کی مسلسل ناکامی نے یہ خدشہ پیدا کر دیا ہے کہ کہیں ڈولی کوئی تجرباتی غلطی تو نہیں تھی۔ اس سال فروری کے آخری ہفتے میں ماہرین جینیات کی ایک بین الاقوامی کانفرنس کے دوران بھی انہیں خاصی تنقید کا سامنا کرنا پڑا۔ دوسرے ماہرین یہ اصرار کر رہے تھے کہ اگر ڈولی کا تجربہ صحیح تھا تو خود ڈاکٹر ایان ولمٹ بھی اسے دہرانے میں کامیاب کیوں نہیں ہوئے۔ اس کے جواب میں ولمٹ نے ایک دور افتادہ امکان کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔

> "ہو سکتا ہے کہ کسی طرح سے مذکورہ حاملہ بھیڑ (ڈولی کی جڑواں بہن یا ماں) کے تولیدی خلیات، تھنوں کے خلیات میں شامل ہو گئے ہوں جن کے سبب یہ سارا عمل مکمل ہوا ہو۔"

اس کے باوجود وہ بھی اپنی جگہ قائم تھے کہ "تاہم ایسا ہو جانے کا امکان دس کروڑ میں سے ایک ہے۔" اپنی سچائی ثابت کرنے کے لئے ڈاکٹر ولمٹ اور ان کے ساتھی، بھیڑ کے دیگر جسمانی اعضاء سے خلیات حاصل کر کے کلوننگ کی کوشش میں مصروف ہیں۔

ان کے علاوہ بھی کلوننگ پر تحقیق کرنے والے دوسرے سائنس دان، کامیابی سے خاصے قریب رہے مثلاً ایمرسٹ میں یونیورسٹی آف میساچوسٹس کے جیمز روبل اور اسٹیون اسٹائس نے آدھے گھنٹے قبل ذبح کی ہوئی گائے کی ران سے بالغ خلیات حاصل کئے اور ان سے گائے کے جنین تیار کر لئے۔ اس طرح وہ اب تک گائے کے سینکڑوں خلیات کی کلوننگ کر کے درجنوں جنین بنا چکے ہیں مگر ان میں سے ایک بھی ساٹھ (۶۰) دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکا۔

ماہرین جینیات کی اکثریت اس بات پر متفق ہے کہ کلوننگ کا موجودہ طریقہ کار غیر پختہ ہے اور ابھی اپنے ارتقائی مراحل طے کر رہا ہے۔ انہیں خود بھی اس بارے میں بہت سی باتیں

Marfat.com

دریافت کرنی ہیں خاص طور پر بالغ خلیات کے سائٹوپلازم اور ڈی این اے کے متعلق۔

ایک اور رجائیت پسند ماہر کے خیال میں اگر بھیڑ کی پہلی کامیاب کلوننگ، چار سو مرتبہ کوشش کے بعد ہوئی تھی تو شاید اگلا کلون تیار کرنے میں چھ ہزار بار ناکامی اٹھانی پڑے۔ خیر! ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اگر ڈاکٹر ایان ولمٹ کا دعویٰ صحیح ہے تو ہمیں زیادہ سے زیادہ ایک سال اور انتظار کرنا پڑے گا۔ لیکن پھر بھی انہیں یا کسی دوسرے سائنس داں کو کامیابی حاصل نہ ہوئی تو وہ اپنا دعویٰ واپس لینے پر مجبور ہوں گے اور تاریخ سائنس میں سرد گداخت (کولڈ فیوژن) جیسی ایک اور تجرباتی غلطی کا اضافہ ہو جائے گا۔

(بشکریہ ماہنامہ گلوبل سائنس، کراچی، شمارہ اپریل ۱۹۹۸ء)

انسان کی کلوننگ کا دعویٰ دھوکا ہے

(اسکاٹش سائنس دان)

بھیڑ (ڈولی) کی کلوننگ کرنے والے اسکاٹش سائنس دانوں میں سے ایک نے کہا ہے کہ انسان کی کلوننگ کرنے کا دعویٰ دھوکہ ہے کیونکہ ایسا کوئی طریقہ موجود ہی نہیں ایڈن برگ کے اوزلن انسٹی ٹیوٹ کے ہیری گریفن نے کلوننگ سے متعلق بین الاقوامی کانفرنس میں بتایا کہ اب ایک عورت سے اتنے بیضے حاصل کرنا ممکن ہی نہیں جن کے ساتھ انسان کی کلوننگ ہو سکے۔ گریفن نے کہا انسان کی کلوننگ کا دعویدار امریکی سائنس دان رچرڈ سیڈ (یعنی سینڈل بھیڑ) اپنے آپ کو اور اپنے مریضوں کو دھوکہ دے رہا ہے۔

(بشکریہ روزنامہ جنگ لاہور، ۱۸ رمضان المبارک، ۱۷ جنوری ۱۹۹۷ء)

انسانی کلوننگ پر انسانی تشویش

۲۷ دسمبر ۲۰۰۲ کو یہ خبر عالمی میڈیا کی اہم ترین خبر تھی کہ امریکہ میں سائنسدانوں نے ایک بچی کلوننگ کے ذریعہ پیدا ہونے کی تصدیق کی ہے۔ ایسوسی ایٹڈ پریس کے ذرائع کے مطابق جمعرات ۲۶ دسمبر ۲۰۰۲ کو رات ۱۱ بج کر ۵۵ منٹ پر' سات پاونڈ وزنی بچی نے کلوننگ کے عمل سے جنم لیا' یہ تجربہ بریٹی بوائسلر (Brigitte Boisselier) نامی ایک کیمسٹ اور ایک کمپنی کے CEO نے مل کر کیا۔ اور اس کلونڈ بچی کا نام EVE رکھا گیا ہے۔ کلوننگ کے ذریعہ بچی کی پیدائش ایک ۳۱ سالہ امریکی خاتون کی خواہش پر ہوئی جس نے اپنا DNA اس تجربہ کے لئے اس لئے دیا کہ اس کا شوہر اولاد پیدا کرنے کے قابل نہ تھا۔ اس خبر کی اشاعت کے تھوڑے ہی عرصہ بعد یہ خبر آ گئی کہ اب ایک کلونڈ بچہ بھی تیار ہو گیا ہے' اور امریکہ کے بعض سابق صدور نے اپنے کلون تیار کرانے کی خواہش کا اظہار کیا ہے۔ اس خبر کی اشاعت کے بعد مذہبی اسکالرز کی طرف سے جو ردعمل سامنے آیا ہے اس کے مطابق CAIR امریکن اسلامک ریلیشنز کونسل (Council on Amiracan-Islamic Relations) نے اس عمل کی پرزور مخالفت کی ڈاکٹر مزمل حسین صدیقی (مسلم تھیولوجسٹ) نے انسانی کلوننگ کی مخالفت کرتے ہوئے کہا کہ کلوننگ کو انسانوں کی پیدائش اور افزائش کے لئے استعمال نہیں کیا جانا چاہئے۔

آرگنائزیشن آف دی اسلامک کانفرنس کے اجلاس منعقدہ سوڈان میں انسانی کلوننگ پر گفتگو کرتے ہوئے اسلامی دنیا کے مختلف ممالک سے آئے ہوئے وفود نے اس بات پر زور دیا کہ تمام اسلامی حکومتیں ایسے سائنسی تجربات پر پابندی عائد کریں جو انسانیت کی توہین و تذلیل کا باعث ہوں۔ مسلم اسکالرز نے یہ تجویز بھی پیش کی کہ مسلم حکومتوں کو قانون سازی کر کے اپنی زمین ایسے تجربات کے لئے استعمال کئے جانے پر پابندی عائد کرنی چاہئے۔

ملائشیا کے علماء کی اعلیٰ سطحی کونسل نے انسانی کلوننگ کے تجربہ کی مذمت کرتے ہوئے مزید ایسے تجربات پر پابندی عائد کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔

تیونس کے وزیر صحت نے قاہرہ میں ہونے والی عرب لیگ کی وزارء صحت کی کانفرنس میں یہ مطالبہ کیا کہ عرب ممالک انسانی کلوننگ کے خلاف آواز اٹھائیں اور ایسے تجربات کی حوصلہ شکنی کریں۔ جبکہ عرب لیگ

سے وابستہ علماء نے انسانی کلوننگ کو خلافِ اسلام قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔
متحدہ عرب امارات کے ڈاکٹرز نے حکومت کو مشورہ دیا ہے کہ وہ کسی ایسے سائنس دان کو اپنی سرزمین استعمال نہ کرنے دے جو انسانی کلوننگ پر تجربات کرنا چاہتا ہو۔ جدہ میں پچاس سے زائد اسلامی ملکوں کے علماء کی ایک کانفرنس میں انسانی کلوننگ کی مذمت کی گئی اور اسے خلافِ شرع قرار دیا گیا۔ جدہ میں چھ روز تک جاری رہنے والی اس کانفرنس کا افتتاح خادم الحرمین الشریفین شاہ فہد نے کیا تھا۔ کانفرنس میں مندوبین نے تقاریر و مقالات میں یہ بات زور دے کر کہی کہ اسلام سائنس اور ٹیکنالوجی کی ترقی کے خلاف نہیں مگر ایسی ٹیکنالوجی اور ایسے تجربات جو غیر اخلاقی اور انسانیت کی تذلیل کا موجب ہوں ان کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔
اردن میں علماء و سائنسدانوں نے انسانی کلوننگ کو خلافِ اسلام قرار دیتے ہوئے اس کی شدید مذمت کی ہے۔ جامعہ الازہر سے ایک فتویٰ جاری ہوا ہے جس میں انسانی کلوننگ کو حرام قرار دیا گیا ہے۔
درایں اثناء ویٹی کن چرچ نے بھی انسانی کلوننگ کی مخالفت کرتے ہوئے اسے احمقانہ حرکت قرار دیا ہے۔
زرقا یونیورسٹی کے کلیہ شریعہ کے استاذ اور ڈین ڈاکٹر محمد عوض نے انسانی کلوننگ کو خلافِ شریعت قرار دیتے ہوئے اس پر پابندی کا مطالبہ کیا ہے۔

یونان کے آرچ بشپ نے آرتھوڈکس چرچ کی طرف سے کلوننگ کو انسانیت کے لئے خطرہ قرار دیتے ہوئے کہا " We ask the whole world to not to give this act any attention. Cloning could very well creat unhealthy children in the future." اس طرح دنیا کے تمام مسلم اسکالرز اور دیگر مذاہب کے رہنما انسانی کلوننگ کو انسانیت کے لئے خطرناک قرار دے رہے ہیں اور اس پر پابندی کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر اسی دنیا میں ایسے بھی انسان ہیں جو اسے فروغ دینے اور ہر صورت انسانی کلوننگ کے تجربات جاری رکھنے پر مصر ہیں۔ مذہب اور لا مذہبیت میں یہی فرق ہے کہ مذہب انسانوں کو انسانیت کے لئے مفید قواعد و ضوابط کا پابند رکھتے ہوئے ہر ترقی کی اجازت دیتا ہے جبکہ لا مذہبیت میں مطلق آزادی اور ہر مفید و مضر عمل کی اجازت ہوتی ہے۔ لا مذہبیت میں انسان خدا پرست ہونے کی بجائے خود پرست ہوتا ہے چنانچہ انسانی کلوننگ کے عمل کے پیچھے

بھی خدا پرستی کی بجائے خود پرستی کا جذبہ کارفرما نظر آ رہا ہے کہ انسانی کلوننگ کے تجربات کرنے اور اسے فروغ دینے والے لوگوں کے پیش نظر انسانیت کی بھلائی سے زیادہ خود اپنی بھلائی (شہرت وعزت) ہے ۔مذہب بیزاری یا دین سے دوری ہی انسانی تباہی کا باعث اور معاشرتی اقدار کی پامالی کا سبب ہے۔ مسلم اسکالرز یا دیگر مذہبی رہنما انسانی کلوننگ کی مخالفت اسی لئے کر رہے ہیں کہ اس سے معاشرتی اقدار کی پامالی اور انسانیت کی تذلیل کا اندیشہ ہے ۔ اس وقت علماء کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ مسلم عوام کو انسانی کلوننگ کے مضرات ومفاسد سے پوری طرح آگاہ کریں اور صرف مغرب کی مخالفت اور سائنس دانوں یا جینیٹکس کے ماہرین کو کوس کر خاموش نہ ہو جائیں ۔ عالمی سطح پر اس مسئلہ کو اس طرح پیش کیا جائے کہ یہ پوری انسانیت کا مسئلہ محسوس ہو نہ کہ صرف اسلام یا چند مذہبی لوگوں کا مسئلہ بن کر رہ جائے ۔ اسلامی نظریاتی کونسل پاکستان نے گزشتہ دنوں اس پر خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے اجلاس میں معزز اراکین سے علمی گفتگو کروائی ہے امید ہے کہ کونسل میں ہونے والی اس خالص علمی بحث کے نتائج جلد عوام کے سامنے آئیں گے جس سے قوم کی رہنمائی ہو سکے گی ۔

کاغذی کرنسی

کی

تاریخ ـ ارتقاء ـ شرعی حیثیت

تحریر
عبداللہ سلیمان المنیع

ترجمہ
ڈاکٹر نور احمد شاہتاز

فضلی سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
اردو بازار ـ کراچی

Marfat.com

مولف کی دیگر تالیفات

امام و خطیب کی شرعی و معاشرتی حیثیت:

اس میں موجودہ دور میں ائمہ و خطباء کی معاشرتی حیثیت' معاشرہ میں ان کے مقام' ان کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں اور بعض ائمہ مساجد میں پائی جانے والی خامیوں کا تقابلی جائزہ پیش کیا گیا ہے۔ امام و خطیب فی زمانہ کیسے ہیں اور درحقیقت کیسے ہونے چاہئیں اس کا جائزہ لیا گیا ہے۔ مساجد کمیٹیوں اور ائمہ کے باہمی تعلقات و نزاعات کے حوالہ سے صورتحال کی منظر کشی کی گئی ہے۔

یہ کتاب ہر امام و خطیب اور مسجد کمیٹی کے اراکین کو خاص طور پر پڑھنی چاہیے۔ عوام کے لئے بھی اس میں دلچسپی کا خاصا مواد ہے۔ (قیمت صرف =/۶۰ روپے)

کاغذی کرنسی:

اس کتاب میں کرنسی نوٹوں سے قبل لین دین کے نظام کا ایک جائزہ پیش کیا گیا ہے اور پھر کرنسی نوٹوں کی موجودہ عرفی حیثیت پر نفیس تحقیق پیش کی گئی ہے۔ یہ کتاب دراصل بعض اضافات کے ساتھ عربی کی ایک کتاب کا اردو ایڈیشن ہے۔ (قیمت =/۸۰ روپے)

مختصر نصاب سیرت:

بچوں کے لئے سیرت نبویؐ کے درخشاں ابواب سوال و جواب کی صورت میں پیش کئے گئے ہیں۔ دینی معلومات میں اضافہ اور کوئیز مقابلوں میں حصہ لینے والوں کے لئے نہایت مفید کتابچہ ہے۔

مفتی کون؟ فتویٰ کس سے لیں؟

منصب مفتی کے وقار و احترام اور گلی گلی محلے محلے میں برساتی مینڈکوں کی طرح پیدا ہو جانے والے مفت کے مفتیوں کے لئے یہ رسالہ ایک تازیانہ ہے اور عوام کو مفتی کی اصل حقیقت اس کے لئے درکار علم اور فتویٰ نویسی کی شرائط و احکامات کا نہایت مدلل علمی تذکرہ ہے' کسی بھی دینی مسئلہ میں فتویٰ حاصل کرنے سے قبل اس کا مطالعہ ازبس ضروری ہے۔

تاریخ نفاذ حدود:

شرعی حدود کے نفاذ کی عہد بعہد تاریخ اور پاکستان میں ان کے نفاذ کا امکانی جائزہ اس کتاب کا موضوع ہے۔ تمدن ہائے قدیم اور شرائع سابقہ میں جرائم حدود کی سزاؤں کے نفاذ پر نفیس تحقیق اور تقابلی مطالعہ ہے۔ عہد رسالت سے موجودہ دور کی اسلامی حکومتوں تک کے نظام جرم و سزا پر بحث اور ان تمام ادوار میں نفاذ حدود کی صورتحال کا دقیع تجزیہ ہے۔ عہد ضیاء الحق کے نفاذ حدود کا جائزہ اور حدود نافذ کرنے والے اداروں کی کارکردگی پر ایک تنقیدی نظر کے علاوہ نفاذ حدود کو کامیاب بنانے کے لئے مفید تجاویز شامل کتاب ہیں۔ موضوع کے اعتبار سے یہ عرب و عجم میں اپنی نوعیت کی پہلی مرتب و مدون کتاب ہے۔ چودہ سو سالہ تاریخ کو کھنگال کر نفاذ حدود کی تاریخ مرتب کی گئی ہے۔

کریڈٹ کارڈ (تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت):

اسلام نے حصول زر کے ایسے تمام ذرائع کی مخالفت کی ہے جس سے کسی ایک فریق کو نقصان پہنچتا ہو اور دوسرا فریق کسی کا استحصال کر کے امیر سے امیر تر بننے کی جستجو میں ہو، یہی وجہ ہے کہ اسلام نے جوئے، سٹے اور سودی کاروبار کی ممانعت کی ہے اور بیع کی ایسی تمام صورتوں کو دھوکہ دہی کے زمرے میں شمار کیا ہے جن سے ون پارٹی لاس (One Party Loss) کا پہلو نکلتا ہو۔

کریڈٹ کارڈ جدید معاشی نظام میں ایسا ہی ایک دھوکہ ہے کہ جس کا شکار ہو کر ایک شخص بچت کرنے کی بجائے ضرورت سے زائد خریداری کرتا اور مقروض ہو کر سود ادا کرنے پر مجبور ہوتا ہے۔

بظاہر یہ بڑا ہی سہانا سپنا ہے کہ "آپ جو چاہیں خریدیں اور جہاں سے چاہیں خریدیں، بینک آپ کی خریداریوں کی ادائیگی کا کفیل اور ضامن ہے۔" مگر درحقیقت، یہ سودی کاروبار کے فروغ کی ایک نہایت مکروہ چال ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ اس کتاب سے اقتصادی و معاشی نیز کاروباری حلقوں میں کریڈٹ کارڈ سے متعلق پہلے سے قائم رائے میں تبدیلی آئے گی اور اس کی اصل حیثیت و حقیقت سمجھنے میں مدد ملے گی۔

ملنے کا پتہ: مکتبہ رضویہ، آرام باغ، کراچی ـــ اقبال بک ڈپو، صدر کراچی
فضلی سنز، اردو بازار، کراچی ـــ مکتبہ قادریہ داتا دربار مارکیٹ، لاہور